خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ

خورشید ناظر

خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ

خورشید ناظر

سرائیکی ادبی بورڈ (رجسٹرڈ) ملتان، پاکستان

2007ء

سلسلہ مطبوعات نمبر 74

ضابطے

ناں کتاب	:	خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ
لکھاری	:	خورشید ناظر
موضوع	:	فریدیات
کمپوزنگ	:	کمپوگرافکس، بابر کمرشل سنٹر ملتان
چھپیندڑ	:	سرائیکی ادبی بورڈ (رجسٹرڈ) ملتان
چھپن دا سال	:	2007ء
چھاپہ خانہ	:	جھوک پرنٹرز، ملتان
مُل	:	-/300 روپے

اے کتاب محکمہ اطلاعات وثقافت حکومت پنجاب
دے مالی تعاون نال چھاپی گئی

انتساب

اپنے والدین ، اہلیہ اور اپنے بچوں کے
علاوہ اُن سبھی لوگوں کے نام جو ادب کا
بہر طور سنجیدگی سے مطالعہ کرتے ہیں۔

تندیر

پہلا صفحہ

’’خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ‘‘ خورشید ناظر کی تحقیقی وتنقیدی کتاب ہے جو سرائیکی ادبی بورڈ کی پیش کش ہے۔

سرائیکی زبان وادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے علم میں ہے کہ سرائیکی ادبی بورڈ ملتان نے قلیل عرصے میں لسانیات، ادب، شعر، کہانی، ڈراما اور خواجہ فرید کے بارے میں ایسی کتب شائع کی ہیں جن سے سرائیکی سے دلچسپی رکھنے والوں کے علاوہ ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کرنے والے ریسرچ سکالرز نے خاطر خواہ استفادہ کیا ہے۔

خواجہ فرید صدی کے تناظر میں سرائیکی ادبی بورڈ ملتان نے خواجہ فرید کے فکر وفن اور ان کی شاعری کے تجزیاتی وتنقیدی مطالعے کے ضمن میں اردو، انگریزی اور سرائیکی میں بڑی قابل قدر کتابیں شائع کی ہیں جو اب مستقل حوالہ ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری کتب فریدیات میں بیش بہا اضافہ بھی ہیں اور خواجہ فرید کی تفہیم میں ممد ومعاون ثابت ہوتی ہیں۔ ان کتب کی فہرست سے ان کے موضوعات اور ان کی اہمیت وافادیت کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے۔

Dimention of Khawaja Farid's Meta Physics (ڈاکٹر شہزاد قیصر)
عکس فرید (ڈاکٹر طاہر تونسوی)، فکر فراق فریدی (مہر گل محمد)، کون فرید فقیر (دلشاد کلانچوی)، سک سلوک فریدی (حمید الفت ملغانی)، Selected Kafees of Kh.Farid (عامر حفیظ ملک)، تناظرات فرید (عائزہ قریشی)، خواجہ غلام فرید۔ شخصیت اور شاعری (ڈاکٹر روبینہ ترین)، فرمودات فرید (ڈاکٹر طاہر تونسوی)، خواجہ فرید۔ فکر وفن (ڈاکٹر محمد امین)،

پاکستان میں مطالعۂ فرید کی روایت (خورشید عالم)، منظر فرید (محمد حیات چغتائی)، خواجہ فرید کی سرائیکی شاعری کا اُردو روپ (ظہور احمد دھریجہ)، Maxims of Kh.Farid (عامر حفیظ ملک)، تذکار فرید (محمد اسلم میتلا)، تخلیل جاناں (ڈاکٹر محمد بشیر انور ابوہری)، Vision of Kh.Farid Past and Present (ڈاکٹر مہر الحق)، فرمودات فرید اُردو، انگریزی، فارسی (ڈاکٹر طاہر تونسوی، عامر حفیظ ملک، ڈاکٹر محمد بشیر انور ابوہری)۔

یوں ان کتابوں کی تعداد اٹھارہ بنتی ہے اور یہ کتاب فریدیات کے حوالے سے انیسویں ہے جو خواجہ فرید کی کافیوں کی تقطیع کا ایک ..... سامنے لاتی ہے اور کتاب کے نام ''خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ'' سے ہی اس کے مندرجات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی یہ تفصیل طلب بات ہے اور یہ تفصیل خورشید ناظر کے دیباچے میں موجود ہے۔ قصہ یوں ہے کہ خواجہ فرید کے اُردو کلام کے بارے میں بالخصوص اور سرائیکی کلام کے بارے میں بالعموم بعض سرائیکی لکھاریوں کی طرف سے ایسے مضامین شائع ہوئے ہیں جن میں خواجہ فرید کی شاعری کو اوزان سے خارج قرار دیا گیا ہے اور ایک لحاظ سے اُسے ساقط الوزن شاعری قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں محمد اکرم قریشی پیش پیش ہیں اور ''اوزانِ فرید'' کے نام سے ان کی کتاب بھی چھپ چکی ہے۔ اس کے جواب میں بہت سے دانش وروں نے قلم اٹھایا ہے اور اس کا جواب بھی دیا ہے کہ ہفت زبان شاعر خواجہ فرید کے خلاف یہ ایک ایسی سازش ہے جس کا دفاع از حد ضروری ہے۔ چنانچہ خورشید ناظر اور رشید عثمانی نے فنِ عروض کے تناظر میں ایسے تمام اعتراضات کو رد کیا ہے جس کی عروض سے ناواقف لکھنے والوں نے اس طرح کی جسارت کی ہے۔ اس کے پس پردہ کیا محرکات ہیں، یہ پہلا صفحہ اس کا متحمل نہیں ہوسکتا اور اس کے لیے الگ سے مضمون باندھا جاسکتا ہے۔ بہر حال رشید عثمانی کا مضمون ''دیوانِ فرید میں اغلاط کا جھوٹا الزام'' اور ''سقیم الحال وزن اُردو شاعری دے مروجہ اوزان وچ شامل ہے'' قابلِ توجہ ہیں۔

خورشید ناظر نے اس غلط تاثر کو منانے کے لیے اپنی اس قابلِ قدر کتاب میں خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ پیش کیا ہے اور فنِ عروض کے حوالے سے مثالوں سے کام لیتے ہوئے اس بات کو غلط ثابت کیا ہے۔ کتاب کا مطالعہ اس بات کی مکمل گواہی دیتا ہے اور انہوں نے کمالِ فن سے جو بحثیں کی ہیں وہ مزید مباحث کے در وا کرتی ہیں کہ خواہ مخواہ اتنے بڑے شاعر کو اس دلدل میں پھنسا دیا گیا ہے جو خود کہتا ہے:

میڈا شعر ، عروض ، قوافی توں   میڈا بحر دی توں اوزان دی توں

وہ کس طرح سے اوزان کی غلطیاں کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سرائیکی زبان کے بہت سے الفاظ اور خاص طور پر اس کی مخصوص آوازیں اس بات کی متقاضی ہیں کہ انہیں اور اُن کے وزن کو جانچتے وقت ان کے تلفظ اور ادائیگی کو پیشِ نظر رکھا جائے تو خواجہ فرید پر لگائے ہوئے الزامات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے خورشید ناظر نے اپنے مقدمے میں نہایت وضاحت کے ساتھ یہ تحریر کیا ہے کہ فرید کی کافیوں میں استعمال ہونے والی قوافی میں جہاں جہاں اغلاط موجود ہیں، وہ کاتبین و مرتبین کی فنِ شاعری سے سرسری واقفیت یا بے احتیاطی کے سبب پیدا ہو گئی ہیں۔ انہوں نے دلائل کے ساتھ اپنے مؤقف کی وضاحت کرنے کے بعد لکھا ہے "فرید کی شاعری کا مطالعہ کرنے والا کوئی بھی سنجیدہ قاری اور خاص طور پر فنِ شاعری سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اس بات کو ہرگز درست تسلیم نہیں کرے گا کہ فرید جیسا علمِ شاعری کا کمال رکھنے والا شاعر یہ نہیں جانتا تھا کہ قافیے میں حرفِ روی کی کیا اہمیت ہے اور حرفِ روی کا اختلاف قافیے کے بنیادی تقاضے ہی کی نفی کر دیتا ہے۔ میں یہ نہیں مانتا کہ فرید حرفِ دخیل، حرفِ تاسیس، حرفِ قید یا حرفِ رِدف کی اہمیت سے ناواقف تھا اور اُسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ حرفِ ماقبل حرفِ تاسیس، حرفِ قید یا حرفِ رِدف کی حرکت کا سبھی قوافی میں یکساں ہونا قافیے کی لازمی شرط ہے یا قافیے میں حرفِ رِدف، حرفِ قید، حرفِ وصل، حرفِ خروج، حرفِ مزید یا حرفِ نائرہ کا اختلاف قافیے کی حیثیت کو

ناقابلِ تلافی نقصان پہنچاتا ہے لیکن فرید کی کافیوں میں قوافی کے ذیل میں یہ اور اسی قسم کے بنیادی تقاضوں سے انحراف فرید کے کلام سے دلچسپی رکھنے والے ہر اُس شخص کو حیرت زدہ کر دیتا ہے جو فرید کی علمی و ادبی حیثیت کا ذرہ بھر بھی ادراک رکھتا ہے۔"

(فرید کی کافیوں میں قوافی کا جائزہ، مشمولہ "گلستانِ ادب"،
مجلۂ گورنمنٹ ایس ای کالج، بہاول پور، س ن)

خورشید ناظر نے فرید کے کلام میں پیدا کی گئی غلطیوں کی کئی امثال سے وضاحت کی ہے۔ ایک مختصر مثال:

"تتی رو رو واٹ نہاراں　　　　کڈیں سانول موڑ مہاراں

کا یہ ایک بند۔

یار بروچل وسم سوہڑا　　　　جیندے سانگے ماٹھیم تھلوا
خان پنلوا نہ کر کلہڑا　　　　توں سنگ چاگے چاراں

اس بند کے تیسرے مصرعے میں ماقبل مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے برعکس حرفِ روی کے ساتھ "ہ" بطور روی زائد ایزاد ہو گیا ہے یعنی ماقبل قوافی میں وَل اور تھل کے مقابل کلہہ کا استعمال ہوا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قافیے کی صحت بہر حال متاثر ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ فرید نے یہ بند اس طرح کہا ہوگا:

یار بروچل وسم سوہڑا　　　　جیندے سانگے ماٹھیم تھلوا
نہ کر کلہڑا یار پنلوا　　　　توں سنگ چاگے چاراں

لیجیے، اب اس قافیے میں پایا جانے والا عیب ختم ہو گیا ہے جسے کتابت اور ترتیب کے وقت عدم توجہی کے باعث پیدا کر دیا گیا تھا۔"

بہر حال خورشید ناظر نے مثالوں سے اس تاثر کو غلط ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور اس بات کو آگے چلایا جا سکتا ہے مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بحث میں فنِ عروض پر دسترس اور کمال رکھنے والے اپنا کمال دکھائیں۔ اس پس منظر میں ایک بات جو

میں کہنا اپنا فرض سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ خواجہ فرید کے کلام میں جن فنی خامیوں کی موجودگی کی نشاندہی کی جارہی ہے، اُن میں خواجہ فرید کا قصور نہیں بلکہ یہ قصور اُن کے کلام کو مرتب کرنے والوں کا ہے۔ یوں ضرورت اس امر کی ہے کہ خواجہ فرید کے دیوان کو از سرِ نو مرتب کیا جائے اور کتابت کی غلطیوں کو درست کر کے خواجہ فرید کی فنی ریاضت کا عملی ثبوت فراہم کیا جائے۔ کتاب کے بارے میں بحث کے دروازے کھلے ہیں اور خورشید ناظر کی یہ کتاب اس کا موقع فراہم کرتی ہے۔

خورشید ناظر فریدیات کے لائق اور فائق نقاد و محقق ہیں اور اس سے قبل ان کی کتاب ''کلامِ فرید اور مغرب کے تنقیدی روّیے'' اپنے موضوع اور مندرجات کے حوالے سے خاصی اہم ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ ''خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ'' بھی فریدیات میں ایک اضافہ ہوگی اور فریدیات کے ماہر اور ان سے دلچسپی رکھنے والے اس کتاب کا مطالعہ کر کے خواجہ فرید کو ''نادان دوستوں'' سے بچانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔

میں یہ تو نہیں کہتا کہ آپ سرائیکی ادبی بورڈ کی کتابیں ضرور خریدیں تاہم الفاظ کا خرچہ ضرور کریں کہ آپ کی آراء کی روشنی میں ہم اس ادارے کی کارکردگی کو اور بہتر بنا سکیں۔

طاہر تونسوی

سیکرٹری جنرل (اعزازی)

العائشہ

ہاؤس نمبر ۱۳، غالب سٹریٹ نمبر ۳۰

زکریا ٹاؤن، ملتان

فون نمبر: ۶۵۱۲۲۷۵

تعارف

فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ

فرید ایک عظیم شاعر ہے جس کی شاعری اعلیٰ وارفع شاعری کے تقریباً ہر تقاضے کو حیرت انگیز حد تک پوری کرتی ہے۔ وہ ایک خوش نصیب شاعر ہے جسے نہ صرف زندگی ہی میں اس کی شاعری کے حوالے سے قابل رشک داد و تحسین نصیب ہوئی بلکہ اس کی وفات کے بعد بھی اس کی شاعری کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے جسے دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اس کا چہرہ گم نامی کی رات کی چادر کبھی نہیں ڈھانپ سکے گی۔ عظمت اور خوش نصیبی کی اس خوشبو کے ساتھ میرے نزدیک فرید ایک لحاظ سے مظلوم شاعر بھی ہے، مظلوم اس طرح کہ ''اہل خیر'' نے اس کا نام یوں استعمال کیا ہے کہ ''خیر'' کا یہ عجیب و نا قابل رشک تحفہ دنیا میں شاید ہی کسی اور شاعر کو نصیب ہوا ہو۔

فرید کے دوہے کس نے نہیں سنے اور اس حقیقت سے کون واقف نہیں کہ اس سے منسوب بہت سے دوہے اس کے نہیں۔ نجانے کس کس درجے کے گم نام شعراء کے دوہے ہمارے اس عظیم شاعر سے منسوب کر دیئے گئے ہیں جو فرید کے معیار شاعری سے بہر لحاظ کمتر ہیں۔ مثلاً یہ دوہا دیکھیے:

یار فرید میں جھوک پنل ڈوں ہر دم ٹردا رہساں
ٹو ٹر تھکساں، تھک کر ٹو ساں پر اصلوں نہ بہساں
جے تیں یار پنل نہ ملسی ایویں ٹردا رہساں
یار فرید کوں قسم خدا دی یار پنل دیاں آساں

میں نے یہ دوہا بہت سال پہلے ایک دیہاتی گلوکار سے سنا تھا۔ فرید کی شاعری سے

سرسری تعلق رکھنے والا ہر شخص اس دوہے کو فوراً فرید ہی کا دوہا تسلیم کرے گا لیکن وہ لوگ جو فرید کا پوری سنجیدگی سے مطالعہ کرتے ہیں، ان کے لیے اس دوہے کو فرید کا دوہا تسلیم نہ کرنے کی کئی وجوہات اسی دوہے کے اندر موجود ہیں۔ یار لوگوں نے ہنر مندی کے ساتھ "یار فرید" کے الفاظ کو بہت سے دوہوں میں اس طرح استعمال کر کے انھیں فرید سے منسوب کر دیا ہے کہ ہمارے اس مظلوم شاعر کی روح شاید اعراف میں بھی حیرت زدہ ہوگی۔

فرید کے ساتھ دوہوں کے ذیل میں روا رکھے جانے والے اس طرزِ عمل کا ایک واضح عکس مجھے ایک اور انداز میں اس کی کافیوں میں جھانکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ میں نے فرید کے سلسلے میں تحریر کی گئی اپنی کتاب "کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی رویے" میں "پہلی بات" کی سطور میں کلام فرید میں خامیوں کی موجودگی کی طرف اشارہ کیا تھا اور اُن پر قلم اُٹھانے کی بات بھی کی تھی لیکن میں بوجوہ اس کام کو انجام نہیں دے پا رہا تھا۔ گومگو کے اس صحرا میں بھٹکتے ہوئے مجھے کئی سال گزر گئے۔ ایسے میں مجاہد جتوئی کی کتاب "اطوارِ فرید" منظرِ عام پر آئی جس میں فرید کے کلام کی ترتیب اور اشاعت کے سلسلے میں چند ایسی باتیں سامنے آئیں جو چونکا دینے والی ہیں۔ اس کتاب کے مطالعے کے بعد میں نے فرید کی کافیوں کے صرف ایک فنی پہلو کو واضح کرنے کے لیے یہ حقیر کوشش کی ہے۔ میری سوچی سمجھی رائے ہے کہ فرید نہ صرف فنِ شاعری، زبان اور بیان کا ماہر ہے بلکہ الفاظ کو نہایت ہنر مندی و احتیاط سے استعمال کرنے والا ایک ایسا شاعر بھی ہے جس کی مثال اگر پورے ادب میں نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے۔ میں یہ بات کسی عقیدت کی بنیاد پر نہیں بلکہ دلائل اور تحقیق کی روشنی میں کہہ رہا ہوں کہ فرید لفظیات کے ایک ایسے سمندر کا شناور ہے جس کے ساحل کی گیلی مٹی بھی اگر کسی شاعر کو نصیب ہو جائے تو ادب کا شعور رکھنے والا ہر شخص اسے رشک کی نظر سے دیکھتا ہے۔ علم و فن کی بلندی کے لیے اس نے کسی کا کندھا استعمال نہیں کیا بلکہ اس نے فن کے تقاضوں کو ہنر مندی سے پورا کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اس سلسلے میں تفضیل کا وہی حق دار ہے۔ ایک طرف تو فرید کا فن تحسین کے اس معیار کا تقاضا کرتا ہے اور دوسری طرف اس کی شاعری میں کئی ایسے

مقامات بھی موجود ہیں جہاں پہنچ کر اس کا قاری پریشان ہو جاتا ہے کہ کیا یہ اسی فرید کا کہا ہوا مصرعہ ہے جس کی عظمتِ فن نے اپنے قاری کو ماقبل مصرعے میں ترفع کی نہایت اعلیٰ کیفیت سے ہم کنار کیا تھا؟

عظیم شاعری کے بارے میں مشرق و مغرب کے اَن گنت نقادوں نے اپنے اپنے خیالات اور آراء کا اظہار کیا ہے۔ یوں تو ہر نقاد کی رائے اپنے اندر دلیل کا پس منظر، تحقیق اور تاریخ کا وزن رکھتی ہے لیکن ان آراء سے اختلاف کا اظہار کرنے والوں کی دلائل بھی بہر حال پوری توجہ کی متقاضی ہیں جن کے مطالعے کے بعد ادب کے سنجیدہ قاری کو اکثر اوقات اپنے سر کو اثبات میں ضرور جنبش دینا پڑتی ہے۔ میں اگر ارسطو کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ شاعری کی اصل اس میں پائے جانے والے تخیل کی گہرائی ہے تو میں لانجائنس کے خیال کی صداقت کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ فطرت ہر قسم کے اظہار میں آزادانہ کام کرتی ہے لیکن وہ بے ترتیب و بے راہ رو ہرگز نہیں ہوتی کیونکہ بے تنظیمی اور انتشار فطرت کی خصوصیت نہیں۔ وہ کہتا ہے:

"عظمت کو تازیانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور لگام کی بھی۔
فطرت اچھی قسمت کے مترادف ہے جب کہ فن نیک صلاح
و مشورے کے۔ ہم فن کے وسیلے ہی سے سمجھ سکتے ہیں کہ ادب کے
بعض تاثرات صرف فطرت ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔"

لانجائنس کے انہی خیالات کی روشنی میں میں نے ماضی میں فرید کے کلام سے اَن گنت موتی تلاش کر کے انہیں کلامِ فرید کی عظمت کے ثبوت کے طور پر پیش کیا تھا اور آج انہی خیالات کی روشنی میں تنظیمی عناصر کے ذیل میں پائی جانے والی کچھ ایسی کمتیاں ماہرین فریدیات کے سامنے لانا چاہتا ہوں جن سے صرفِ نظر کرنا مستقبل کے ناقدین کے سامنے علمی سطح پر اپنی انتہائی کم مائیگی کا ثبوت بہم پہنچانے کے مترادف ہوگا۔

میں نے انہی سطور کی ابتدا میں کہا کہ فرید ایک مظلوم شاعر ہے۔ کلامِ فرید کے سلسلے

میں میرا زیرِ نظر مطالعہ میرے اس خیال کی تائید کرتا ہے۔ میں نے اپنے اس مطالعے میں فرید کی کافیوں میں استعمال ہونے والے ان قوانی کا فنی جائزہ پیش کیا ہے جو علمِ قافیہ کی روشنی میں قوانی کے فنی تقاضوں کی تکمیل نہیں کرتے۔ کلام فرید کے اس خصوصی مطالعے کے دوران میں مجھے حیرت ہوئی کہ فرید جیسا علمِ شاعری کا انتہائی بلند پایہ عالم ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر نظر کیوں نہیں رکھ سکا۔ مجھے اس بارے میں ذرّہ بھر بھی گمان نہیں کہ فرید اپنے کلام میں استعمال ہونے والے ان قوانی میں پائے جانے والی خامیوں کو درست کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا بلکہ میرے خیال میں تو یہ وہ خامیاں ہیں جو اس کے کلام میں پیدا کر دی گئی ہیں اور جن سے میرے منظوم ''یار فرید'' کا دور کا بھی تعلق نہیں۔ مجاہد جتوئی کی کتاب کے مطالعے کے بعد میرا یہ خیال دلائل کی روشنی میں حدِ یقین تک جا پہنچا ہے کہ کلام فرید کی ترتیب اور اشاعت میں بہت بے احتیاطی سے کام لیا گیا ہے۔ ہوا یوں ہے کہ فرید کے ہاتھ میں قلم اور کاغذ ہے، آمد کا عالم ہے، مصرعے ہو رہے ہیں، جنہیں کبھی ترتیب اور کبھی بے ترتیبی سے لکھا جا رہا ہے، کچھ مصرعوں کو مختلف انداز میں لکھا جا رہا ہے، کچھ کو مختلف فنی، علمی یا ذاتی وجوہ کے تحت قلم زد بھی کر دیا گیا ہے، شاعر نے کافی اسی حالت میں کاتب کے حوالے کر دی ہے اور اسے اس کی ترتیب بعض اوقات سمجھا دی گئی ہے اور بعض اوقات اس کی فہم پر بھروسہ کر لیا گیا ہے، کاتب نے کافی کو تحریر کر دیا ہے اور فرید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر کو رزقِ فنا بنا دیا ہے یا پھر طویل وقت کی دیمک نے اسے چاٹ لیا ہے۔ شاعر صرف شاعر نہیں، وہ میدانِ معرفت کا بھی شاہ سوار ہے اور اس کا اصل میدان بھی یہی ہے، جب کبھی شاعری کی دیوی اس کے ذہن پر دستک دیتی ہے، وہ اس کے کشکول میں مصرعوں کی خیرات ڈال کر پھر میدانِ معرفت کی وسعتوں میں کھو جاتا ہے، تحریر کے بعد شاید کچھ کافیاں اسے سنائی بھی گئی ہیں، یہ وہ کافیاں ہیں جن میں کوئی خامی نہیں ہے، شاعر کا کلام اکثر اوقات کاتبوں کے دستِ ستم پیشہ کے ان کمالات کے بہت حد تک اثر میں ہے جن کے تابع وہ نبیرہ کو بیڑہ اور بھینس کو بہن لکھ دیتے ہیں تو کوئی

ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بلکہ بے احتیاطی کا یہ عالم ہے کہ کاتب کے ہاتھوں سے بھن کا درجہ حاصل کرنے والی بھینس کو بھن ہی کا احترام حاصل ہو گیا ہے۔ میری سوچی سمجھی رائے ہے کہ فرید کے کلام کے ساتھ بھی یہی ظلم ہوا ہے اور دکھ کی بات یہ ہے کہ جب اس کلام کی پہلی بار اشاعت ہو رہی تھی تو کیسے کیسے عالم فاضل لوگوں کی موجودگی کے باوجود فرید پر یہ ظلم ہو کر رہا ہے۔

میری اس رائے سے کچھ لوگ شاید اس دلیل کے ساتھ اختلاف کریں کہ فرید کا کلام تو اس کی زندگی میں شائع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اندریں صورت حال فرید کا فرض تھا کہ اپنے کلام کے شائع ہونے سے پہلے اغلاط کی درستی کا کام کر لیتا اور اگر وہ بوجوہ ایسا نہیں کر پایا تھا تو کلام کے شائع ہونے کے بعد ہی وہ یہ کام کر لیتا۔ یہاں میں اپنی بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ فرید گو بہت بڑا شاعر ہے لیکن اس کی اصل دلچسپی شاعری کی بجائے معرفت و روحانیت میں ہے۔ وہ برصغیر کی ایک نامور روحانی گدی سے وابستہ ہے جس کے تقاضوں کی تکمیل کے سامنے میرے خیال میں شاعری ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرید نے انتقال سے طویل عرصہ قبل شاعری ترک کر دی تھی کیونکہ اس کی وفات سے سال ہا سال قبل کا کہا ہوا ایک مصرعہ بھی منظرِ عام پر نہیں آیا۔ ایسے میں کچھ بعید نہیں کہ فرید نے اپنا شائع شدہ کلام دیکھا تو ہو لیکن اس کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ اس ضمن میں یہ بات بھی کی جا سکتی ہے کہ شاید اس نے اپنا کلام دیکھا ہو، اس کا مطالعہ کیا ہو اور کسی مطبوعہ دیوان میں اغلاط کی نشان دہی بھی کی ہو لیکن وہ دیوان بھی اسی طرح نصیب دشمناں ہو گیا ہو جس طرح خاندانِ فرید کی ملکیت اَن گنت کتب اور قلمی نسخے بے اعتنائی کا شکار ہو کر کہاں سے کہاں جا پہنچے اور پھر ایسے غائب ہوئے کہ آج تک ان کا سراغ نہیں مل سکا۔ سب کچھ بھی رہا ہو فرید کی کہی ہوئی کافیاں جس شکل میں آج ہمارے سامنے ہیں، ان کے اَن گنت قوافی مختلف النوع عیوب کا شکار ہیں۔

شاعر تو ہر وہ شخص بن جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے طبع موزوں سے نوازا ہو لیکن فنِ شاعری پر مکمل دسترس ہر اک کے بس کی بات نہیں۔ فرید صرف شاعر نہیں، وہ فنِ شاعری کا

مکمل احساس وادراک رکھنے والا شاعر بھی ہے جس کا ثبوت اس کے کلام میں چمکتا دمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس نے اپنے کلام میں مکمل چابک دستی اور فنی مہارت کے ساتھ ایسے ایسے قوافی کا استعمال کیا جو کسی عام شاعر کے بس کی بات نہیں لیکن فنی عیوب کے حامل زیر بحث قوافی پر نظر پڑتی ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ اگر مصرعے میں معمولی رد و بدل کر دی جاتی تو قافیے کا یہ عیب بے حد سہولت کے ساتھ رفع ہوسکتا تھا اور مصرعے کا ظاہری و باطنی حسن بھی ہرگز متاثر نہ ہوتا۔ یہی وہ حیرت ہے جو فرید کے حق میں روشن دلیل بن جاتی ہے کہ فرید کے اصل کلام میں یہ خامیاں ہرگز نہیں ہوں گی بلکہ یہ خامیاں ''محبانِ فرید'' نے کلام کی تحریر، ترتیب اور اشاعت کے وقت لاشعوری طور پر پیدا کر دیں۔ مثلاً فرید کی مشہور کافی:

جیونڑ ڈینھہ اڈھائی وو یار
سٹ گھت فخر وڈائی وو یار

کا یہ بند دیکھیے:

کجھ رانجھنڑ کجھ کھیڑے بھیڑے کجھ رہ گیے او جگڑے جھیڑے
کجھ چوچک دی جائی وو یار

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں بھیڑے اور جھیڑے کو ہم قافیہ الفاظ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جن میں حروف ماقبل حرف قید بھ اور جھ میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا یعنی پہلے مصرعے کے قافیے کا مذکورہ حرف متحرک بالفتح ہے جب کہ دوسرے مصرعے کے قافیے کے مذکورہ حرف میں حرکت کا اختلاف ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قافیے کی صحت متاثر ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ فرید یہ غلطی نہیں کر سکتا۔ اس کے پہلے مصرعے میں الفاظ کی ترتیب کو کاتب نے اپنے ''زورِ قلم'' سے تبدیل کر دیا ہے۔ اصل ترتیب یہ رہی ہوگی:

کجھ رانجھنڑ کجھ بھیڑے کھیڑے کجھ رہ گیے او جگڑے جھیڑے
کجھ چوچک دی جائی وو یار

لیجیے، قافیے کا وہ عیب جو عفریت کی طرح منہ کھول کر ہمارے سامنے آ کھڑا ہوا تھا،

بیک جنبشِ قلم معدوم ہو گیا ہے۔ ایک اور مثال دیکھیے۔
فرید کی ایک اور مشہور کافی:

تتی رو رو واٹ نہاراں کڈیں سانول موڑ مہاراں

کا یہ ایک بند:

یار بروچل وسم سوڑا جیندے سانگے ماڈھیم تھلوا
خان پنلوا نہ کر کلہڑا توں سنگ چانگے چاراں

اس بند کے تیسرے مصرعے میں ماقبل مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے برعکس حرفِ روی کے ساتھ ''و'' بطورِ روی زائد ایزاد ہو گیا ہے یعنی ماقبل قوافی میں ول اور تھل کے مقابل کلہہ کا استعمال ہوا ہے، جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قافیے کی صحت بہر حال متاثر ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ فرید نے یہ بند اس طرح کہا ہوگا۔

یار بروچل وسم سوڑا جیندے سانگے ماڈھیم تھلوا
نہ کر کلہڑا خان پنلوا توں سنگ چانگے چاراں

لیجیے، اب اس قافیے میں پایا جانے والا عیب ختم ہو گیا ہے جسے کتابت اور ترتیب کے وقت عدم توجہی کے باعث پیدا کر دیا گیا تھا۔ ایک اور قدرے مختلف مثال دیکھیے۔
فرید کی کافی:

اتھاں میں مٹھڑی نت جان بلب اوتاں خوش وسدا وچ ملک عرب

کا یہ بند:

تتی تھی جوگن چودھار پھراں ہند، سندھ، پنجاب تے ماڑ پھراں
سنج بار تے شہر بزار پھراں متاں یار ملم کہیں سانگ سبب

اس بند کے دوسرے مصرعے میں پہلے مصرعے کے قافیے چودھار کے مقابل ''ماڑ'' کو قافیے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ قافیے کی یہ غلطی ایک ایسی غلطی ہے جو ایک عام سا شاعر بھی شاید نہ کر پائے۔ فرید جیسے عظیم شاعر سے اس طرح کی غلطی سرزد ہو، میں یہ بات

کسی طرح بھی تسلیم نہیں کرتا۔ میرے خیال میں فرید نے یہ مصرعہ اس طرح کہا ہوگا۔

ہند ، سندھ ، پنجاب ، مہار پھراں

اس بند کو اب اس طرح پڑھا جائے تو قافیے کا وہ عیب جو دوسرے مصرعے میں پیدا کر دیا گیا تھا، اس بند میں کہیں نظر نہیں آتا:

تتی تھی جوگن چودھار پھراں   ہند ، سندھ ، پنجاب ، مہار پھراں
سنج بار تے شہر بزار پھراں   متاں یار ملم کہیں سانگ سبب

مہار سے مراد مہار شریف ہے جو فرید کے لیے روحانی طور پر بے حد اہمیت کی حامل جگہ ہے۔ اس قافیے کو فرید کی ایک اور کافی کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس کے بجا استعمال اور مفہوم کی وضاحت میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

ساڈا دوست دیس دا   ہو نور محمد خواجہ
ڈھولا یار چھیندا   ہو نور محمد خواجہ

اس کافی کے یہ دو اشعار خصوصی توجہ کے متقاضی ہیں:

عرب دی میڈی عجم دی میڈی   سندھ پنجاب دا راجہ
نوشہ شہر مہار دا بنڑا   سکدی کوں گل لاجا

مجھے یقین ہے کہ کلام فرید کے صاف وشفاف پانی کو بے پروائی کی اس گرد سے قدرے میلا کر دیا گیا ہے جس کے پس منظر میں بد نیتی کی بجائے عدم توجہی اور علم شاعری سے سرسری یا کم گہری وابستگی کا عنصر کار فرما دکھائی دیتا ہے۔ یہ سلسلہ کتابت کیے جانے والے اوّلیں دیوان سے شروع ہوا اور عزیز الرحمٰن عزیز سے ہوتا ہوا آج کے تازہ ترین دیوان کی اشاعت میں اسی طرح جاری وساری ہے۔ حد تو یہ ہے کہ اب تک منظر عام پر آنے والے سبھی دواوین میں کچھ الفاظ کی املا کو بھی یکساں انداز نہیں دیا جا سکا یعنی ایک ہی لفظ کو ایک جگہ ایک انداز میں تو دوسری جگہ کسی اور انداز میں تحریر کر دیا گیا ہے۔ املا کے اس فرق کے باعث کلام میں خواہ مخواہ خامی پیدا کر دی گئی ہے۔ اوروں کی بات تو چھوڑیں، ایسے لوگ جن کی علم

سے سنجیدہ وابستگی کا اعتراف کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے، انہوں نے بھی کئی مقامات پر عدم توجہی کے اس عمل کو دہرا دیا ہے۔ میں نے زیرِ نظر کام کے لیے مرتب کی لفظ سے سچی دوستی کو پیشِ نظر رکھ کر سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بہاول پور کی طرف سے ۱۹۹۸ء میں شائع ہونے والے دیوانِ فرید کا انتخاب کیا۔ ہر چند جاوید چانڈیو نے لفظ سے اس کا بھرم باندھنے کے سلسلے میں کیا ہوا اپنا عہد نبھانے کی کوشش کی ہے لیکن وہ بھی متوقع احتیاط کے دامن کو تا اختتام مضبوطی سے نہیں تھام سکے۔ مثلاً عام تحریر میں اگر پانواں کہ کہیں پانواں اور کہیں پاواں لکھ دیا جائے تو شاید قاری املا کے اس فرق کو محسوس نہ کرے لیکن جہاں معاملہ قافیے کا ہو تو املا کے اس فرق سے بہت زیادہ فرق پڑ جاتا ہے کیونکہ جب ہم اس لفظ کا فنی جائزہ لیں گے تو صورتِ حال کچھ اس انداز میں سامنے آئے گی۔

پانواں ا: پ (حرفِ ماقبل حرفِ ردف)، الف (حرفِ ردف)، و (حرفِ روی)، الف (حرفِ وصل)، ں (حرفِ خروج)۔

پانواں ۲: پ (حرفِ ماقبل حرفِ ردف)، الف (حرفِ ردف)، ں (ردف زائد)، و (حرفِ روی)، الف (حرفِ وصل)، ں (حرفِ خروج)۔

قوافی کے فنی جائزے کے دوران میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ فرید کے کلام میں سے اگر کچھ الفاظ کو حرف سے محروم کر کے انہیں نئی شکل میں لکھا گیا ہے تو کچھ الفاظ میں حرف کو ایزاد کر کے بھی قوافی کے عیوب کو راہ دی گئی ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں فرید نے لفظ کو جس طرح لکھا ہوگا سو لکھا ہوگا لیکن مرتبین نے فرید اور اپنے زمانے میں اندازِ تحریر کے فرق، علاقائی بُعد کے باعث پائے جانے والے لہجے اور تلفظ کے فرق کو نظر انداز کر کے الفاظ کو کسی دلیل کی بجائے اپنی ذاتی سوچ اور فہم کے تحت ''درست'' کر دیا ہے جس کے باعث کلامِ فرید میں قوافی کے ذیل میں کئی خامیاں پیدا کر دی گئی ہیں۔ مثلاً مولوی عزیز الرحمٰن عزیز اور صدیق طاہر کے مرتب کردہ دواوین میں ایک لفظ ''باہاں'' (کلامِ فرید، مرتب صدیق طاہر، ص ۱۹۳، کافی نمبر ۸۵۔ دیوانِ فرید، مرتب عزیز الرحمٰن عزیز، ص ۳۰۲،

کافی نمبر۹۰) لکھا گیا ہے تو جاوید چانڈیو نے اسے ''بانہاں'' (دیوانِ فرید، مرتب جاوید چانڈیو، ص۱۳۶، کافی نمبر۹۰) درج کیا ہے جس کے باعث یہ لفظ دھاہاں، کاہاں اور لگاہاں وغیرہ کا ہم قافیہ نہیں رہا کیونکہ مؤخر الذکر املا میں حرفِ روف کے ساتھ نون غنہ بطور روف زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ لفظ مذکورہ دیگر الفاظ کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت سے محروم ہو گیا ہے۔ اس ذیل میں ایک اور مثال دیکھیے۔

فرید کی مشہور کافی:

تتی رو رو واٹ نہاراں کڈیں ساول موڑ مہاراں

کا چوتھا بند مرتبین کی ''عنایت اور توجہ'' پر مکمل روشنی ڈال رہا ہے۔

''دیوانِ فرید'' مرتبہ عزیز الرحمٰن عزیز میں یہ بند یوں درج ہے (ص۳۳۰، کافی نمبر۹۷)

من من منتاں پیر مناواں ملا گول تعویذ لکھانواں

سڑ سڑ جوی پھالاں پانواں کردی سوڑ ہزاراں

''کلامِ فرید'' مرتبہ صدیق طاہر میں یہ بند یوں درج ہے (ص۲۰۰، کافی نمبر۹۳)

من من منتاں پیر مناتواں ملا کول تعویذ لکھاواں

سڑ سڑ جوی پھالاں پاواں کردی سوڑ ہزاراں

اور

''دیوانِ فرید'' مرتبہ جاوید چانڈیو میں یہ بند یوں درج ہے۔ (ص۱۳۲، کافی نمبر۹۷)

من من منتاں پیر مناتواں ملا گول تعویذ لکھانواں

سڑ سڑ جوی پھالاں پاواں کردی سوڑ ہزاراں

ان تینوں حضرات کے مرتب کردہ دواوین میں درج اس بند کو پڑھا جائے تو تینوں حضرات نے اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں کسی نہ کسی قافیے کی املا میں فرق پیدا کر دیا ہے۔

موجودہ صورتِ حال میں اگر اس بند میں استعمال ہونے والے مذکورہ قوافی کی املا

پر غور کیا جائے تو ترتیب یوں بنتی ہے۔

	پہلے مصرے کا قافیہ	دوسرے مصرے کا قافیہ	تیسرے مصرے کا قافیہ
عزیز الرحمٰن عزیز	مناواں	لکھانواں	پانواں
صدیق طاہر	منانواں	لکھاواں	پاواں
جاوید چانڈیو	مناواں	لکھانواں	پاواں

(یہ بات پیش نظر رہے کہ جاوید چانڈیو نے تقابلی مطالعہ، حواشی اور ترتیب کے لیے مولوی عزیز الرحمٰن عزیز کا متن ہی درج کیا ہے لیکن تیسرے مصرے میں استعمال ہونے والے قافیے کی املا میں فرق ڈال دیا ہے۔)

اب جب میں جاوید چانڈیو کے مرتب کردہ دیوان کے مطابق ان قوافی کا جائزہ لینا چاہوں گا جو سب سے آخر والی سطر میں درج ہیں تو دوسرے مصرے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے کالے کوسوں دور کھڑا ہوگا۔ کاش یوں ہوتا کہ ان ہم آواز الفاظ کی املا پر تھوڑی سی توجہ دی جاتی تو بہت آسانی کے ساتھ یکساں انداز میں لکھا جا سکتا تھا۔ اگر ان الفاظ کو:

۱۔ مناواں لکھاواں پاواں

یا پھر

۲۔ منانواں لکھانواں پانواں

لکھا جاتا تو قافیے کے ذیل میں جو عیب پیدا کر دیا گیا ہے وہ عیب باقی نہ رہتا۔

جب میں فرید کی کافیوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے فنی جائزے کا کام مکمل کر چکا تو فرید ہی کے خانوادے کے ایک نہایت اہم اور عالم فاضل فرزند خواجہ طاہر محمود کوریجہ کا ترجمہ کیا ہوا وہ دیوان مجھے عطا کیا گیا جس میں انہوں نے تصحیح کا کام بھی کیا ہے۔ اس دیوان میں جب میں نے کافی نمبر ۷۹ کے مذکورہ بند کے قوافی کو دیکھا تو مجھے خوشی ہوئی کہ خواجہ طاہر محمود کوریجہ نے ان قوافی کو یکساں انداز میں درج کیا ہے۔ انہوں نے اس بند کو

یوں لکھا ہے:

من من منتاں پیر مناواں　　ملا گول تعویذ لکھاواں

سڈ سڈ جوی بھالاں پاواں　　کروی سوہٹی ہزاراں

مجھے اطمینان ہوا کہ فرید کے کلام میں پیدا کردیے گئے اس عیب کی طرف کسی نے تو توجہ کی لیکن میرا یہ اطمینان دیر پا ثابت نہ ہوا کیونکہ خواجہ طاہر محمود کوریجہ تصحیح کے اس احسن عمل کو اسی قبیل کے الفاظ کے ذیل میں دیگر کئی کافیوں میں مذکورہ بالا انداز میں جاری نہیں رکھ سکے۔ شاید خواجہ طاہر محمود کوریجہ کے پیش نظر کلام فرید میں پائی جانے والی اغلاط کی یہ جہت نہیں تھی اور شاید یہ کام ان کے منصوبے کا حصہ نہیں تھا۔ مثلاً کافی نمبر ۱۱۱ کا ایک بند یوں درج کیا گیا ہے:

یار نہ پانواں ، پئی کرلانواں　　سوہی سیجھ توں بھا بھڑکاواں

پٹ پٹ رو رو بار اٹھانواں　　ویڑھ کراں روہ ڈالاں

اسی طرح کافی نمبر ۱۱۷ میں اسی نوع کے الفاظ کو دو مختلف انداز میں درج کیا گیا ہے:

ہجریاں راتیں پاوّں فالاں　　ڈینہاں ڈھالے ماراں

روز ازل دیاں لدھیم لانواں　　ہن کیوں کردیں عاراں

اندریں صورت حال فرید کے کلام میں یکساں نوعیت کے الفاظ کی املا میں بے جا طور پر فرق روا رکھ کر قوافی کے ضمن میں جو عیب پیدا کر دیا گیا ہے اُس کی درستی یقیناً توجہ کی متقاضی ہے۔

یہ مثال بھی فرید کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک کو مزید اُجاگر کرتی ہے۔ فرید کی کافی نمبر ۲۳۳ (دیوان فرید، مرتبہ جاوید چانڈیو) کے آخری بند کے پہلے مصرعے میں لفظ ویلھا کو البیلا اور میلا کے ہم قافیہ لفظ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس لفظ کو عزیز الرحمٰن نے (کافی نمبر ۲۳۳، ص ۷۵۶) ویہلا، صدیق طاہر نے بھی (کافی نمبر ۲۲۷، ص ۳۱۰) ویہلا جب کہ جاوید چانڈیو نے (کافی نمبر ۲۳۳، ص ۲۳۲) ویلھا درج کیا ہے۔ جاوید چانڈیو کی اسی کتاب میں لغات فریدی (متن مہر عبدالحق) کے ذیل میں ص ۶۱۹ کے نصف ثانی کی تیسری

سطر میں ویلھا کے معنی ''فارغ'' درج ہیں۔ اسی صفحے کے اسی حصے کی دوسری سطر میں لفظ ''ویلا'' درج ہے، جس کے معنی ''وقت'' درج ہے۔ فرید نے اپنی کافی میں جو لفظ استعمال کیا ہے، اس نے اسے وقت ہی کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ اب اگر کافی میں اس لفظ کو بجا طور پر ویلا لکھ دیا جاتا تو موجودہ صورتِ حال میں پائے جانے والے عیب سے قافیہ محفوظ ہو جاتا۔
ایک اور مثال دیکھیے۔ ایک بند کو یوں لکھ دیا گیا:

یار نہ پانواں ، پئی کر لانواں سو ہے کجھ نوں بھا بھڑکاواں
پٹ پٹ رو رو بار اٹھانواں ویڑھ کراں روہ ڈالاں

اب دوسرے مصرعے میں لفظ بھڑکاواں میں واؤ کو ماقبل واؤ نون غنہ سے محروم کر کے قافیے کو غلط کر دیا گیا ہے جو فرید پر ظلم کرنے کے مترادف ہی تو ہے۔

اسی سلسلے میں فرید کے کلام کے ساتھ ایک اور عمل روا رکھا گیا ہے۔ فرید کے شاعرانہ مرتبے اور فنِ شاعری سے اس کی کمال حد تک واقفیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے میں یہ بات نہایت اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ فرید کی کئی کافیوں میں اس کی طرف سے قلم زد اشعار یا بندوں کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ مثلاً فرید کی مشہور زمانہ کافی:

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں

جو پچاس مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس کافی میں دو اشعار ایسے شامل کر دیے گئے ہیں جن میں قافیے کا دوسرے اشعار کے قوافی سے حرفِ روی کا اختلاف ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یا تو یہ اشعار موجودہ قوافی میں استعمال ہونے والے قوافی کی بجائے مختلف قوافی کے حامل ہوں گے یا پھر فرید نے ان اشعار کو قلم زد کر دیا ہوگا لیکن کاتبین اور مرتبین کی مہربانی سے یہ اشعار بھی کافی میں شامل کر دیے گئے ہیں جو اس کافی کی فنی حیثیت کو متاثر کر رہے ہیں۔ یہ دو اشعار یہ ہیں:

میڈا آس اُمید تے کھٹیا وٹیا تکیہ مانڑ تے تراڻ وتوں
میڈا ڈِکھنڑ بھالنڑ جا چنڑ جو چنڑ مجھنڑ جانڑ سنجانڑ وی توں

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر یہ دو اشعار اس کافی میں شامل نہ ہوں تو اس کافی کی طوالت، تسلسل، فکر یا عظمت میں کون سی کمی واقع ہو جاتی ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اس کافی سے اگر ان دو اشعار کو نکال دیا جائے تو اس سے اس کافی کی فنی حیثیت بلاشبہ بہت بلند ہو جاتی ہے۔

جب میں اپنے محدود علم کے مطابق کلام فرید میں استعمال ہونے والے قوانی کا فنی جائزہ لے رہا تھا تو مجھے خیال آیا کہ ماہرین فریدیات میں سے کوئی شخص آگے بڑھے اور جرأت کر کے کلام فرید کو مختلف کاتبین اور مرتبین کی عدم توجہی یا فنی عدم واقفیت کے باعث پیدا کر دی جانے والی خامیوں کو ختم کر کے ایک ایسا نسخہ ترتیب دے جو فرید کے معیار فن پر اگر صد فی صد پورا نہ بھی اُترتا ہو تو کم از کم اس کے قریب تر تو ہو۔ میری اس خواہش سے یہ مفہوم ہرگز اخذ نہیں کرنا چاہیے کہ میں فرید کے کلام میں شعری اصطلاح کے عین مطابق خدانخواستہ کسی اصلاح کا تقاضا کر رہا ہوں۔ میں اپنی اس خواہش میں صرف اس بات کا اظہار کر رہا ہوں کہ فرید کا ان تمام اہل علم پر قرض بنتا ہے کہ وہ اس کے کلام سے وہ خامیاں نکال باہر کریں جو فرید کی وجہ سے نہیں بلکہ کلام فرید کے کاتبین اور مرتبین کی عدم توجہی اور بعض صورتوں میں کم علمی کے باعث اس کے کلام کا حصہ بن گئی ہیں۔ فرید کے وارث اگر میری اس بات میں فرید سے خالص علمی و ادبی سطح پر میری محبت اور اس کے ساتھ ہی اس عظیم شاعر سے اس کے مخلص مگر علم شاعری سے فنی طور پر کم وابستگی رکھنے والے دوستوں کی طرف سے ہونے والی زیادتی کے سلسلے میں میرے اس دکھ کا اندازہ کر سکیں جو میں کلام فرید میں موجود ان خامیوں دیکھ کر محسوس کرتا ہوں، تو میں بھی یہ کام انجام دے سکتا ہوں لیکن اس کام کو کرنے کے لیے ان کی طرف سے مجھے باقاعدہ طور پر اس اختیار کا ملنا مناسب ہوگا بصورتِ دیگر آنے والے کل میں یہ کام ہو کر تو ضرور رہے گا لیکن وارثانِ فرید مطلع ہوں کہ اس کام کی انجام دہی مثبت کی بجائے منفی اظہار کے دائرے میں وقوع پذیر ہوگی۔

فن کوئی بھی ہو، اس کی عظمت کا دعویٰ جذبات کی بجائے حقائق کے آئینے میں جائز قرار پاتا ہے۔ شاعری کے معیار کا تعین اگر صرف حب اور جذبات سے کیا جائے تو

مستقبل کے کسی موڑ پر معیار کی ایسی عظمت کو خود بخود حقیقت کے پیمانے میں اپنی جائز سطح کی طرف لوٹنا ہی پڑتا ہے۔ اس کے برعکس اگر معیار کے تعین کے لیے حقائق اور تحقیق کا سچا عمل بروئے کار لایا جائے تو اس میں استقلال کی صورت اُبھر کر سامنے آتی ہے اور یہ استقلال آنے والے وقت کے بھی حالات کا بے فکری سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ کسی زبان سے وابستہ اہلِ علم جذبات کی دُھند سے متاثر ہوئے بغیر اگر شعور کی اس سچائی کو اپنا رہنما تسلیم کر لیں تو پھر انہیں حقائق و تحقیق کی روشنی میں وہ امور انجام دینا ہی پڑتے ہیں جو اکثر اوقات جذبات کے تقاضوں کے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں وہ وقت آ گیا ہے کہ ہمیں فنی اور علمی سطح پر اپنے شعور کی پختگی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے علمی، فنی اور فکری اثاثوں کو ان کے اصل معیار کے ساتھ محفوظ کرنے پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ ہر چند یہ بات ان لوگوں کے لیے شاید پسندیدہ نہ ہو جو حقائق و تحقیق کے تلخ مگر سچے معیار سے کوئی وابستگی نہیں رکھتے لیکن ہمیں وقت کی تلوار کی اس دھار پر چل کر یہ کام سرانجام دینا ہوں گے کیونکہ اپنے علم وادب کو اسی بے عیب عمل سے منور کرنے ہی میں ہمارے ان اثاثوں کی بقا کا راز مضمر ہے۔ میری خواہش ہے کہ سرائیکی ادب اور خاص طور پر فریدیات کے ماہرین کو فوری طور پر اس سفر کا کھلے دل اور حوصلہ مندی سے علم وفن کے حقیقی تقاضوں کے مطابق آغاز کرنا چاہیے۔ جہاں تک فرید کا تعلق ہے، وہ ایک عظیم شاعر تھا، وہ ایک عظیم شاعر ہے اور وہ ایک عظیم شاعر کے طور پر تسلیم کیا جاتا رہے گا۔ ماہرینِ فریدیات دلیل کی بنیاد اور گزرے ہوئے حالات کے حقائق کی روشنی میں فرید کی شاعری کے حسن کو مزید نکھار کر اس علمی، فنی اور فکری اثاثے کی جب ممکنہ حد تک اس کی اصلی حالت میں مستقبل کے ان قارئین تک ترسیل کریں گے جو خود کو اس اثاثے کے ذریعے ترفع کے حقیقی سرور سے ہم کنار کرنا چاہیں گے تو وہ فرید کے ساتھ ساتھ ماہرینِ فریدیات کے بھی ضرور ممنون ہوں گے۔

منطقی شاعری میں قافیے کو ایک بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ فرید نے اپنی کافیوں میں یوں تو کئی جگہوں پر فنِ شاعری کی، ہر جہت اور ہر شاخ سے اپنی مکمل واقفیت کے ثبوت

مہیا کیے ہیں لیکن اپنی بات کو دلیل کی بنیاد پر آگے بڑھانے کے لیے میں یہاں اس کی مشہور زمانہ کافی کا یہ شعر درج کرتا ہوں:

میڈا شعر ، عروض ، قوافی توں — میڈا بحر دی توں ، اوزان وی توں

اس شعر کو پڑھنے کے بعد فرید کی شاعری کا مطالعہ کرنے والا کوئی بھی سنجیدہ قاری اور خاص طور پر فن شاعری سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اس بات کو ہرگز تسلیم نہیں کرے گا کہ فرید جیسا علیم شاعری کا کمال رکھنے والا شاعر یہ نہیں جانتا تھا کہ قافیے میں حرف روی کی کیا اہمیت ہے اور حرف روی کا اختلاف قافیے کے بنیادی تقاضے ہی کی نفی کر دیتا ہے۔ میں یہ نہیں مانتا کہ فرید حرف دخیل، حرف تاسیس، حرف قید یا حرف ردف کی اہمیت سے ناواقف تھا اور اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ حرف ماقبل حرف تاسیس، حرف قید یا حرف ردف کی حرکت کا بھی قوافی میں یکساں ہونا قافیے کی لازمی شرط ہے یا قافیے میں حرف ردف، حرف قید، حرف وصل، حرف خروج، حرف مزید یا حرف نائرہ کا اختلاف قافیے کی حیثیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے لیکن فرید کی کافیوں میں قوافی کے ذیل میں یہ اور اسی قسم کے بنیادی تقاضوں سے انحراف فرید کے کلام سے دلچسپی رکھنے والے ہر اس شخص کو حیرت زدہ کر دیتا ہے جو فرید کی علمی و ادبی حیثیت کا ذرہ بھر بھی ادراک رکھتا ہے۔ فرید کی کافیوں میں یہ خامیاں کس طرح واقع ہوئیں یا پیدا کر دی گئیں اس سوال کو محققین کے لیے جواب طلب چھوڑتے ہوئے میں چاہتا ہوں کہ قوافی میں واقع ہونے والی ان خامیوں پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالتا چلوں جو فرید کی شاعری میں استعمال ہونے والے زیرِ غور قوافی میں سامنے آئیں تاکہ اس کتاب کے قارئین کو اس کام کو سمجھنے میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ماہرین فن شاعری کے نزدیک کسی ایسی صنفِ ادب جس میں ہم قافیہ الفاظ کی ضرورت ہو، اس میں قافیے کی تشکیل نو حروف میں سے ہوتی ہے۔ یہ نو حروف حرف روی، حرف ردف، حرف قید، حرف تاسیس، حرف دخیل، حرف وصل، حرف خروج، حرف مزید اور حرف نائرہ ہیں۔ حرف ردف، حرف قید، حرف تاسیس اور حرف دخیل حرف روی سے قبل

جب کہ حرفِ وصل، حرفِ خروج، حرفِ مزید اور حرفِ نائرہ حرفِ روی کے بعد آتے ہیں۔ حرفِ روی سے پہلے آنے والے حروف اصلی جب کہ بعد میں آنے والے حروف زائد ہوتے ہیں۔

بعض اوقات حرفِ ردف اور حرفِ روی کے ساتھ کچھ ایسے حروف بھی استعمال میں آ جاتے ہیں جو مذکورہ الفاظ میں سے نہیں ہوتے۔ اگر یہ حرفِ ردف کے ساتھ آئیں تو ردف زائد اور اگر یہ حرفِ روی کے ساتھ آئیں تو روی زائد کہلاتے ہیں۔ یہ زائد حروف اصلی نہیں ہوتے بلکہ وصلی ہوتے ہیں۔ اصلی حروف کی پہچان یہ ہے کہ اگر انہیں لفظ سے الگ کر دیا جائے تو لفظ بے معنی ہو جاتا ہے جیسے لفظ ''سخی'' میں سے اگر ''ی'' کو الگ کر دیا جائے تو باقی رہ جانے والا لفظ بے معنی ہے جب کہ اس کے برعکس اگر کسی وصلی حرف کو لفظ سے الگ کر دیا جائے تو بھی لفظ بامعنی رہ جاتا ہے مثلاً ''دوستی'' میں سے اگر ''ی'' کو الگ کر دیا جائے تو باقی لفظ ''دوست'' رہ جاتا ہے جو بامعنی ہے۔

حرفِ ماقبل حرفِ روی استعمال ہونے والے حروف میں سوائے حرفِ تاسیس کے بھی حروف حرفِ روی سے بلا فاصلہ واقع ہوتے ہیں۔ ان حروف کے برعکس جب کوئی قافیہ تاسیس کے زیرِ اثر عمل پذیر ہوگا تو تاسیس اور روی کے درمیان حرفِ دخیل متحرک حالت میں موجود ہوگا۔ حرفِ روی سے پہلے استعمال ہونے والے حروف میں ماقبل حرفِ روی کبھی حرفِ ردف، ردف زائد، حرفِ قید یا کبھی حرفِ دخیل استعمال ہوتا ہے لیکن مابعد حرفِ روی یا روی زائد استعمال ہونے والے حروف کی ترتیب یکساں رہتی ہے اور جب مابعد حرفِ روی استعمال ہونے والے حروف کی تعداد مذکورہ حروف سے تجاوز کر جائے تو فرع (حرفِ نائرہ) کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات قافیہ صرف حرفِ روی اور حرفِ ماقبل حرفِ روی سے بھی تشکیل پاتا ہے۔ اس صورتِ حال میں حرفِ روی کو روی ساکن کہا جاتا ہے مثلاً پر اور کر کو جب ہم قافیہ الفاظ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ان دونوں الفاظ میں ''ر'' حرفِ روی ساکن قرار پائے گا۔ روی ساکن ہی کو روی مقید بھی کہا جاتا ہے۔

قافیے کے ذیل میں ماقبل حرفِ روی استعمال ہونے والے بلا فاصلہ حرف سے قبل

کی حرکت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر حرف روی سے قبل حرف ردف استعمال ہوا ہے تو حرف ماقبل حرف ردف اگر مکسور ہے تو اس قافیے کے بعد اس کے بھی ہم قافیہ الفاظ کے لیے لازم ہے کہ ان میں نہ صرف حرف روی سے پہلے یکساں حرف ردف استعمال ہو بلکہ حرف ماقبل حرف ردف تو مختلف ہوگا لیکن مثال کے مطابق اس کی حرکت کو یکساں ہونا یعنی مذکورہ حرف کا مکسور ہونا لازم ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ حرف مفتوح ہے تو اس کے ہم قافیہ الفاظ میں مذکورہ حرف کا مفتوح ہونا لازم ہے اور یہی عمل دیگر حرکات میں بھی لازمی طور پر جاری رہے گا۔

اہلِ علم نے حرف ماقبل حرف ردف یا حرف قید یا حرف تاسیس کی حرکتوں کو باقاعدہ نام دے رکھے ہیں مثلاً ایسا قافیہ جو حرف روی ساکن اور حرف ماقبل روی ساکن سے تشکیل پائے گا اس میں حرکت ماقبل روی ساکن کو توجیہ کہا جاتا ہے۔ حرف دخیل کی حرکت کو اشباع، حرف ماقبل حرف تاسیس کی حرکت کو رس، حرف ماقبل حرف ردف یا قید کو حذو، حرف روی کی حرکت کو مجریٰ اور حرف روی کے بعد کے حروف کی حرکت کو نفاذ کہا جاتا ہے۔ قافیے میں ان حرکتوں کی رعایت از حد ضروری ہے جس کے اختلاف کی صورت میں قافیہ درست نہیں رہتا۔

قافیے کے عیوب میں اکفا، تحریف روی، سناد، اقوا، ایطاء، غلو، معمول اور تضمین وغیرہ اپنے عمل سے قافیے کی حیثیت اور صحت پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ معمول اور تضمین اہلِ علم کے یہاں عیوب کے ذیل میں تو آتے ہیں لیکن اہلِ علم و جمہور کے نزدیک انھیں سنگین عیوب بلکہ اُردو اور سرائیکی میں تو عیوب ہی کے ذیل میں نہیں رکھنا چاہیے۔ میں اگر یہاں مذکورہ عیوب قافیہ کی تفصیل تحریر کرنا شروع کردوں تو میرا یہ عمل زیرِ بحث موضوع کے پیشِ نظر سراسر زوائد کے دائرے میں آئے گا کیونکہ ایک طرف تو ان کی تفصیل بذاتِ خود ایک بہت بڑے مضمون کا تقاضا کرتی ہے اور دوسری طرف اس تفصیل کا میرے موضوع سے صرف ان عیوب کی حد تک تعلق ہے جو فرید کی کافیوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں پیدا کردیے گئے ہیں۔ اس لیے میں زوائد سے اجتناب کرتے ہوئے صرف ان عیوب قافیہ کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں

جو فرید کی کافیوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے فنی جائزے کے دوران میں سامنے آتے ہیں۔

قافیے میں اکفا کا عیب اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم قافیہ الفاظ کے ساتھ کسی ایسے لفظ کو بطور قافیہ استعمال میں لایا جائے جس کا دیگر الفاظ سے حرف روی کا اختلاف ہو مثلاً تیر، نیر اور پیر کے ساتھ پیڑ کو بطور قافیہ استعمال کیا جائے یا پھر خاص کے مقابل آس یا بعض کے مقابل راز کو بطور قافیہ استعمال کیا جائے۔ جب کسی لفظ کے حرف روی کو خلاف قاعدہ بگاڑ کر کسی لفظ کے ہم قافیہ بنایا جائے تو تحریف روی کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً سرائیکی میں لگ کے ساتھ جگ کو بمعنی جگ استعمال کیا جائے۔

قافیے میں سناد کی صورت حال مختلف انداز میں وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اول حرف دخیل کی حرکت کے اختلاف سے، دوم حرف ماقبل حرف ردف کی حرکت کے اختلاف سے، سوم حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کے اختلاف سے، چہارم حرف ردف کے اختلاف سے اور پنجم حرف قید کے اختلاف سے۔ مذکورہ بھی صورتوں میں قافیے میں سناد کے باعث قافیہ درست نہیں رہتا اور اہل فن کے نزدیک ان میں سے کوئی بھی اختلاف رکھنے والا لفظ ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

قافیے میں ایطاء کی صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کسی موافقت کے بغیر حرف روی کے حروف زوائد کی تکرار کی جائے اور اگر قوافی میں سے حروف زوائد کو الگ کر دیا جائے تو روی کی موافقت باقی نہ رہے۔ جب کوئی شاعر ایسے حروف کو روی قرار دے جن میں روی بننے کی صلاحیت ہی موجود نہ ہو تو قافیہ ایطاء کے زیر اثر آ جاتا ہے۔ ایطاء کو شائگان بھی کہا جاتا ہے۔

ایطاء کی دو صورتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اول ایطائے جلی اور دوم ایطائے خفی جب کوئی شاعر غزل کے مطلع نظم کے بند یا رباعی یا مثنوی کے شعر میں یکساں الفاظ کو ہم قافیہ استعمال کرے تو اس صورت حال میں ایطائے جلی کا عیب وقوع پذیر ہو جائے گا مثلاً قلم دان

اور روشن وان، بہاول پور اور جلال پور وغیرہ کو ہم قافیہ الفاظ کے طور پر استعمال کرنا۔

جب کوئی شاعر ایسے الفاظ کو ہم قافیہ الفاظ کے طور پر استعمال کرے جن پر غور کرنے سے معلوم ہو کہ ان الفاظ میں ایسے حروف کو روی بنانے کی کوشش کی گئی ہے جو اس حیثیت کے حامل نہیں تو اس صورت حال میں قافیے میں ایطائے خفی کا عیب آتا ہے مثلاً علمی، دوستی، کاہلی، وغیرہ جیسے الفاظ کو ہم قافیہ بنانا۔ قافیے میں ایطاء کے عیب کی کئی جہتیں ہیں جن کی کلامِ فرید میں استعمال ہونے والے قوافی کے فنی جائزے کے ساتھ وضاحت کر دی گئی ہے تاکہ اس فنی کاوش میں دلچسپی لینے والے قاری کو کہیں بھی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس تمام تر کوشش کے باوجود فنِ شاعری کی وسعت اور اپنی کم علمی کے باعث میں ہر اس قاری کے لیے سراپا سپاس رہوں گا جو میرے اس کام میں دلیل کی بنیاد پر کسی ایسی خامی کی نشان دہی کرے گا جو لاشعوری طور پر اس کام میں باقی رہ گئی ہو کیونکہ یہ ایک ایسا کام ہے جس میں مجھ جیسے کم علم شخص نے نامور ماہرینِ فن کو خامیوں کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میرے نزدیک اس میدان میں کوئی بھی شخص اپنی بات کو حرفِ آخر کا درجہ نہیں دے سکتا تاہم میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے قاری کو میری کاوش اخلاص اور محنت کے عمل سے ضرور بہرہ ور محسوس ہو گی اور جس بھی قافیے کا میں نے فنی جائزہ پیش کیا ہے ممکن ہے کہ اس فنی جائزے سے کسی کو اختلاف ہو لیکن اس قافیے میں موجود خامی سے شاید کوئی بھی انکار نہ کر سکے۔

میں اپنی معروضات ختم کرنے سے پہلے ایک بار پھر ماہرینِ فریدیات کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ فرید کا کلام اپنی اُن گنت مثبت اور انتہائی کم منفی فنی جہتوں کی طرف آپ کی توجہ کا طالب ہے۔ میری خواہش ہے کہ ماہرین ممکنہ جلدی میں اس کارِ خیر کو انجام دے کر کلامِ فرید کو محبانِ فرید تک اس کی اصلی حالت میں پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں کیونکہ یہی ہمارا فرض ہے اور یہی ہم پر فرید اور اس کے قارئین کا قرض ہے۔

میں سرائیکی ادبی بورڈ ملتان کے تمام ممبران، خاص طور پر پروفیسر ڈاکٹر شوکت مغل اور پروفیسر ڈاکٹر طاہر تونسوی کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اس تکنیکی کام کی اہمیت کا

اندازہ کرتے ہوئے اسے شائع کرنے کا بندوبست کیا۔ میں پسرم نعیم نبی کے لیے دعا گو ہوں کہ انہوں نے مجھے اس کام کے لیے مطلوب کتب کی فراہمی کو یقینی بنایا اور سید اظہار علی کے لیے بھی دعا گو ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کو حتی الامکان محنت کے ساتھ کمپوز کیا۔

دعاؤں کا طالب

خورشید ناظر

۳۳۴۔سی، سٹلائٹ ٹاؤن، بہاول پور

موبائل: ۰۳۳۴۷۰۷۳۳۳۴

کافی نمبر ۳

کافی کا پہلا مصرعہ: بن دلبر شکل جہان آیا

یہ کافی اڑتیس (۳۸) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس کافی کے پہلے چودہ مصرعے غزل کے اشعار کی طرح کہے گئے ہیں جن میں مطلع بھی موجود ہے اور غزل ہی کے اشعار کی طرح ہر جفت مصرعہ پہلے شعر کے پہلے مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف بھی ہے۔ ان چودہ مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے بندوں میں سے تیسرا بند یہ ہے۔

کل وچ کل شے ظاہر ہے   سوہنا ظاہر عین مظاہر ہے
کتھے ناز نیاز دا ماہر ہے   کتھے درد کتھے درمان آیا

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والی قوافی کا جائزہ

	قافیہ	حرف ماقبل تاسیس و حرف تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی
پہلا مصرعہ	ظاہر	ظ+الف=ظا	ہ	ر
دوسرا مصرعہ	مظاہر	ظ+الف=ظا	"	"
تیسرا مصرعہ	ماہر	م+الف=ما	"	"

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے دونوں مصرعوں کے حرف ماقبل حرف تاسیس اور حرف تاسیس کو ملانے سے ایک ہی لفظ یعنی ''ظا'' حاصل ہوتا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر۴

کافی کا پہلا مصرعہ: تھی تابع خلقت سب

یہ کافی ستائیس (۲۷) مصرعوں پر مشتمل ہے جنہیں تین تین مصرعوں کے نو بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ پہلے بند کا پہلا مصرعہ اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ ہے جب کہ بعد کے بھی بندوں کے دوسرے مصرعے پہلے بند کے پہلے اور تیسرے مصرعوں کے ہم قافیہ ہیں۔ کافی کے انہی ہم قافیہ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی+ حرف روی مقید	حاصل ہونے والا لفظ
پہلا بند، پہلا مصرعہ	سب	س+ب	سب
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	مطلب	ل+ب	لب
دوسرا بند، دوسرا مصرعہ	عرب	ر+ب	رب
تیسرا بند، دوسرا مصرعہ	ادب	د+ب	دب
چوتھا بند، دوسرا مصرعہ	منصب	ص+ب	صب
پانچواں بند، دوسرا مصرعہ	طرب	ر+ب	رب
چھٹا بند، دوسرا مصرعہ	مشرب	ر+ب	رب
ساتواں بند، دوسرا مصرعہ	لبھ	ل+ب	لبھ
آٹھواں بند، دوسرا مصرعہ	لقب	ق+ب	قب
نواں بند، دوسرا مصرعہ	پورب	ر+ب	رب

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ساتویں بند کے دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا حرف روی مقید ''بھ'' ماقبل و مابعد قوانی کے حرف روی مقید

''ب'' سے اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اس قافیے میں اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا۔

کافی نمبر ۷

کافی کا پہلا مصرعہ: حسن قبح سب مظہر ذاتی

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ دو ابتدائی مصرعوں کے بعد باقی ماندہ یعنی بیس مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

نحن و اقرب راز انوکھا   و ھوا مُتَکَلِّم ملیا ہوکا
سمجھ سنجاٹو عالم لوکا   ہے ہر روپ میں عین نظارا

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	انوکھا	ن+و=نو	کھ	الف
دوسرا مصرعہ	ہوکا	ہ+و=ہو	ک	٭
تیسرا مصرعہ	لوکا	ل+و=لو	٭	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی سے حروف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔ اس اختلاف کی وجہ سے اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قافیے کی صحت متاثر ہوئی ہے۔

کافی نمبر ۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: درد اندر دی پیڑ ڈاڈھا سخت ستایا

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ ابتدائی دو مصرعوں کو اس ہنر مندی سے کہا گیا ہے کہ دونوں مصرعوں میں ہر مصرعہ دو واضح حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ ان مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا پہلا حصہ دوسرے مصرعے کے پہلے حصے کا ہم قافیہ ہے جب کہ پہلے مصرعے کا دوسرا حصہ دوسرے مصرعے کے دوسرے حصے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے یہ ہیں۔

درد اندر دی پیڑ ڈاڈھا سخت ستایا
ہجر فراق دے تیر دل نوں مار مکھایا

ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ کہے گئے ہیں۔ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کے پہلے حصوں کا ہم قافیہ ہے جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کے دوسرے حصوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کے پہلے حصوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
ابتدائی مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا پہلا حصہ	پیڑ	پ+ی=پی	ڑ
ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرے کا حصہ	تیر	ت+ی=تی	ر

پہلا بند تیسرا مصرعہ	پیر	پ+ی=پی	ر
دوسرا بند تیسرا مصرعہ	تیر	ت+ی=تی	ر
تیسرا بند تیسرا مصرعہ	امیر	م+ی=می	ر
چوتھا بند تیسرا مصرعہ	ملیر	ہ+ی=ہی	ر
پانچواں بند تیسرا مصرعہ	کھیر	کھ+ی=کھی	ر

ان قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کے پہلے حصے میں استعمال ہونے والا قافیہ ''پیڑ'' مابعد قوافی میں استعمال ہونے والے حرف روی مقید سے اختلاف رکھتا ہے۔ اس قافیے کا حرف روی مقید رائے ہندی یعنی ''ڑ'' ہے جب کہ باقی سبھی قوافی کا حرف روی مقید ''ر'' ہے۔ حرف روی مقید کے اس اختلاف کے باعث اس قافیے میں اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اس لیے یہ قافیہ درست نہیں رہا۔

کافی نمبر۹

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ساڈا دوست دلیس دا، نور محمد خواجہ

یہ کافی سولہ (۱۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں لیکن ان مصرعوں میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے مختلف ہے۔ اس کافی کے آٹھویں مصرعے میں لفظ ''واجا'' کو قافیے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

زمین زمن وچ وچدا گجدا فیض جیڈے دا واجا

اس کافی میں استعمال ہونے والے چند اور قوافی کی روشنی میں اس قافیے کا جائزہ۔

اس کافی میں استعمال ہونے والے چند قوافی۔ لاجا، پاجا، ڈکھلاجا

قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
لاجا	ل+الف=لا	ج	الف
پاجا	پ+الف=پا	ج	الف
ڈکھلاجا	ل+الف=لا	ج	الف
واجا	و+الف=وا	ج	الف

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ بھی قوافی بلحاظ حرکت و حروف درست ہیں لیکن واجا کا استعمال درست نہیں کیونکہ سرائیکی زبان میں جن معانی میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے یہ لفظ واجا ہے جب کہ اردو میں یہ لفظ باجا ہے۔ اس کافی میں قافیے کی ضرورت کے پیش نظر اس قافیے کے حرف روی کو ج کی بجائے ج کر دیا گیا ہے جس سے قافیے میں تحریف روی کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اندریں صورت حال لفظ واجا ایک مہمل لفظ بن گیا ہے جس کا بطور قافیہ استعمال درست نہیں۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ کچھ دواوین میں یہ لفظ واجا ہی درج ہے۔ اس صورت حال میں ماقبل و مابعد قوافی سے اس قافیے کا حرف روی کا اختلاف ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ قافیہ اکفا کی صورت سے دوچار ہو کر درست نہیں رہتا۔

کافی نمبر ۱۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ست سانوں بجن سدھایا

فرید کی یہ طویل کافی چوالیس (۴۴) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ بعد کے مصرعوں کو چھ چھ مصرعوں پر مشتمل سات بندوں کی شکل دی گئی ہے جن کے پہلے پانچ مصرعے ہم قافیہ کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا چھٹا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا آخری بند یہ ہے۔

نکلن آہیں سنجھ صباحیں برہوں دکھیندا بھاہیں

لگڑیاں جاہیں تجھن نہ واہیں رلدی ہیلے کاہیں

سنجڑیاں جھوکاں اُجڑیاں جاہیں یار فرید نہ آیا

اس بند کے پہلے پانچ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف تاسیس و حرف تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	صباحیں	ب+الف=با	ح	ی	ں
دوسرا مصرعہ	بھاہیں	بھ+الف=بھا	ہ	ی	ں
تیسرا مصرعہ	واہیں	و+الف=وا	ہ	ی	ں
چوتھا مصرعہ	کاہیں	ک+الف=کا	ہ	ی	ں
پانچواں مصرعہ	جاہیں	ج+الف=جا	ہ	ی	ں

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا حرف دخیل مابعد قوافی کے حرف دخیل سے اختلاف رکھتا ہے۔ ہر چند اس اختلاف کی فنی لحاظ سے کوئی خاص اہمیت نہیں لیکن جب باقی سبھی قوافی میں حرف دخیل کے یکساں ہونے کا اہتمام کیا گیا ہو تو صرف ایک قافیے میں اس کا اختلاف قافیے کے حسن کو ضرور متاثر کرتا ہے۔

کافی نمبر ۱۷

کافی کا پہلا مصرعہ: ماڑ مہینہ اچاک

یہ کافی سترہ (۱۷) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کا دوسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا اور ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔

اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے اور ہر بند میں دوسرے مصرعے میں

استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
ابتدائی مصرعوں میں سے پہلا مصرعہ	چاک	چ+الف=چا	ک
پہلا بند دوسرا مصرعہ	پاک	پ+الف=پا	ک
دوسرا بند دوسرا مصرعہ	باکھ	ب+الف=با	کھ
تیسرا بند دوسرا مصرعہ	ساکھ	س+الف=سا	کھ
چوتھا بند دوسرا مصرعہ	باک	ب+الف=با	ک
پانچواں بند دوسرا مصرعہ	آکھ	مدہ+الف=آ	کھ

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ تین مصرعوں کا حرف روی مقید ''ک'' اور تین مصرعوں کا حرف روی مقید ''کھ'' ہے۔ حرف روی مقید کے اس اختلاف کے باعث ان قوافی میں اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور حرف روی کا اختلاف رکھنے والے قوافی ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے جس کی وجہ سے یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ۲۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: وہ وہ سوہنٹے داور تارا

یہ کافی چالیس (۴۰) مصرعوں پر مشتمل ہے اور چار چار مصرعوں کے دس بندوں میں منقسم ہے۔ پہلے بند کے چاروں مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ بعد کے ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے چاروں مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

او مالک میں اوئی سگ دا   ہر صورت وچ مٹھوا لگدا

میں کیا موہ لیس من جگ دا   مار ئیس ہر جا ناز نقارا

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل روی مقید	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	سگ	س	گ
دوسرا مصرعہ	لگ	ل	گ
تیسرا مصرعہ	جگ	ج	گ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے کے قافیے کے حرف روی مقید کا ما بعد قوافی کے حرف روی مقید سے اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

صدیق طاہر کے مرتب کردہ دیوان میں یہ لفظ سگ ہی لکھا گیا ہے۔ اس صورت میں اس بند کے قوافی کی ظاہری حالت تو درست ہو جاتی ہے لیکن اس طرح ایک نیا فنی پہلو سامنے آتا ہے وہ یہ کہ سگ بمعنی کتا سرائیکی کا لفظ نہیں۔ سرائیکی میں اگر یہ لفظ سگھ لکھا جائے تو اس کے معنی ''سکتا'' ہوتے ہیں اور اگر اس لفظ یعنی سگ کو سرائیکی میں کتے کے معنی میں استعمال کیا جائے تو تحریف روی کا عیب سامنے آتا ہے۔ بالکل اسی صورت حال کا لفظ جگ کو بھی سامنا ہے۔ ہر دو صورتوں میں یہ قافیہ درست نہیں ہے۔ اس کافی کا چھٹا بند یہ ہے۔

تھی گر پیر دا چیلا سچا   نہ ہو قدم اٹھا کر کچا

برہوں کڑاہ چڑھیا مچ مچیا   جل بل مار انا دا نعرا

اس بند میں پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل
پہلا مصرعہ	سچا	س+چ=سچ	الف
دوسرا مصرعہ	کچا	ک+چ=کچ	الف
تیسرا مصرعہ	مچیا	م+چ=مچ+ی (حرف زائد)	الف

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں ماقبل قوافی کے برعکس روی زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث یہ لفظ ماقبل الفاظ کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت کا حامل نہیں رہا۔ اس کافی کا آٹھواں بند یہ ہے۔

جگرت سنس سکوپت ٹریا تیڈی سیر دے ساگے جڑیا
جیندا پیر سنجاتوں تھڑیا پھر سی تھی چو گونجھ آوارا

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	روی زائد	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ٹریا	ٹ+ر=ٹر	ی	الف
دوسرا مصرعہ	جڑیا	ج+ڑ=جڑ	٠	٠
تیسرا مصرعہ	تھڑیا	تھ+ڑ=تھڑ	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے جس کی وجہ سے اس قافیے میں اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا۔

اس کافی کے پہلے بند کے چاروں مصرعے ہم قافیہ ہیں اور بعد کے ہر بند کا چوتھا مصرعہ انہی مصرعوں کا ہم قافیہ ہے لیکن اس کافی کے چھٹے اور دسویں بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی اس تقاضے کو پورا نہیں کر پائے۔ چھٹے اور دسویں بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا اس کافی کے پہلے بند میں استعمال ہونے والے قوافی کے آئینے میں جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا بند، پہلا مصرعہ	ورتارا	ت+الف=تا	ر	الف
پہلا بند، دوسرا مصرعہ	اتارا	ت+الف=تا	ر	الف

پہلا بند، تیسرا مصرعہ	اجارا	ج + الف = جا	ر	الف
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	ادھار	دھ + الف = دھا	ر	الف
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	نعرا	ن (حرف ماقبل حرف قید) + ع (حرف قید) = نع	ر	الف
دسواں بند، چوتھا مصرعہ	لہرا	ل (حرف ماقبل حرف قید) + ہ (حرف قید) = لہ	ر	الف (روی زائد)

قوافی کے اس جائزے سے کئی فنی باتیں سامنے آتی ہیں۔ اوّل یہ کہ پہلے بند کے پہلے دو مصرعوں میں حرف ردف اور حرف ماقبل ردف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کی وجہ سے یہاں ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ دوم یہ کہ چھٹے اور دسویں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے کیونکہ پہلے بند کے قوافی میں حرف ردف کا استعمال ہوا ہے جب کہ چھٹے اور دسویں بندوں کے چوتھے مصرعوں کے قوافی میں حرف قید کا استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح دسویں بند کا قافیہ چھٹے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا بھی ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ ان دونوں قوافی میں دیگر اختلاف کے علاوہ حرف وصل اور حرف روی زائد کا بھی اختلاف موجود ہے۔جس کے باعث سناد کے علاوہ کئی دیگر فنی اختلافات وقوع پذیر ہو گئے ہیں۔

کافی نمبر۲۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اتھاں میں مٹھڑی نت جان بلب

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند میں چار چار مصرعے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ اس کافی کے کچھ بند غیر مرڈف اور کچھ بند ایسے ہیں جن میں قافیے کے ساتھ ردیف کا استعمال بھی ہوا ہے۔) اس کافی کے ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔

اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

ہر ویلھے یار دی تانگھ لگی   سجنے سینے سک دی سانگ لگی
ڈکھی ولڑی دے جھ تانگھ لگی   تھئے مل مل سول سوے سب

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف، حرف روف اور روف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	تانگھ	ت+الف،ں=تاں	گھ
دوسرا مصرعہ	سانگ	س+الف،ں=ساں	گ
تیسرا مصرعہ	تانگھ	ٹ+الف،ں=ٹاں	گھ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل اور مابعد قوافی کے حروف روی سے اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

تی تھی جوگن چودھار پھراں   ہند سندھ، پنجاب تے ماڑ پھراں
سنج بر تے شہر بزار پھراں   متاں یار ملم کہیں سانگ سبب

اس کافی کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والی قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	چودھار	دھ+الف=دھا	ر
دوسرا مصرعہ	ماڑ	م+الف=ما	ڑ
تیسرا مصرعہ	بزار	ز+الف=زا	ر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا حرف روی ماقبل و مابعد قوافی کے حروف روی سے اختلاف رکھتا ہے جس کی وجہ سے اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

واہ سوہݨا ڈھولݨ یار سڄݨ   واہ سانول ہوت حجاز وطن
آ ڈیکھ فرید دا بیت حزن   ہم روز ازل دی تانگھ طلب

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی مقید	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	سڄݨ	ڄ	ݨ
دوسرا مصرعہ	وطن	ط	ن
تیسرا مصرعہ	حزن	ز	ن

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے حرف روی سے اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۲۵

کافی کا پہلا مصرعہ: پیا عشق اساڈی آن سنگت

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

نت کھانواں ڈکھڑیں توں بک لت   ہاں آکھن ! نیڑا لیسیں وت
کئیں ووئے توئے تے کئیں کرن ہٹ ہٹ   ڈے وڑکے خوب تپڑان ست

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی مقید	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	لت	ل	ت
دوسرا مصرعہ	وت	و	ت
تیسرا مصرعہ	ہٹ	ہ	ٹ

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا ماقبل قوانی کے حرف روی مقید سے اختلاف ہے۔ جس کی وجہ سے اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۲۷

کافی کا پہلا مصرعہ: پنل تھیوں پاندھی یارا

یہ کافی اٹھائیس (۲۸) مصرعوں پر مشتمل ہے جنہیں چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بندوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا بند باقی بندوں سے مختلف ہے۔ پہلے بند میں پہلا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہے جب کہ دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ بعد کے بھی بندوں میں پہلے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے پہلے اور تیسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے پہلے بند کے پہلے اور تیسرے مصرعے اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف، حرف روف اور روف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا بند، پہلا مصرعہ	پاندھی	پ+الف+ں = پاں	دھ	ی
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	درماندی	م+الف+ں = ماں	د	ی

دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	کرلاندی	ل+الف،ں=لاں	د	ی
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	کاندھی	ک+الف،ں=کاں	دھ	ی
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	سراندی	ر+الف،ں=راں	د	ی
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	باندی	ب+الف،ں=باں	د	ی
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	تڑپھاندی	پھ+الف،ں=پھاں	د	ی
ساتواں بند، تیسرا مصرعہ	بھاندی	بھ+الف،ں=بھاں	د	ی

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے بند کے پہلے مصرعے اور تیسرے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی ماقبل ومابعد قوافی کے حرف روی سے اختلاف رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان دو قوافی میں اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قوافی درست نہیں رہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

سول دے سہرے سوز دے گانے　　　　موتجھ دے ہار ڈکھاں دے گہنے

دردی بانجھ سراندی یارا　　　　وسدی یاس نگر وچ

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

پہلا مصرعہ قافیہ: گانے گ (حرف ماقبل حرف ردف)　　　　الف (حرف ردف)

ںؔ (حرف روی)　　　　ے (حرف وصل)

دوسرا مصرعہ قافیہ: گہنے گ (حرف ماقبل حرف قید)　　　　ہ (حرف قید)

ن (حرف روی)　　　　ے (حرف وصل)

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے مصرعے کے قافیے میں حرف ردف جب کہ دوسرے مصرعے کے قافیے میں حرف قید استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح ہر دو قوافی کے باقی حروف میں سوائے حرف وصل کے اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس کے باعث سناد وا کفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے چنانچہ ان دونوں الفاظ میں ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت ہی موجود نہیں۔

کافی نمبر ۲۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: یار بروچل کاٹ

یہ کافی بتیس (۳۲) مصرعوں پر مشتمل ہے جنہیں چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ پہلے بند میں پہلا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ ہے جب کہ دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔ بعد کے ہر بند میں پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں تیسرا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے پہلے اور تیسرے مصرعے کا ہم قافیہ اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

یار بروچل کاٹ رلدی روہ ڈونگر وچ
لائیں جڑ کر پاٹ دلڑی جان جگر وچ

اس بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا انہی مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے زیر اثر کافی کے دیگر چند مصرعوں کے قوافی کی روشنی میں جائزہ۔ دیگر مصرعوں میں استعمال ہونے والے چند قوافی۔ بر، گھر، قہر وغیرہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی مقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا بند، دوسرا مصرعہ	ڈونگر	گ+ر=گر
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	جگر	گ+ر=گر

ان دونوں قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ حرف ماقبل حرف روی مقید اور حرف روی مقید کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے جس کے باعث ان مصرعوں میں ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر۲۹

اس کافی کا پہلا مصرعہ: بٹھ گھت کوڑ نکوڑے

یہ کافی بیس (۲۰) مصرعوں پر مشتمل ہے جن میں ہر جفت مصرعہ ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ہر جفت مصرے میں استعمال ہونے والے قوافی کا اس کافی کے پہلے دو اشعار کے ہم قافیہ دو مصرعوں میں استعمال ہونے قوافی کے آئینے میں جائزہ۔ پہلے دو اشعار یہ ہیں۔

بٹھ گھت کوڑ نکوڑے   ہک حق کو کر یاد
تھی کر گبھلا رت پوں تے   کر ویں دھانہہ فریاد

کافی کے ان ابتدائی دو اشعار سے ظاہر ہے کہ پہلے شعر کے دوسرے مصرعے میں لفظ ''کر'' اور دوسرے شعر کے دوسرے مصرعے میں لفظ ''فر'' بطور قافیہ استعمال ہوا ہے جب کہ لفظ ''یاد'' کو ردیف ٹھہرایا گیا ہے۔ کافی کے ان اشعار سے ہر جفت مصرعے کے قافیے کے لیے رہنما قافیے کا تعین کرنے کے بعد باقی قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی مقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
کافی کا دوسرا مصرعہ	(کریاد) کر+ یاد	ک+ر=کر
کافی کا چوتھا مصرعہ	(فریاد) فر+ یاد	ف+ر=فر
کافی کا چھٹا مصرعہ	(آباد) آ+ باد	؟
کافی کا آٹھواں مصرعہ	(برباد) بر+ باد	ب+ر=بر (ردیف بدل گئی)
کافی کا دسواں مصرعہ	(فرہاد) فر+ ہاد	ف+ر=فر (ردیف بدل گئی)
کافی کا بارھواں مصرعہ	(بنیاد) بن+ یاد	؟
کافی کا چودھواں مصرعہ	(فساد) فس+ اد	؟

کافی کا سولھواں مصرعہ	(ارشاد) ار+شاد	ا+ر (توجیہ کا خیال نہیں رکھا گیا اور ردیف بدل گئی)
کافی کا اٹھارہواں مصرعہ	(استاد) اُس+تاد	؟
کافی کا بیسواں مصرعہ	(آزاد) آ+زاد	؟

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ان میں سے بہت سے الفاظ ایک دوسرے کے ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت ہی سے عاری ہیں۔ قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ان میں طرح طرح کے اختلافات موجود ہیں۔ اس کافی کے قوانی کا اولین دو ہم قافیہ مصرعوں سے قافیے کے تعین کے اصول سے ہٹ کر جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف و حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
کافی کا دوسرا مصرعہ	یاد	ی+الف=یا	د
کافی کا چوتھا مصرعہ	فریاد	ی+الف=یا	د
کافی کا چھٹا مصرعہ	آباد	ب+الف=با	د
کافی کا آٹھواں مصرعہ	برباد	ب+الف=با	د
کافی کا دسواں مصرعہ	فرہاد	ہ+الف=ہا	د
کافی کا بارہواں مصرعہ	بنیاد	ی+الف=یا	د
کافی کا چودھواں مصرعہ	فساد	س+الف=سا	د
کافی کا سولہواں مصرعہ	ارشاد	ش+الف=شا	د
کافی کا اٹھارہواں مصرعہ	استاد	ت+الف=تا	د
کافی کا بیسواں مصرعہ	آزاد	ز+الف=زا	د

قوانی کے اس جائزے سے صورت حال قدرے بہتر نظر آتی ہے لیکن یہ صورت حال بھی فنی طور پر کوئی قابل رشک صورت حال نہیں ہے۔ جس میں قافیے کے تعین کے اصول سے انحراف کا پہلو بھی موجود ہے۔

کافی نمبر ٣٠

اس کافی کا پہلا مصرعہ: حسن ازل دا تھیا اظہار

یہ کافی تیس مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں۔ بعد کے مصرعوں سے چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بند ترتیب دیئے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

گئی تقلید آئی تحقیقے تھئے واضح مکشوف دقیقے
فاش مبین کل اسرار برزخ زیر زبر شد مد

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	تحقیقے	ق+ی=قی	ق	ے
دوسرا مصرعہ	دقیقے	ق+ی=قی	ق	ے

اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ ایک ہی ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا ساتواں بند یہ ہے۔

پیر مغاں مسجود جتوے فرض فرید نماز نیتوے
کیتا من کر من اقرار ہے خود اصل حقیقی مقصد

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	جتوے	ت+و=تو	ی	ے
دوسرا مصرعہ	نیتوے	ت+و=تو	ی	ے

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ ان مصرعوں میں حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ ایک ہی ہے جس سے ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۳۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: پردیس ڈھوں ویداں اڑیاں وے یار

یہ کافی سترہ (۱۷) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ابتدائی دو مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں جن کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے یہ ہیں۔

پردیس ڈھوں ویداں اڑیاں وے یار

ساڈیاں وطن کنوں دلیس سڑیاں وے یار

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی زائد	حرف وصل	حرف خروج
ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلا مصرعہ	اڑیاں	الف+ڑ=اڑ	ی	الف	ں

ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	سڑیاں	س+ڑ=سڑ	ی	الف	ں
پہلا بند تیسرا مصرعہ	کھڑیاں	کھ+ڑ=کھڑ	ی	الف	ں
دوسرا بند تیسرا مصرعہ	پریاں	پ+ر=پر	ی	الف	ں
تیسرا بند تیسرا مصرعہ	وڑیاں	و+ڑ=وڑ	ی	الف	ں
چوتھا بند تیسرا مصرعہ	چریاں	چ+ر=چر	ی	الف	ں
پانچواں بند تیسرا مصرعہ	گھڑیاں	گھ+ڑ=گھڑ	ی	الف	ں

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے اور چوتھے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی میں ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف موجود ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

ڈیکھ کے چالیں یار سجن دیاں   ناز خراماں من موہن دیاں

کبکاں روہیں وڑیاں وے یار

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	سجن	ج	ن
دوسرا مصرعہ	موہن	ہ	ن

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی کے حرف روی مقید میں اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ۳۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: پئے ڈکھ گل وچ جمدے یار

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند چار چار مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔

اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

ہک ویلھے احرام حرم دے ہک ویلھے زنار دھرم دے
نہ پابند ہوں دین جرم دے بنڑے عشق دے غم دے یار

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	حرم	ح+ر=حر	م
دوسرا مصرعہ	دھرم	دھ+ر=دھر	م
تیسرا مصرعہ	جرم	ج+ڑ=جڑ	م

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی کے حرف قید سے اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۳۹

اس کافی کا پہلا مصرعہ: پیڑ پرانی ہیشم کیتا

یہ کافی پینتیس (۳۵) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں۔ ان مصرعوں کے بعد گیارہ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند تین تین مصرعوں سے مکمل کیا گیا ہے۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں اور ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا چھٹا بند یہ ہے۔

نازک شوخ مزاج انوہاں یاری لا کر تھیوں اٹھ سونہاں

کیڑے بھل گئے قول قرار

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	انوہاں	ن+و=نو	ہ	الف	ں
دوسرا مصرعہ	سونہاں	س+و+ں(ردف زائد)=سوں	ہ	الف	ں

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں حرف ردف کے ساتھ ردف زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا آخری بند یہ ہے۔

یار فرید نہ کیتم گولی سرخی ڈسم بندوق دے گولی

دھار کھل دی تھئی تلوار

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ
پہلا مصرعہ	گولی
دوسرا مصرعہ	گولی

جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں مصرعوں میں ایک ہی لفظ کو قافیہ بنایا گیا ہے۔ ہر چند یہ لفظ دونوں مصرعوں میں مختلف معنی میں استعمال ہوا ہے اور اس طرح صنعت تجنیس وجود

میں آئی ہے لیکن حرف روی صرفی قاعدے کے لحاظ سے ایک ہے اس لیے ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر۴۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: بے شک جاناں، بے شک جاناں

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں ہیں۔ کافی کے باقی چوبیس (۲۴) مصرعوں کو تین تین مصرعوں پر مشتمل آٹھ بندوں کی شکل دی گئی ہے جن میں ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے دوسرے اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	غرور	ر+و=رو	ر
پہلا بند تیسرا مصرعہ	دور	د+و=دو	ر
دوسرا بند تیسرا مصرعہ	کرور	ر+و=رو	ر
تیسرا بند تیسرا مصرعہ	حور	ح+و=حو	ر
چوتھا بند تیسرا مصرعہ	منظور	ظ+و=ظو	ر
پانچواں بند تیسرا مصرعہ	کلور	ل+و=لو	ر
چھٹا بند تیسرا مصرعہ	تنبور	ب+و=بو	ر
ساتواں بند تیسرا مصرعہ	چور	چ+و=چو	ر

آٹھواں بند تیسرا مصرعہ	کوڑ	ک+و=کو	ڑ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ آٹھویں بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیہ ماقبل قوافی کے حرف روی مقید سے اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں ہے۔

کافی نمبر ۴۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: توں باجھ تھئے سنج ویڑھے وویار

اس کافی کو بیس (۲۰) مصرعوں سے مکمل کیا گیا ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم ردیف وہم قافیہ کہے گئے ہیں۔ بعد کے مصرعوں کو تین تین مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف کہا گیا ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف [illegible] رف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلا مصرعہ	ویڑھے	و+ے=وے	ڑھ	ے
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	نیڑے	ن+ے=نے	ڑ	ے
پہلا بند تیسرا مصرعہ	پرے	ر+ے=رے	ر	ے
دوسرا بند تیسرا مصرعہ	ویرے	و+ے=وے	ر	ے
تیسرا بند تیسرا مصرعہ	جھیڑے	جھ+ے=جھے	ڑ	ے
چوتھا بند تیسرا مصرعہ	سیرے	س+و=سہ	ر	ے

پانچواں بند تیسرا مصرعہ	بکھیڑے	ڑ+ے=ڑے	ڑ	ے
چھٹا بند تیسرا مصرعہ	وڑھے	ڑھ+ے=ڑھے	ڑھ	ے

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ چوتھے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد مصرعوں کے قوافی سے حرف قید کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اسی طرح اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ان قوافی میں حرف روی کا اختلاف موجود ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے اور چھٹے بند کے تیسرے مصرعے کے قوافی کے حرف روی ''ڑھ'' ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے اور تیسرے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا حرف روی رائے ہندی یعنی حرف ''ڑ'' ہے جب کہ باقی ماندہ قوافی کا حرف روی ''ر'' ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ۴۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: جتھ تھلوا، جتھ دربوں ہے یار

یہ کافی تیس (۳۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعوں کو بظاہر ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے۔ ان ابتدائی دو مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا چند اور قوافی کے آئینے میں جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل روی، حرف روی اور روی زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	دربوں	ب+وں=بوں

دوسرا مصرعہ	لایوں	ب+و،ں=یوں
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	شوں	ش+و،ں=شوں
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	ووں	و+و،ں=ووں
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	بوں	ب+و،ں=بوں

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں ایک ہی قافیے کا استعمال ہوا ہے، جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۴۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: چوریوں جاریوں استغفار

یہ کافی بیس (۲۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کو غزل ہی کے انداز اور ہیئت میں کہا گیا ہے جس میں مطلع اور مقطع بھی موجود ہے۔ اس کافی کے پہلے دو مصرعوں (مطلع) میں استعمال ہونے والے قوانی کا چند اور قوانی کے آئینے میں جائزہ۔

چند اور قوانی۔ وار، ہار، مختیار وغیرہ۔

اس کافی کے پہلے دو مصرعے یہ ہیں۔

چوریوں جاریوں استغفار
نظم شالا رب غفار

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	استغفار	ف+الف=فا	ر
دوسرا مصرعہ	غفار	ف+الف=فا	ر
چوتھا مصرعہ	وار	و+الف=وا	ر

چھٹا مصرعہ	ہار	ہ+الف=ہا	ر
آٹھواں مصرعہ	مختار	ت+الف=تا	ر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف ماقبل حرف روف وحرف روف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے، جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۴۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: جیون ڈینہہ اڈھائی دو یار

یہ کافی بتیس (۳۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ وہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل دس بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔

کجھ رانجھݨ کجھ کھیڑے بھیڑے   کجھ رہ گئے اور جھگڑے جھیڑے

کجھ چو چک دی جائی دو یار

اس بند میں پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	بھیڑے	بھڑ+ے=بھڑے	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	جھیڑے	جھ+ے=جھے	ڑ	ے

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ان قوافی میں حذو کی لازمی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا یعنی حروف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف ہے۔ جس کی وجہ سے سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا۔

کافی نمبر ۴۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈکھ تھئے پانھ بیلی وویار

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد آٹھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند تین مصرعوں سے مکمل ہوا ہے، جس کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلا مصرعہ	بیلی	ب+ے=بے	ل	ی
ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	اکیلی	ک+ے=کے	ل	ی
پہلا بند دوسرا مصرعہ	حویلی	و+ے=وے	ل	ی
دوسرا بند دوسرا مصرعہ	ویلھی	و+ے=وے	ل،ہ (روی زائد)	ی
تیسرا بند دوسرا مصرعہ	پیلی	پ+ے=پے	ل	ی
چوتھا بند دوسرا مصرعہ	جھیلی	ج+ے=جے	ل	ی
پانچواں بند دوسرا مصرعہ	ڈوہیلی	ہ+ے=ہے	ل	ی
چھٹا بند دوسرا مصرعہ	چوڑیلی	ڑ+ے=ڑے	ل	ی

ساتواں بند دوسرا مصرعہ	کیلی	وَ+ے=وے	ل	ی
آٹھواں بند دوسرا مصرعہ	میلی	مَ+ے=مے	ل	ی

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف موجود ہے۔ اس قافیے میں دوسرے قوافی کے برعکس روی زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی کے چوتھے اور آٹھویں بند کے تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے حرف ماقبل حرف قید سے حرکت کا اختلاف رکھتے ہیں یعنی ان قوفی میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث ان دو قوافی میں سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قوافی درست نہیں رہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

نہ ماہی نہ منجھیاں ڈسدیاں   اکھیاں وسدیاں ولڑیاں بھسدیاں

جندڑی تھئی بھاں ٹیلی دو یار

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید
پہلا مصرعہ	ڈسدیاں	ڈِ+س=ڈِس	د	ی	الف	ں
دوسرا مصرعہ	بھسدیاں	بھَ+س=بھَس	د	ی	الف	ں

ان دونوں قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف ماقبل حرف قید کی حرکت میں اختلاف ہے یعنی حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا۔ پہلے مصرعے میں حرف ماقبل حرف قید ''ڈ'' مکسور ہے جب کہ دوسرے مصرعے میں حرف ماقبل حرف قید ''بھ'' بالفتح ہے۔ حرکت کے اس اختلاف کے باعث ان قوافی میں سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ۴۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: رتھ وٹھیمیں وٹھیمیں ٹور

یہ کافی اکیس (۲۱) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کا پہلا مصرعہ قافیے کے تعین کے لیے ابتدائی مصرعے بلکہ رہنما مصرعے کے طور پر سامنے آتا ہے جب کہ باقی ماندہ مصرعوں کو مصرعوں کے طول و اختصار سے قطع نظر غزل کے اشعار کی طرح لکھا گیا ہے۔ کافی کے مصرعوں کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے ہر طاق مصرعہ ہم قافیہ ہے یعنی کافی کا ہر طاق مصرعہ کافی کے پہلے مصرعے کے ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ہم قافیہ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
کافی کا ابتدائی مصرعہ	ٹور	ٹ+و=ٹو	ر
کافی کا تیسرا مصرعہ	کور	ک+و=کو	ر
کافی کا پانچواں مصرعہ	زور	ز+و=زو	ر
کافی کا ساتواں مصرعہ	ڈور	ڈ+و=ڈو	ر
کافی کا نواں مصرعہ	چور	چ+و=چو	ر
کافی کا گیارہواں مصرعہ	بور	ب+و=بو	ر
کافی کا تیرہواں مصرعہ	زور	ز+و=زو	ر
کافی کا پندرہواں مصرعہ	جوڑ	ج+و=جو	ڑ
کافی کا سترہواں مصرعہ	شور	ش+و=شو	ر
کافی کا انیسواں مصرعہ	توڑ	ت+و=تو	ڑ
کافی کا اکیسواں مصرعہ	بھور	بھ+و=بھو	ر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پندرہویں اور انیسویں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا دیگر قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے جس کے باعث ان قوافی میں اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قوافی درست نہیں رہے۔

کافی نمبر ۴۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سپا ہیڑا نہ مار نیناں دے تیر

یہ کافی انیس (۱۹) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ پہلے مصرعے کو رہنما مصرعے کی حیثیت حاصل ہے جس میں استعمال ہونے والے قافیے کو سامنے رکھ کر اس کافی کے ہر طاق مصرعے میں قافیہ استعمال کیا گیا ہے یعنی اس کافی کا ہر طاق مصرعہ اسی ابتدائی مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی مصرعے اور اس مصرعے کے ہم قافیہ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
کافی کا پہلا مصرعہ	تیر	ت+ر=تی	ر
کافی کا تیسرا مصرعہ	سریر	ر+ی=ری	ر
کافی کا پانچواں مصرعہ	پیر	پ+ی=پی	ر
کافی کا ساتواں مصرعہ	تقصیر	ص+ی=صی	ر
کافی کا نواں مصرعہ	سیڑھ	س+ی=سی	ڑھ
کافی کا گیارہواں مصرعہ	ویر	و+ی=وی	ر
کافی کا تیرہواں مصرعہ	ملہیر	ہ+ی=ہی	ر
کافی کا پندرہواں مصرعہ	تدبیر	ب+ی=بی	ر
کافی کا سترہواں مصرعہ	جاگیر	گ+ی=گی	ر
کافی کا انیسواں مصرعہ	تحریر	ر+ی=ری	ر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس کافی کے نویں مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۵۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سنجھ سجاݨیں غیر نہ جاݨیں

یہ کافی پینتیس (۳۵) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں ہیں۔ بعد کے مصرعوں کو تین تین مصرعوں پر مشتمل گیارہ بندوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

رکھ تصدیق نہ تھی آوارہ کعبہ ، قبلہ ، دیر دوارہ

مسجد ، مندر ، ہکوو نور

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	آوارہ	و+الف=وا	ر	ہ
دوسرا مصرعہ	دوارہ	و+الف=وا	ر	ہ

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی۔

کافی نمبر ۵۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: کجھ فریدا بر ہوں بھوں سر زور

یہ کافی پندرہ (۱۵) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ایک مصرعہ رہنما مصرعے کے طور پر کہا

گیا ہے۔ جس میں استعمال ہونے والے قافیے کو اس کافی میں رہنما قافیے کا درجہ حاصل ہے۔ اس مصرعے کے بعد باقی مصرعوں کو طول و اختصار سے قطع نظر غزل کے اشعار کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ کافی کا ہر طاق مصرعہ ہم قافیہ ہے اس کافی میں استعمال ہونے والی قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردوف اور حرف ردوف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	زور	ز+و=زو	ر
تیسرا مصرعہ	شور	ش+و=شو	ر
پانچواں مصرعہ	چور	چ+و=چو	ر
ساتواں مصرعہ	کور	ک+و=کو	ر
نواں مصرعہ	توڑ	ت+و=تو	ڑ
گیارہواں مصرعہ	تور	ت+و=تو	ر
تیرہواں مصرعہ	ڈور	ڈ+و=ڈو	ر
پندرہواں مصرعہ	ہور	ہ+و=ہو	ر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ساتویں مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ''کور'' کا حرف ماقبل حرف ردوف ماقبل و مابعد قوافی سے حرکت کا اختلاف رکھتا ہے یعنی اس قافیے کا حرف ''ک'' بالضم یعنی پیش کے ساتھ ہے۔ جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

اس کافی کے نویں مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ''توڑ'' ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا کیونکہ اس میں دیگر قوافی کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت موجود نہیں۔

۱

کافی نمبر ۵۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: نہ کر بے پرواہی وو یار

یہ کافی انتیس (۲۹) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہیں۔ ابتدائی دو مصرعوں کے بعد نو بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند تین مصرعوں پر مشتمل ہے جس کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف تاسیس اور حرف تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلا مصرعہ	پرواہی	و+الف=وا	ہ	ی
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	ماہی	م+الف=ما	ہ	ی
پہلا بند تیسرا مصرعہ	ساہی	س+الف=سا	ہ	ی
دوسرا بند تیسرا مصرعہ	لاہی	ل+الف=لا	ہ	ی
تیسرا بند تیسرا مصرعہ	آہی	مدہ+الف=آ	ہ	ی
چوتھا بند تیسرا مصرعہ	ٹھائی	ٹھ+الف=ٹھا	ء	ی
پانچواں بند تیسرا مصرعہ	جاہی	ج+الف=جا	ہ	ی
چھٹا بند تیسرا مصرعہ	گواہی	و+الف=وا	ہ	ی
ساتواں بند تیسرا مصرعہ	راہی	ر+الف=را	ہ	ی
آٹھواں بند تیسرا مصرعہ	شاہی	ش+الف=شا	ہ	ی
نواں بند تیسرا مصرعہ	واہی	و+الف=وا	ہ	ی

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ چوتھے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا ماقبل وما بعد قوافی سے حرف وصل کا اختلاف ہے۔ یعنی اس قافیے میں دیگر قوافی کے برعکس حمزہ (ء) کا استعمال ہوا ہے۔ ہر چند قافیے میں حرف دخیل کی تکرار لازم نہیں لیکن جب بھی قوافی میں اس تکرار کا اہتمام موجود ہو اور صنعت لازم مالا یلزم وجود میں آ رہی ہو تو ایسی صورت میں صرف ایک قافیے میں اس تکرار سے گریز قافیے کے حسن اور صحت کو متاثر کرتی ہے۔

کافی نمبر ۵۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: مینہہ اولڑی چونک لائی

یہ کافی تیئیس (۲۳) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو تین تین مصرعوں پر مشتمل سات بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

ماہی باجھوں کینویں گذاراں　　　سوز گھنیرے ڈکھ ہزاراں

پوون تتی کو پل پل پور

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	گذاراں	ز+الف=زا	ر	الف	ں
دوسرا مصرعہ	ہزاراں	ز+الف=زا	ر	الف	ں

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے

قوافی کے حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر۵۹

اس کافی کا پہلا مصرعہ: وے توں سانولا نہ مار نیناں دے تیر

یہ طویل کافی پینتالیس (۴۵) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے اولین مصرعے کا آخری لفظ " تیر " بعد کے سبھی طاق مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے لیے راہنما قافیے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اور کافی کے وہ سبھی مصرعے جن میں قافیے کی ضرورت ہے اسی مصرعے کے ہم قافیہ ہیں۔ ابتدائی مصرعے کے بعد کے چوالیس (۴۴) مصرعوں کو مصرعوں کے طویل و انتصار سے قطع نظر غزل کے انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ان چوالیس (۴۴) مصرعوں کو اگر بائیس (۲۲) اشعار قرار دیا جائے تو ہر شعر کا پہلا مصرعہ دوسرے مصرعے سے زیادہ طویل ہے لیکن اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر شعر کا پہلا مصرعہ ماقبل و مابعد اشعار کے پہلے مصرعوں کا ہم وزن جب کہ ہر شعر کا دوسرا مصرعہ ماقبل و مابعد اشعار کے دوسرے مصرعوں کا ہم وزن کہا گیا ہے۔ اس کافی میں کل تیئیس (۲۳) قوافی کا استعمال ہوا ہے۔

کافی کے اولین یعنی ابتدائی مصرعے اور بعد کے ہر طاق مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
کافی کا ابتدائی مصرعہ	تیر	ت+ی=تی	ر
کافی کا تیسرا مصرعہ	پیر	پ+ی=پی	ر
کافی کا پانچواں مصرعہ	تعزیر	ز+ی=زی	ر

کافی کا ساتواں مصرعہ	تقصیر	ص+ی=صی	ر
کافی کا نواں مصرعہ	تفسیر	س+ی=سی	ر
کافی کا گیارہواں مصرعہ	سری	ر+ی=ری	ر
کافی کا تیرہواں مصرعہ	نیر	ن+ی=نی	ر
کافی کا پندرہواں مصرعہ	اکسیر	س+ی=سی	ر
کافی کا سترہواں مصرعہ	ملہیر	ہ+ی=ہی	ر
کافی کا انیسواں مصرعہ	کیڑ	ک+ی=کی	ڑ
کافی کا اکیسواں مصرعہ	کھیر	کھ+ی=کھی	ر
کافی کا تئیسواں مصرعہ	ہیر	ہ+ی=ہی	ر
کافی کا پچیسواں مصرعہ	سیر	س+ی=سی	ر
کافی کا ستائیسواں مصرعہ	سری	ر+ی=ری	ر
کافی کا انتیسواں مصرعہ	کریر	ر+ی=ری	ر
کافی کا اکتیسواں مصرعہ	ویر	و+ی=وی	ر
کافی کا تینتیسواں مصرعہ	پیڑ	پ+ی=پی	ڑ
کافی کا پینتیسواں مصرعہ	دگیر	گ+ی=گی	ر
کافی کا سینتیسواں مصرعہ	تاثیر	ث+ی=ثی	ر
کافی کا انتالیسواں مصرعہ	چیر	چ+ی=چی	ر
کافی کا اکتالیسواں مصرعہ	جاگیر	گ+ی=گی	ر
کافی کا تینتالیسواں مصرعہ	توقیر	ق+ی=قی	ر
کافی کا پینتالیسواں مصرعہ	فقیر	ق+ی=قی	ر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ۱۹ ویں اور ۳۳ ویں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف "ڑ" بطور حرف روی مقید سامنے آیا ہے جب کہ ماقبل و مابعد

مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف روی مقید کے طور پر حرف ''ز'' استعمال ہوا ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث ۱۹ویں اور ۳۳ویں مصرعوں کے قوافی میں اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے جس کے باعث یہ قوافی درست نہیں رہے۔

کافی نمبر ۶۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ہر صورت وچ آوے یار

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

سوہنیاں طرزاں موہنیاں گالہیں دلڑی خوب اجاڑن چالیں
ہوش قرار بھلاون بھالیں پلکاں کردیاں خون ہزار

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	گالہیں	گ+الف=گا	ل+ہ (روی زائد)	ی	ں
دوسرا مصرعہ	چالیں	چ+الف=چا	ل	ی	ں
تیسرا مصرعہ	بھالیں	بھ+الف=بھا	ل	ی	ں

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں حرف روی کے ساتھ روی زائد ایزاد ہوگیا ہے جس کے باعث اس کا مابعد قوافی سے حرف روی زائد کی شکل میں اختلاف ہے اور اس قافیے میں اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۶۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: لج لوئی کین اوتار یندس

فرید کی یہ سندھی کافی سترہ (۱۷) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرے ہم قافیہ کہے گئے ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند تین تین مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ہر بند کے پہلے دو مصرے ہم قافیہ ہیں اور ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

تھر پنہوارن جا ڈیس وطن   تھر آہے سنجا ملک وطن
خوش سینگیں سال گذر یندس

اس کافی کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ لینے میں کسی دشواری یا پیچیدگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا کیونکہ دونوں مصرعوں کے آخر میں ایک ہی لفظ "وطن" استعمال ہوا ہے۔ اسی لفظ وطن کو اگر قافیے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے تو یہ ایطائے جلی کی ایک واضح مثال ہے۔

کافی نمبر ۶۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: آ ہن قلندر روز و شب

فرید نے اپنی طویل کافی کو مکمل کرنے کے لیے چھیالیس (۴۶) مصرے کہے ہیں۔ کافی کے ابتدائی دو مصرے ہم قافیہ نہیں ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل گیارہ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرے ہم قافیہ/ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرے کا ہم قافیہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرے اور ہر بند کے چوتھے مصرے

میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل روی	حرف روی مقید
دوسرا مصرعہ	غرق	ر	ق
پہلا بند چوتھا مصرعہ	مرک	ر	ک
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	تک	ت	ک
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	بک	ب	ک
چوتھا بند چوتھا مصرعہ	اُچک	چ	ک
پانچواں بند چوتھا مصرعہ	اک	م	ک
چھٹا بند چوتھا مصرعہ	سبق	ب	ق
ساتواں بند چوتھا مصرعہ	نحق	ح	ق
آٹھواں بند چوتھا مصرعہ	حق	ح	ق
نواں بند چوتھا مصرعہ	فرق	ر	ق
دسواں بند چوتھا مصرعہ	پک	پ	ک
گیارھواں بند چوتھا مصرعہ	علق	ل	ق

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کچھ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا حرف روی مقید ''ق'' ہے اور کچھ قوافی ایسے ہیں جن کا حرف روی مقید ''ک'' ہے۔ حرف روی کا اختلاف رکھنے والے الفاظ ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ قوافی میں اکٹھا کی صورت حال کے باعث ان کا ہم قافیہ الفاظ کے طور پر استعمال درست نہیں۔

کافی نمبر ۶۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ماڈی دلڑی اڑی

یہ کافی چودہ (۱۴) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ جسے مطلع کے بغیر سات اشعار کی صورت

میں ترتیب دیا گیا ہے۔اس کافی کا ہر جفت مصرعہ غزل کے اشعار کی طرح ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے۔ ہر جفت مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی مقید	حرف روی مقید
دوسرا مصرعہ	ٹجن	ڄ	ن
چوتھا مصرعہ	جتن	ت	ن
چھٹا مصرعہ	ون	و	ن
آٹھواں مصرعہ	موہن	ہ	ن
دسواں مصرعہ	پن	پ	ن
بارھواں مصرعہ	جوبھن	بھ	ن
چودھواں مصرعہ	حزن	ز	ن

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس کافی کے دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۴۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سٹ یار پرانی پیڑ وو

یہ کافی چونتیس (۳۴) مصرعوں پر مشتمل ہے۔کافی کے لیے دو ابتدائی مصرعے کہے گئے ہیں جو ہم قافیہ و ہم ردیف نہیں ہیں۔ بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔کافی کے ابتدائی مصرعوں

میں سے پہلے مصرعے اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	پیڑ	پ+ی=پی	ڑ
پہلا بند تیسرا مصرعہ	دگیر	گ+ی=گی	ر
دوسرا بند تیسرا مصرعہ	چیر	چ+ی=چی	ر
تیسرا بند تیسرا مصرعہ	دیر	د+ی=دی	ر
چوتھا بند تیسرا مصرعہ	کتیر	ت+ی=تی	ر
پانچواں بند تیسرا مصرعہ	تیر	ت+ی=تی	ر
چھٹا بند تیسرا مصرعہ	ملہیر	ہ+ی=ہی	ر
ساتواں بند تیسرا مصرعہ	تقصیر	ص+ی=صی	ر
آٹھواں بند تیسرا مصرعہ	وہیر	ہ+ی=ہی	ر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا مابعد قوافی سے حرف روی مقید کا اختلاف ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

نازک ناز نگاہ ججن دے ‏ ‏ ‏ عشوے غمزے من موہن دے
لگڑے کاری تیر دو ‏ ‏ ‏ سے سینے پل پل چھدے پھل

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف مقید	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	ججن	ج	ن
دوسرا مصرعہ	موہن	ہ	ن

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف روی مقید کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی اس صورت حال میں دونوں الفاظ میں ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت ہی موجود نہیں۔

کافی نمبر ۷۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: کیچ گیوں یار برو چل

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ان مصرعوں کے طول و اختصار اور ہم وزن ہونے کی بحث سے قطع نظر انہیں اُردو غزل ہی کی طرح درج کیا گیا ہے یعنی انہیں تیرہ اشعار کی شکل دی گئی ہے۔ اس کافی میں صرف ایک مصرعہ ایسا ہے جس میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف ماقبل حرف روی مقید کی حرکت کا اختلاف رکھتا ہے۔ اس کافی کے سبھی قوافی کے حروف ماقبل حرف روی مقید الفتح یعنی زبر کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں جب کہ زیرِ بحث قافیے کا حرف ماقبل حرف روی مقید مکسور یعنی زیر کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ اس کافی میں استعمال ہونے والے چند اور قوافی وَل، کَل، گَل، پَل وغیرہ۔ وہ دو مصرعے جس میں مذکورہ قافیہ استعمال ہوا ہے۔

مصری　　کھنڈ　　بتا　　ترّیں

ڈسدیاں　　زہر　　ہلاہل

زیرِ بحث قافیے کا کافی میں استعمال ہونے والے چند ماقبل و مابعد قوافی کے آئینے میں جائزہ۔

قافیہ	حرف ماقبل حرف روی مقید	حرف روی مقید
وَل	وَ	ل
کَل	کَ	ل
گَل	گَ	ل
پَل	پَ	ل

بلابل	و (حرف دخیل)	ل

(بلابل = الف (حرف تاسیس)، و (حرف دخیل)، ل (حرف روی مقید)

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دیگر قوافی کا حرف ماقبل حرف روی مقید بالفتح ہے جب کہ لفظ بلابل میں حرف ماقبل حرف روی مقید ''ہ'' (حرف دخیل) مکسور ہے جس میں توجیہہ کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا ہے۔

کافی نمبر ۸۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: نینہہ اولڑا او کھالا یم

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ کہے گئے ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں کے چھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

عشق اوڑا پیش پیوے درد کشالے سیجھ ڈھیوے
مونجھ مجھاری ہار پتوے ہنجوں ڈکھ ڈوہاگ سہایم

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پیوے	ی+و=یو	ی	ے
دوسرا مصرعہ	ڈھیوے	ی+و=یو	ی	ے
تیسرا مصرعہ	پتوے	ت+و=تو	ی	ے

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۸۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج زیور پئے ٹھہندے ہن

یہ کافی تیس (۳۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے یہ ہیں۔

اج زیور پئے ٹھہندے ہن
متاں ڈینہہ سہاگ دے اندے ہن

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید/حرف روف اور حرف قید یا حرف روف اور حرف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ٹھہندے	ٹھ+ ہ+ں = ٹھہں	د	ے
دوسرا مصرعہ	آندے	ً+ الف+ں = آں	د	ے

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے کے قافیے میں حرف قید جب کہ دوسرے مصرعے کے قافیے میں حرف روف کا استعمال ہوا ہے۔ اس اختلاف کے باعث ان مصرعوں میں بطور قافیہ استعمال ہونے والے الفاظ میں ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت موجود نہیں۔

اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

صدقے صدقے واری واری اوے کھولے لکھ لکھ واری
سر قربان تے جان نثاری ملک مٹھے متراں دے ہن

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ
پہلا مصرعہ	واری
دوسرا مصرعہ	واری

دونوں مصرعوں میں کیونکہ ایک ہی قافیہ استعمال ہوا ہے۔ ہر چند دونوں الفاظ مختلف معنی میں استعمال ہوئے ہیں لیکن ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۸۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج شبریاں شغدف بھاندے ہن

یہ کافی چونتیس (۳۴) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہیں۔ ان ابتدائی مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے ابتدائی مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف، حرف روف، حرف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	بھاندے	بھ + الف + ں = بھاں	د	ے
دوسرا مصرعہ	آندے	مدہ + الف + ں = آں	د	ے

پہلا بند چوتھا مصرعہ	منداں دے	و+الف+ں=واں	د	ے
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	چاندے	ج+الف+ں=جاں	د	ے
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	ہاں دے	ہ+الف+ں=ہاں	د	ے
چوتھا بند چوتھا مصرعہ	کھاندے	کھ+الف+ں=کھاں	د	ے
پانچواں بند چوتھا مصرعہ	لہندے	ل+(حرف ماقبل قید)ہ+(حرف قید)ں=لہں	د	ے
چھٹا بند چوتھا مصرعہ	ٹھہندے	ٹھ(حرف ماقبل قید)+ہ(حرف قید)ں=ٹھہں	د	ے
ساتواں بند چوتھا مصرعہ	سہاندے	ہ+الف+ں=ہاں	د	ے
آٹھواں بند چوتھا مصرعہ	واندے	و+الف+ں=واں	د	ے

ان قوافی کا جائزے سے ظاہر ہے کہ پانچویں اور چھٹے بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں ماقبل و مابعد قوافی کے برعکس حرف قید کا استعمال ہوا ہے۔ ان قوافی اور دیگر قوافی کے مابین حرف قید و حرف روف کے اختلاف کے باعث سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

ناز و جمل جمیل وطن دے   راہی رہندے راہ بجݨ دے
ہر دم ہوون نال امن دے   ساتھی درد منداں دے ہمن

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل روی مقید	روی مقید
پہلا مصرعہ	وطن	ط	ن
دوسرا مصرعہ	بجݨ	ج	ݨ
تیسرا مصرعہ	امن	م	ن

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے دوسرے مصرعے کے قافیے میں استعمال ہونے والے حرف روی مقید کا ماقبل و مابعد قوافی کے حرف روی مقید سے اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں ہے۔

کافی نمبر ۸۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اساں سو بدمست قلندر ہوں

فرید نے اس کافی کو چھبیس (۲۶) مصرعوں سے مکمل کیا ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ بقیہ چوبیس (۲۴) مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ بظاہر کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی میں کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں ہونے والے قوافی کا جائزہ لینے کے لیے ان قوافی کو مختلف انداز میں دیکھنا ہوگا۔

غزل میں قافیے کے تعین کے لیے غزل کے مطلع کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ فرید نے اپنی کافیوں کو مختلف ہیئتوں میں ترتیب دیا ہے اس لیے ہمیں کہیں ابتدائی دو رہنما مصرعوں اور ابتدائی دو رہنما مصرعوں کی عدم موجودگی میں دو ہم قافیہ اولین مصرعوں اور بعض اوقات اس سے بھی مختلف صورت حال درپیش ہونے کے باعث حسب حال قوانی کا تعین کرنا پڑتا ہے۔ اس کافی میں پہلے کافی کے دو ابتدائی مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔ مصرعے یہ ہیں۔

اساں او بدمست قلندر ہوں

کڈیں مسجد ہوں کڈیں مندر ہوں

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	قلندر	ل+ن=لن	د	ر
دوسرا مصرعہ	مندر	م+ن=من	د	ر

اس جائزے کی روشنی میں قافیے کے تعین کے بعد کافی کے ابتدائی دومصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے تناظر میں کافی کے ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

ابتدائی دومصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	قلندر	ل+ن=لن	د	ر
دوسرا مصرعہ	مندر	م+ن=من	د	ر
پہلا بند چوتھا مصرعہ	اندر	الف+ن=ان	د	ر
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	جلندر	ل+ن=لن	د	ر
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	رہبر	ماقبل قوافی کے آئینے میں جائزہ ممکن نہیں		
چوتھا بند چوتھا مصرعہ	دفتر	ماقبل قوافی کے آئینے میں جائزہ ممکن نہیں		
پانچواں بند چوتھا مصرعہ	دربر	ماقبل قوافی کے آئینے میں جائزہ ممکن نہیں		
چھٹا بند چوتھا مصرعہ	ابتر	ماقبل قوافی کے آئینے میں جائزہ ممکن نہیں		

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے بند کے چوتھے مصرعے تک تو قافیہ درست رہا ہے لیکن اس کے بعد کے قوافی میں سوائے حرف وصل کے بھی حروف کا اختلاف موجود ہے جس کے باعث ان قوافی میں کافی کے ابتدائی دومصرعوں کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت موجود نہیں۔

ہر چند قافیے کے تعین کے لیے اصول وہی ہے جس کا پہلے ذکر کیا جاچکا ہے لیکن قوافی کی عجیب صورتِ حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کافی کے آخری چار بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے حوالے سے جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی، حرف روی اور حاصل ہونے والا لفظ
چھٹا بند چوتھا مصرعہ	ابتر	ت+ر=تر

پانچواں بند چوتھا مصرعہ	دربر	ب+ر=بر
چوتھا بند چوتھا مصرعہ	دفتر	ت+ر=تر
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	رہبر	ب+ر=بر
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	جلندر	د+ر=در
کافی کا دوسرا مصرعہ	مندر	د+ر=در
کافی کا پہلا مصرعہ	قلندر	د+ر=در

قوافی کے اس جائزے سے جو کسی فن پارے میں قوافی کے تعین سے انحراف کرتے ہوئے کافی کی خصوصی صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے لیا گیا ہے ظاہر ہے کہ پوری کافی صرف تین قوافی در، تر اور بر سے مکمل ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کے علاوہ پہلے اور دوسرے بند کے چوتھے مصرعوں میں بھی ایک ہی یعنی ''در'' کا قافیہ استعمال ہوا ہے۔ غرض قوافی کے حوالے سے یہ کافی کسی طرح بھی کوئی قابل رشک صورت حال پیش نہیں کرتی۔

کافی نمبر ۸۹

اس کافی کا پہلا مصرعہ: آمِل اج کل سوہنا سائیں

یہ کافی چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں سے مکمل ہوئی ہے یعنی کل چوبیس (۲۴) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ پہلے بند کے چاروں مصرعے ہم قافیہ ہیں البتہ اس بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا ماقبل و مابعد قوافی سے حرف دخیل کا اختلاف ہے جو فنی لحاظ سے عیب کے ذیل میں نہیں آتا۔ دیگر تمام بندوں میں پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے چاروں مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے پہلے بند کے چاروں مصرعوں اور بعد کے سبھی بندوں کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف تاسیس اور حرف تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی	روی زائد
پہلا بند، پہلا مصرعہ	سائیں	س+الف=سا	ء	ی	ں
پہلا بند دوسرا مصرعہ	تھیسائیں	س+الف=سا	ء	ی	ں
پہلا بند تیسرا مصرعہ	داہیں	د+الف=دا	ء	ی	ں
پہلا بند چوتھا مصرعہ	اکھائیں	کھ+الف=کھا	ء	ی	ں
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	جاہیں	ج+الف=جا	ہ	ی	ں
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	وسائیں	س+الف=سا	ء	ی	ں
چوتھا بند چوتھا مصرعہ	٭بانہیں	٭ب (حرف ماقبل حرف روف) + الف (حرف روف)، ں (روف زائد) = باں	ہ حرف روی	ی روی زائد	ں حرف وصل
پانچواں بند چوتھا مصرعہ	کڈاہیں	ڈ (حرف ماقبل تاسیس) + الف (حرف تاسیس) = ڈا	ہ حرف دخیل	ی حرف روی	ں روی زائد
چھٹا بند چوتھا مصرعہ					

قوافی کا یہ جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلے بند کے پہلے دو مصرعوں میں حرف ماقبل حرف تاسیس اور حرف تاسیس کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ سے ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

چوتھے بند کے چوتھے مصرے میں استعمال ہونے والے قافیے کا ماقبل و مابعد قوافی سے حروف کا مکمل اختلاف ہے۔ جس کے باعث یہ لفظ دیگر ان الفاظ کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا جو اس کافی میں بطور قوافی استعمال ہوئے ہیں۔

اس کافی کے دیگر کئی قوافی حرف دخیل کا اختلاف رکھتے ہیں لیکن اہلِ فن اس اختلاف

کوروا سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ اختلاف قافیے کی صورت کو متاثر نہیں کرتا۔

☆ دواوین مرتبہ عزیز الرحمٰن عزیز اور صدیق طاہر بھی یہ لفظ یا ہیں لکھا ہوا ہے۔ اگر اس لفظ کی املا اس طرح ہے تو پھر قافیے کا یہ عیب باقی نہیں رہتا۔

اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

جاں ڈیکھاں جھڑ مینہ کڑ مِٹ کوں ۔۔۔ رو واں کر کر یاد بجٹ کوں

اکھیاں ہلکن منہ ڈیکھنڑ کوں ۔۔۔ گل لاون کوں پھٹکن بانہیں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی مقید	حرف روی مقید	حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	مِٹ	م	ٹ	مِٹ
دوسرا مصرعہ	بجٹ	ج	ٹ	جَٹ
تیسرا مصرعہ	ڈیکھنڑ	کھ	ٹ	کھٹ

یہ جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ ان قوافی میں توجیہہ کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا یعنی پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا حرف ماقبل حرف روی مقید مکسور یعنی زیر کے ساتھ استعمال ہوا ہے جب کہ مابعد کے قوافی کا یہ حرف بالفتح ہے یعنی زبر کے ساتھ استعمال ہوا ہے جس کے باعث اقواء کی صورت پیدا ہوگئی ہے چنانچہ یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۹۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: آمل مارو مارڑو

یہ کافی بیس (۲۰) مصرعوں پر مشتمل ہے جنہیں چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ پہلے بند کا دوسرا اور چوتھا مصرعہ بظاہر ہم قافیہ ہے۔ دوسرے بند کے

پہلے دو مصرے ہم قافیہ ہیں جب کہ اسی بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے مصرے کا ہم قافیہ کہا گیا ہے۔ بعد کے سبھی بندوں کے چوتھے مصرے اس کافی کے پہلے بند کے دوسرے مصرے کے ہم قافیہ ہیں۔

اس کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے اور باقی سبھی بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا بند دوسرا مصرعہ	دھاہاں	دھ+الف=دھا	ہ	الف	ں
پہلا بند چوتھا مصرعہ	پانہاں	پ+الف،ں (حرف زائد)=پاں	ہ	الف	ں
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	جاہاں	ج+الف=جا	ہ	الف	ں
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	کاہاں	ک+الف=کا	ہ	الف	ں
چوتھا بند چوتھا مصرعہ	لاہاں	ل+الف=لا	ہ	الف	ں
پانچواں بند چوتھا مصرعہ	گاہاں	گ+الف=گا	ہ	الف	ں

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے بند کے چوتھے مصرے میں استعمال ہونے والے قافیے کا ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روف کا اختلاف ہے کیونکہ اس قافیے میں حرف روف کے ساتھ حرف روف زائد اضافہ ہو گیا ہے۔ اس اختلاف کی وجہ سے سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا۔

مولانا عزیز الرحمٰن عزیز اور صدیق طاہر کے مرتب کردہ دواوین میں یہ لفظ املا کے لحاظ سے مختلف صورت میں درج کیا گیا ہے اور اسے ''باہاں'' لکھا گیا ہے۔ اگر اس لفظ کو کافی میں ''باہاں'' درج کیا جائے تو پھر قافیے کا زیر بحث عیب باقی نہیں رہتا۔

کافی نمبر ۹۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اے ریت سکھی ہئی کئیں کنوں

یہ کافی چونتیس (۳۴) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ ان ابتدائی مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	روی زائد
ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلا مصرعہ	کئیں	ک + ے = کے	ں
ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	مَیں	م + ے = مے	ں
پہلا بند چوتھا مصرعہ	ٹیں	ٹ + ے = ٹے	ں
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	سائیں	ء ـ ے = ئے	ں
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	مینیں	ن + ے = نے	ں
چوتھا بند چوتھا مصرعہ	سئیں	ء+ی=ئی	ں
پانچواں بند چوتھا مصرعہ	ٹیں	ٹ + ے = ٹے	ں
چھٹا بند چوتھا مصرعہ	لئیں	ء+ی=ئی	ں
ساتواں بند چوتھا مصرعہ	نیں	ن + ے = نے	ں
آٹھواں بند چوتھا مصرعہ	سئیں	ء+ی=ئی	ں

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ بہت سے قوافی میں توجیہہ کی رعایت کا

خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث وہ بھی قوافی جو ایک دوسرے سے حرکت کا اختلاف رکھتے ہیں ان میں اقوا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ بعض قوافی حرف روی کا اختلاف رکھتے ہیں جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی اور اس طرح وہ بھی قوافی جو مذکورہ اختلاف رکھتے ہیں آپس میں ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

کافی نمبر ۹۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈیٹھی رورو عمر نبھایاں

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے کسی منظم قوافی کے نظام کے تحت نہیں کہے گئے البتہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کے ہم قافیہ کہا گیا ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف تاسیس اور حرف تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی
پہلا مصرعہ	نبھایاں	بھ + الف = بھا	ی	الف، ں (روی زائد)
دوسرا مصرعہ	دنجایاں	ج + الف = جا	ی	” ”
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	لڑائیاں	ڑ + الف = ڑا	ء	ی، الف (حرف وصل) ں (حرف خروج)
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	سدھائیاں	دھ + الف = دھا	ء	” ”

تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	چھتائیاں	بھ+الف=بھا	ہ	" "
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	لایاں	ل+الف=لا	ی	الف، ں (روی زائد)
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	پایاں	پ+الف=پا	ی	" "

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے پہلے، دوسرے اور تیسرے بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا ماقبل و مابعد قوافی سے کئی طرح کا اختلاف ہے۔ جس کے باعث مذکورہ قوافی بقیہ قوافی اور بقیہ قوافی مذکورہ قوافی کے ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے کیونکہ ان قوافی میں اقوا اور اکفا وغیرہ کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۹۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: بے رنگ راول دے کیتے

یہ کافی چوبیس (۲۴) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ جنہیں چار چار مصرعوں کے چھ بندوں کی شکل دی گئی۔ پہلا بند مابعد بندوں سے قدرے مختلف ہے۔ پہلے بند کا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہے جب کہ باقی سبھی بندوں کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ وہم ردیف ہیں اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

کیتو پنّل واہ ڈیر دے   دھنج کچ لایو دِیر دے
ڈکھڑے ڈتونی ڈیر دے۔   سچ بے پھراں سر بجھ ڈہاں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	ڈیر	ڈ+ے=ڈے	ر

دوسرا مصرعہ	دیے	د+ے=دے	٠
تیسرا مصرعہ	ڈھیر	ڈھ+ے=ڈھے	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا مابعد قوافی سے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف ہے یعنی حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا اس لیے سناد کی صورت پیدا ہو گئی اور قافیہ درست نہیں رہا۔

کافی نمبر ۹۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: تتی رو رو واٹ نہاراں

• یہ کافی تیس (۳۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ کہے گئے ہیں۔ بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں کے سات بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے یہ ہیں۔

تتی رو رو واٹ نہاراں

کبڑیں ساتول موڑ مہاراں

ان مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	نہاراں	ہ+الف=ہا	ر	الف	ں
دوسرا مصرعہ	مہاراں	٠ ٠ ٠	٠	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف ماقبل حرف روف اور بعد کے بھی حروف ایک ہی ہیں جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

یار بروچل وسم سولڑا　　جیندے سانگے ماٹیم تھلوا
خان پنلوا نہ کر کلہڑا　　توں سنگ چانگے چاراں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	سولڑا	و+ل=ول	ڑ	الف
دوسرا مصرعہ	تھلوا	تھ+ل=تھل	٭	٭
تیسرا مصرعہ	کلہڑا	ک+ل+ہ(روی زائد)=کلہ	٭	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کے حرف روی کے ساتھ روی زائد ایزاد ہو گیا ہے۔ اس طرح یہ قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں ہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

جیں ڈٹھے یار اساں تو ٹکڑے　　مینڈھی روپ ڈکھائے پھکوے
ڈسدے سرخی دے رنگ بکھوے　　وکھریاں کھل دیاں دھاراں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ٹکڑے	ن+کھ=نکھ	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	پھکوے	پھ+ک=پھک	٭	٭
تیسرا مصرعہ	بکھوے	ب+کھ=بکھ	٭	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا

قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرفِ قید کا اختلاف رکھتا ہے جس کی وجہ سے سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ ماقبل و مابعد قوافی کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت سے محروم ہو گیا ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

من من متاں پیر مناواں ملاں گول تعویز لکھاواں

سٹ سٹ جوی پھالاں پاواں کروی سوٹ ہزاراں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرفِ روف اور حرفِ روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرفِ روی	حرفِ وصل	حرفِ خروج
پہلا مصرعہ	مناواں	ن+الف=نا	و	الف	ں
دوسرا مصرعہ	لکھاواں	کھ+الف+ں (روف زائد)=کھاں	۰	۰	۰
تیسرا مصرعہ	پاواں	پ+الف=پا	۰	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرفِ روف زائد کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے یہ قافیہ درست نہیں ہے۔

کافی نمبر ۹۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: تتی تھیہ دے پندھ اڑانگے نیں

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ ابتدائی دو مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل آٹھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے۔ اس کافی کے ابتدائی

دومصرعوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف/حرف روف اور روف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	اڑانگے	ڑ+الف،ں=ڑاں	گ	ے
دوسرا مصرعہ	لانگھے	ل+الف،ں= لاں	گھ	"
پہلا بند تیسرا مصرعہ	سہانگے	ہ+الف،ں=ہاں	گ	"
دوسرا بند تیسرا مصرعہ	مہانگے	ہ+الف،ں=ہاں	گ	"
تیسرا بند تیسرا مصرعہ	لانگھے	ل+الف،ں=لاں	گھ	"
چوتھا بند تیسرا مصرعہ	چانگے	چ+الف،ں=چاں	گ	"
پانچواں بند تیسرا مصرعہ	ٹانگے	ٹ+الف،ں=ٹاں	گ	"
چھٹا بند تیسرا مصرعہ	گھانگے	گھ+الف،ں=گھاں	گ	"
ساتواں بند تیسرا مصرعہ	لانگھے	ل+الف،ں=لاں	گھ	"
آٹھواں بند تیسرا مصرعہ	تانگھے	ت+الف،ں=تاں	گھ	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دومصرعوں میں سے پہلے مصرعے اور بعد ازاں پہلے، دوسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے بندوں کے تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا حرف روی ''گ'' ہے جب کہ باقی ماندہ قوافی کا حرف روی ''گھ'' ہے۔حرف روی کے اس اختلاف کے باعث ان قوافی میں اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ۱۰۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: درس بن اکھیاں ترس رہیاں

یہ کافی سترہ (۱۷) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی یعنی اولین مصرعہ کافی میں استعمال ہونی والے قوافی کے لیے رہنما مصرعے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کافی غیر مردف ہیں۔ اولین مصرعے کا آخری لفظ اور بعد ازاں کافی کے ہر طاق مصرعے کا آخری لفظ بطور قافیہ استعمال ہوا ہے۔ کافی کے اولین مصرعے کو اگر زیرِ بحث نہ لایا جائے تو باقی ماندہ مصرعوں کو غزل کے اشعار کی طرح درج کیا گیا ہے۔ اس کافی میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
کافی کا ابتدائی مصرعہ	رہیاں	ہ+ی=ہی	الف	ں
کافی کا تیسرا مصرعہ	تھیاں	تھ+ی=تھی	•	•
کافی کا پانچواں مصرعہ	پیاں	پ+ی=پی	•	•
کافی کا ساتواں مصرعہ	سیاں	س+ی=سی	•	•
کافی کا نواں مصرعہ	ڈھیاں	ڈھ+ی=ڈھی	•	•
کافی کا گیارہواں مصرعہ	لیاں	ل+ی=لی	•	•
کافی کا تیرہواں مصرعہ	کیاں	ک+ی=کی	•	•
کافی کا پندرہواں مصرعہ	میاں	م+ی= می	•	•
کافی کا سترہواں مصرعہ	گیاں	گ+ی=گی	•	•

قوافی کے اس جائزے سے مندرجہ ذیل باتیں ظاہر ہیں۔

(الف) کچھ قوافی کے حرف ماقبل حرف روی بالفتح اور کچھ کے مکسور ہیں جس کی وجہ سے توجیہہ کی رعایت کا خیال نہیں رکھا جاسکا۔ حرکت کے اس تضاد کے باعث اقوا کی صورت پیدا ہوگئی چنانچہ متضاد حرکت رکھنے والے قوافی کا درست استعمال نہیں ہوا۔

(ب) تیرہویں مصرعے میں استعمال ہونے والے لفظ کو ماقبل و مابعد قوافی کا ہم قافیہ بنانے کے لیے تحریف کی صورتِ حال سامنے آتی ہے یعنی حرف قافیے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کیتیاں کو کیاں کی شکل دے دی گئی ہے۔

کافی نمبر ١٠٢

اس کافی کا پہلا مصرعہ: دل عشق مجازی اگ سائیں

یہ کافی میں (٢٠) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ وہم ردیف کہے گئے ہیں۔ ابتدائی مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو تین تین مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں کی شکل کی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی مقید اور حرف روی مقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلا مصرعہ	اگ	الف+گ=اگ
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	رگ	ر+گ=رگ
پہلا بند تیسرا مصرعہ	جگ	ج+گ=جگ
دوسرا بند تیسرا مصرعہ	لگ	ل+گ=لگ
تیسرا بند تیسرا مصرعہ	سگ	س+گ=سگ
چوتھا بند تیسرا مصرعہ	وگ	و+گ=وگ
پانچواں بند تیسرا مصرعہ	تگ	ت+گ=تگ
چھٹا بند تیسرا مصرعہ	الگ	ل+گ=لگ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے، جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر۱۰۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: دل مست محو خیال ہے

یہ کافی چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بندوں سے مکمل کی گئی ہی ۔ پہلا بند دیگر بندوں سے مختلف ہے ۔ پہلے بند کا پہلا اور تیسرا اور پھر دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہے یعنی اس بند کا طاق مصرعہ طاق مصرعے اور جفت مصرعہ جفت مصرعے کا ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہے ۔ اس بند کے بعد کے بھی بندوں میں پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ اس کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ ہے ۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے ۔

اصل الاصول شھدہٗ ہہ سو ہسو ہہ کو ہکو
چہ شہود عین بعینہٖ نہیں فرصت اتی کہ دم بھروں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی مقید اور حرف روی مقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	شھدہٗ	ہ+ ُ = ہُ (ہو) تلفظ
دوسرا مصرعہ	کو ہکو	ک+و=کو
تیسرا مصرعہ	بعینہٖ	ہ+ا=آ (ای) تلفظ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا ماقبل قوافی سے صوتی لحاظ سے اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا ۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے ۔

شد عکس در عکس ایں بنا کہ فنا بقا ہے فنا بقا
باقی نماند بجز انا کتھ اوتے توں کتھ ہاں تے ہوں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی
پہلا مصرعہ	پنا	پ + ن = پن	الف
دوسرا مصرعہ	فنا	ف + ن = فن	"
تیسرا مصرعہ	اُنا	اُ + ن = اُن	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف رکھتا ہے یعنی حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۰۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈکھ ڈھیر سکھ داویرے

یہ کافی چوبیس (۲۴) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ان مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ پہلا بند دیگر بندوں سے مختلف ہے۔ پہلے بند میں دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ وہم ردیف ہے جب کہ باقی ماندہ بندوں کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف کہا گیا ہے۔ اس کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعے اور باقی تمام بندوں کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا بند دوسرا مصرعہ	پیڑاں	پ+ی=پی	ڑ	الف	ں

پہلا بند چوتھا مصرعہ	سیڑھاں	س+ی=سی	ڑھ	•	•
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	دھیراں	دھ+ی=دھی	ر	•	•
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	ویراں	و+ی=وی	•	•	•
چوتھا بند چوتھا مصرعہ	تیراں	ت+ی=تی	•	•	•
پانچواں بند چوتھا مصرعہ	ریڑاں	ر+ی=ری	ڑ	•	•
چھٹا بند چوتھا مصرعہ	ہیراں	ہ+ی=ہی	ر	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے بند کے دوسرے اور پانچویں بند کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا حرف روی ''ڑ'' ہے۔ پہلے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا حرف روی ''ڑھ'' ہے جب کہ باقی ماندہ قوافی کا حرف روی ''ر'' ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ حرف روی کا اختلاف رکھنے والے قوافی ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے اس لیے ان قوافی کو درست استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

بے ویر دل دیاں چالیاں   سبھ ہن اُٹھیاں گالھیاں
چتم نہ پیتاں پالیاں   رو رو کرے ریڑاں بھوں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید
پہلا مصرعہ	چالیاں	چ+الف=چا	ل	ی	الف	ں
دوسرا مصرعہ	گالھیاں	گ+الف=گا	لھ (روی زائد)	•	•	•
تیسرا مصرعہ	پالیاں	پ+الف=پا	ل	•	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے کیونکہ اس میں حرف روی

کے ساتھ ''ڑ'' ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا۔

کافی نمبر ۱۰۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈکھے ڈیہہ فرقت دے بھن

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

مونس تے نہ غمخوار ہے   چو گوٹھ سخت اجاڑ ہے
پل پل غماں دی دھاڑ ہے   مشکل نبھاواں رات دن

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	غمخوار	خ+الف=خا	ر
دوسرا مصرعہ	اجاڑ	ج+الف=جا	ڑ
تیسرا مصرعہ	دھاڑ	دھ+الف=دھا	ڑ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۰۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈکھے عشق دے ڈکھڑے گھاٹے نیں

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

- بدوں بامدر بوزا ادائیں ہن   گئو گینڈے گرگ بلائیں ہن
- تھل مارو اوکھیاں جائیں ہن   سرڑائے سخت چکاٹے نیں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل تاسیس اور تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ادائیں	د+الف=دا	ہ	ی	ں
دوسرا مصرعہ	بلائیں	ل+الف=لا	•	•	•
تیسرا مصرعہ	جائیں	ج+الف=جا	ہ	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف دخیل کا اختلاف رکھتا ہے۔ اہلِ فن قافیے میں حرف دخیل کی تکرار کو لازم قرار نہیں دیتے لیکن جب دیگر قوافی میں اس حرف کی تکرار کا اہتمام کیا گیا ہو تو ایک قافیے میں اس سے گریز قافیے کے حسن کو متاثر کرتا ہے۔

کافی نمبر ۱۰۹

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈھولن تیڈی سک ڈھیر ہم

یہ کافی چوبیس (۲۴) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے جنہیں چار مصرعوں کے چھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ پہلا بند دیگر بندوں سے مختلف ہے۔ اس بند کے آخری تین مصرے ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ دیگر سبھی بندوں کے پہلے تین مصرے ہم قافیہ/ہم قافیہ وہم ردیف ہیں اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے آخری تین مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔ اس کافی کے پہلے بند کے آخری تین مصرعوں اور باقی بندوں کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا بند دوسرا مصرعہ	چاہیں	چ + الف = چا	ہ	ی	ں
پہلا بند تیسرا مصرعہ	آہیں	مد + الف = آ	"	"	"
پہلا بند چوتھا مصرعہ	بھاہیں	بھ + الف = بھا	"	"	"
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	پاہیں	پ + الف = پا	"	"	"
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	دھانہیں	دھ + الف، ں (ردف زائد) = دھاں	"	"	"
چوتھا بند چوتھا مصرعہ	کانہیں	ک + الف، ں (ردف زائد) = کاں	"	"	"
پانچواں بند چوتھا مصرعہ	واہیں	و + الف = وا	"	"	"
چھٹا بند چوتھا مصرعہ	راہیں	ر + الف = را	"	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے اور چوتھے بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی ماقبل و مابعد قوافی سے حرف ردف کا اختلاف رکھتے ہیں کیونکہ ان دو قوافی میں حرف ردف کے ساتھ ردف زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیے درست نہیں رہے۔

کافی نمبر ۱۱۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈینہاں راتیں تنجھ صباحیں

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل آٹھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

قدری جنسی انہیر ازلوں رانجھن پھوک سناوم فضلوں

رکھ رکھ وحدت دی آئین

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	ازلوں	الف+ز=از	ل	و	ں
دوسرا مصرعہ	فضلوں	ف+ض=فض	۰	۰	۰

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف قید کا اختلاف ہے جسے یکساں ہونا چاہیے تھا اس لیے ان قوافی میں سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ۱۱۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈینہہ رات ڈکھاں وچ جالاں

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ

ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

ڈیون ڈوڑے سول سہیلیاں بد طینت مٹھڑیاں تے دل میلیاں
سخ بر سارے صحن حویلیاں سر ساڑاں جی جالاں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	سہیلیاں	ہ + ے = ہے	ل	ی	الف
دوسرا مصرعہ	میلیاں	م + ے = مے	•	•	•
تیسرا مصرعہ	حویلیاں	و + ے = وے	•	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف رکھتا ہے یعنی حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور اس قافیے کا درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۱۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: رت روندیں عمر نبھیساں

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں کے پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔

اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

کمل کھیڈ دے وقت وہاݨے   ہتھ پھلوں تول وہاݨے

بھن ہار حمیلاں ڳاہݨے   بھن چوڑا اگ اڑیاں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	وہاݨے	ہ+الف=ہا	ݨ	ے
دوسرا مصرعہ	وہاݨے	ہ+الف=ہا	•	•
تیسرا مصرعہ	ڳاہݨے	گ+الف+ہ(روف زائد)= ڳاہ	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روف کا اس طرح اختلاف رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ حرف ''ہ'' بطور روف زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ پہلے اور دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی یکساں یعنی ایک ہی لفظ پر مشتمل ہیں جس کے باعث ایطائے جلی کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۱۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: روہی لگڑی ہے سانوݨی

فرید کی یہ طویل کافی اڑتالیس (۴۸) مصرعوں پر مشتمل ہے جنہیں اشعار کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ہر جفت مصرعہ ہم قافیہ ہے۔ اس کافی میں صرف ایک قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ یہ قافیہ اس شعر میں استعمال ہوا ہے۔

اٹھی اٹھی نندروں روندڑی

ے ے سٹنے ڳاریاں

اس کافی میں استعمال ہونے والے چند اور قوافی۔

مہاراں، باراں، یاراں، دھاراں

مذکورہ قافیے کا ان قوافی کے آئینے میں جائزہ۔

قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
مہاراں	ہ+الف=ہا	ر	الف	ں
باراں	ب+الف=با	•	•	•
یاراں	ی+الف=یا	•	•	•
دھاراں	دھ+الف=دھا	•	•	•
گھاراں	گ+الف=گا	رہ (روی زائد)	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ زیر بحث قافیہ دیگر قوافی سے حرف روی کا اس طرح اختلاف رکھتا ہے کہ اس قافیے کے حرف روی کے ساتھ حرف "ھ" بطور روی زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۲۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سُتڑیں ہوت سدھانے

فرید نے اپنی اس طویل کافی کو مکمل کرنے کے لیے چھیالیس (۴۶) مصرعے کہے ہیں۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں لیکن دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کو رہنما قوافی کی حیثیت حاصل ہے۔ ان ابتدائی مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل گیارہ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ وہم ردیف ہیں۔ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی

کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ صرف چوتھے بند میں استعمال ہونے والے قوافی جائزے کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

آ آپے یاری لائیس   دل ویندیں نہ مکلائیس

سبھ رہ گئے حال پرانڑے   دل دی دل میں من دی من میں

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل روی اور حرف روی سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
اس بند کے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا	لائیس	ل+الف=لا	ی	س
اس بند کے دوسرے مصرعے کا قافیہ	مکلائیس	ل+الف=لا	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں مصرعوں میں حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے اور مابعد حرف یکساں ہیں جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۲۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سینہ مخش لویراں

یہ کافی بیس (۲۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو تین تین مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کا پہلا مصرعہ بظاہر آزاد ہے لیکن ہر بند کے پہلے مصرعے میں سوائے آخری بند کے پہلے مصرعے کے قافیے کا خوب صورت داخلی نظام موجود ہے۔ ہر بند کا دوسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا اور ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے

مصرے اور ہر بند کے دوسرے مصرے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی مصرعوں میں	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	لویراں	و+ی=وی	ر	الف	ں
پہلا بند، دوسرا مصرعہ	لیراں	ل+ی=لی	۔	۔	۔
دوسرا بند، دوسرا مصرعہ	پیڑاں	پ+ی=پی	ڑ	۔	۔
تیسرا بند، دوسرا مصرعہ	وہیراں	ہ+ی=ہی	ر	۔	۔
چوتھا بند، دوسرا مصرعہ	تیراں	ت+ی=تی	۔	۔	۔
پانچواں بند، دوسرا مصرعہ	دھیراں	دھ+ی=دھی	۔	۔	۔
چھٹا بند، دوسرا مصرعہ	ہیراں	ہ+ی=ہی	۔	۔	۔

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس کافی کے دوسرے بند کے دوسرے مصرے میں استعمال ہونے والا قافیہ ہم قافیہ مصرعوں میں استعمال ہونے والے دیگر قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ دیگر زیرِ جائزہ قوافی کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

کافی نمبر ۱۲۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: عشق اولڑی چال بھلایا روے

فرید نے اپنی اس کافی کو مکمل کرنے کے لیے بائیس (۲۲) مصرعے کہے ہیں۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے گو ہم قافیہ و ہم ردیف نہیں لیکن اس کافی میں بعد کے بندوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے لیے انہی ابتدائی مصرعوں میں رہنما قوافی موجود ہیں۔ ان ابتدائی مصرعوں کے بعد کافی کو مکمل کرنے کے لیے چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا

تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے۔
اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید	حرف نائرہ
دوسرا مصرعہ	منگدیاں	م+ن=من	گ	د	ی	الف	ں
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	سنگدیاں	س+ن=سن	•	•	•	•	•
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	جنگدیاں	ج+ن=جن	•	•	•	•	•
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	تنگدیاں	ت+ن=تن	•	•	•	•	•
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	ڈنگدیاں	ڈ+ن=ڈن	گ	•	•	•	•
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	سنگدیاں	س+ن=سن	گ	•	•	•	•

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ چوتھے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوانی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ چنانچہ یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

چشماں تیری ، رحزاں وری   اکھیاں ظالم دید لٹیری
ڈیون جندڑی گال بھلا یار وے   سرہوں بہادر ہن جگدیاں

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ؤیری	ؤ+ے=ؤے	ر	•

دوسرا مصرعہ	لٹیری	ٹ+ ے= ٹے	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ان میں حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف پایا جاتا ہے یعنی حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قافیہ درست نہیں رہا۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

نازک چالیں یار سجن دیاں   سوہنیاں بھلیں من موہن دیاں
کرن ولیس پامال بھلا یارو وے   ہر ہر آن گھڑیاں تنگدیاں

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	سجن	ج+ ن= جن
دوسرا مصرعہ	ہن	ہ+ ن= ہن

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ان میں حرف روی کا اختلاف پایا جاتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قوافی کا استعمال درست نہیں رہا۔

کافی نمبر ۱۲۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: عشق بھلایاں کل طاعاتاں

یہ کافی تینتیس (۳۳) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی ایک مصرعہ بعد کے بھی بندوں کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کے لیے رہنما قافیے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ابتدائی مصرعے کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی یعنی اولین مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے چوتھے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا کافی

کے اولین مصرعے اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کے آئینے میں جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
کافی اوّلیں مصرعہ	طاعاتاں	ع + الف = عا	ت	الف	ں
پہلا بند چوتھا مصرعہ	سوغاتاں	غ + الف = غا	"	"	"
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	صلواتاں	و + الف = وا	"	"	"
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	بربھاتاں	بھ + الف = بھا	"	"	"
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	رکھتاں	ک + ھ (حرف قید) = کھ	"	"	"
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	میقاتاں	ق + الف (حرف ردف) = قا	"	"	"
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	کلماتاں	م + الف = ما	"	"	"
ساتواں بند، چوتھا مصرعہ	درجاتاں	ج + الف = جا	"	"	"
آٹھواں بند، چوتھا مصرعہ	گھاتاں	گھ + الف = گھا	"	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ چوتھے بند کے چوتھے مصرعے کے قافیے میں ماقبل و مابعد قوافی کے برعکس حرف قید کا استعمال ہوا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۲۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: گزریا وقت گندھاوݨ دھڑیاں

اس کافی کو مکمل کرنے کے لیے فرید نے چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے ہیں۔ پہلا بند دیگر بندوں سے قدرے مختلف ہے۔ اس بند کا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہے

جب کہ دیگر سبھی بندوں کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

پیت پنّل دی رگ رگ گھیریم   یار اغیار کنوں منہ پھیریم
جھور جھرائے بجو بجو ویڑھیم   چھٹ گیا کل کم کار اساہاں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	گھیریم	گھ+ے=گھے	ر	ی	م
دوسرا مصرعہ	پھیریم	پھ+ے=پھے	٠	٠	٠
تیسرا مصرعہ	ویڑھیم	و+ے=وے	ڑھ	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اس لیے یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا ہے۔ اس کافی کا آخری یعنی چھٹا بند یہ ہے۔

یار فرید نہ آیم ویڑھے   ٹوکاں کردے کھیڑے بھیڑے
سوہنجے کیتے سخت نکھیڑے   قول تتی تھی دار اساہاں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ویڑھے	و+ے=وے	ڑھ	ے
دوسرا مصرعہ	بھیڑے	بھ+ے=بھے	ڑ	٠
تیسرا مصرعہ	نکھیڑے	کھ+ے=کھے	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونیوالے قافیے کا مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا۔

دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا دیگر قوافی کے اسی حرف کی حرکت سے اختلاف ہے یعنی اس قافیے میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا۔

کافی نمبر ۱۲۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: گوڑھیاں اکھیاں سدا متوالیاں

یہ کافی سترہ (۱۷) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور کافی کے ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	متوالیاں	و+الف=وا	ل	ی	الف
دوسرا مصرعہ	اہالیاں	ہ+الف،و(ردف زائد)=ہاہ	۔	۔	۔
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	کالیاں	ک+الف=کا	۔	۔	۔
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	چالیاں	چ+الف=چا	۔	۔	۔
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	والیاں	و+الف=وا	۔	۔	۔

چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	آلیاں	~+الف=آ	٭	٭	٭
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	نکالیاں	ک+الف=کا	٭	٭	٭

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں ماقبل و مابعد قوانی کے برعکس حرف روف کے ساتھ حرف ''ۃ'' بطور روف زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس قافیے کا دیگر قوانی سے روف کے اختلاف کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا۔

کافی نمبر ۱۲۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: کون کرم نروار تیغ برہوں دی کٹھیاں کٹھیاں

یہ کافی تیرہ (۱۳) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ کافی کا ابتدائی مصرعہ دیگر مصرعوں سے طویل ہے اور کافی کے ہر طاق مصرعے کے لیے رہنما قافیہ مہیا کرتا ہے۔ اس ابتدائی مصرعے کے بعد کے مصرعوں کو غزل کی طرح تحریر کیا گیا ہے اور غزل ہی کے اشعار کی طرح قوانی کا نظام ترتیب دیا گیا ہے۔ آخری دو مصرعوں یعنی چودھویں اور پندرھویں مصرعوں کو مقطع کی طرح درج کیا گیا ہے۔ اس کافی کے ہر طاق مصرعے میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	روی زائد	حرف وصل	حرف خروج
مصرعہ نمبر ایک	کٹھیاں	ک+ٹھ=کٹھ	ی	الف	ں
مصرعہ نمبر تین	لٹیاں	ل+ٹ=لٹ	٭	٭	٭
مصرعہ نمبر پانچ	چھٹیاں	چھ+ٹ=چھٹ	٭	٭	٭
مصرعہ نمبر سات	ہٹیاں	ہ+ٹ=ہٹ	٭	٭	٭
مصرعہ نمبر نو	اٹھیاں	الف+ٹھ=اُٹھ	٭	٭	٭

مصرعہ نمبر گیارہ	گھٹیاں	گھ+ٹ=گھٹ	•	•	•
مصرعہ نمبر تیرہ	مٹھیاں	م+ٹھ=مٹھ	•	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے پہلے، نویں اور تیرہویں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں ''ٹھ'' کو بطور حرف روی استعمال کیا گیا ہے جب کہ دیگر بھی قوافی میں حرف ''ٹ'' حرف روی کے طور پر منظر عام پر آیا ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور حرف روی کا اختلاف رکھنے والے الفاظ کا ہم قافیہ الفاظ کے طور پر استعمال درست نہیں ہے۔

کافی نمبر ١٢٩

اس کافی کا پہلا مصرعہ: گھاٹے عشق دے گھاٹے جاتے میں

یہ کافی چھبیس (٢٦) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

کھوتا بیٹھ انوکھا ویری ہے — منہ دھوڑ مٹی سر کیری ہے
ڈکھاں سولاں وڈی گھیری ہے — پلے سول کچیڑے پاتے میں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ویری	و+ے=وے	ر	ی
دوسرا مصرعہ	کیری	ک+ے=کے	•	•

تیسرا مصرعہ	گھیری	گھ+ے=گھے	۰	۰

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوانی کے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف رکھتا ہے یعنی ان قوانی میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے پہلے مصرعے کا قافیہ درست نہیں رہا۔

کافی نمبر ۱۳۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: آ مل ماہی میں ماندی ہاں

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں کے پانچ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

عشق اویڑے دشمن ویڑھے سس نناناں کرم بکھیڑے
امڑی جُو جُو لاوم جھیڑے بابل دیر نہ بھاندی ہاں

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ویڑھے	و+ے=وے	ڑھ	ے
دوسرا مصرعہ	بکھیڑے	کھ+ے=کھے	ڑ	۰
تیسرا مصرعہ	جھیڑے	جھ+ے=جھے	۰	۰

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے

قافیے میں دیگر قوانی کے برعکس حرف روی حرف ''ڈھ'' کو استعمال میں لایا گیا ہے۔حرف روی کے اس اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور قافیہ درست نہیں رہا۔

اس کافی کے آخری بند کے چوتھے مصرعے میں ردیف کے ذیل میں عیب پیدا ہو گیا ہے۔ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں لفظ ہاں کو ردیف بنایا گیا ہے۔ آخری بند کا چوتھا مصرعہ یہ ہے۔

ڈیسم ہانبہ سراندیاں

اس مصرعے میں سراندی قافیہ اور ''اں'' کو ردیف بنایا گیا ہے۔ ردیف کے ذیل میں یہ تصرف معیوب ہے۔

کافی نمبر ۱۳۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں

فرید کی یہ مشہور زمانہ کافی پچاس (۵۰) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ یہ کافی ایک غزل مسلسل کی شکل میں ترتیب دی گئی ہے البتہ اس میں مطلع موجود نہیں ہے۔ اس کافی کا ہر جفت مصرعہ ماقبل و مابعد جفت مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی میں استعمال ہونے والے چند قوانی کے آئینے میں دو ایسے قوانی کا جائزہ جو بطور قافیہ درست استعمال نہیں ہوئے۔ کافی میں استعمال ہونے والے چند قوانی۔ ایمان، جان، عرفان، پان وغیرہ۔

زیر غور قوانی:۔ تران، سنجان۔

قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
ایمان	م+الف=ما	ن
جان	ج+الف=جا	"
عرفان	ف+الف=فا	"

پان	پ+الف=پا	۔
ترانڑ(مصرعہ ۱۸)	ر+الف=را	ڑ
سنجانڑ(مصرعہ ۲۸)	ج+الف=جا	۔

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ان دو قوافی کا دیگر قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے جس کی وجہ سے اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اس لیے یہ قوافی درست نہیں۔

کافی نمبر ۱۳۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: میڈا یار گیا پردیس ڈوں وے میاں

فرید نے اس کافی کو سولہ (۱۶) مصرعوں سے مکمل کیا ہے جنہیں غزل کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ ہر جفت مصرعہ ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے قافیے کی خاص بات یہ بھی ہے کہ ہر جفت مصرعے کے قافیے کو دوبار استعمال کیا گیا ہے اور درمیان میں صرف لفظ ''ڑی'' کو ایزاد کر دیا گیا ہے۔

اس کافی کے قوافی میں دراصل کوئی غلطی نہیں۔ جو اغلاط منظر عام پر آرہی ہیں وہ صرف مرتبین کی عدم توجہی کے باعث اس کافی میں پیدا کر دی گئی ہیں۔ مثلاً جو دیوان فرید زیر نظر کام میں استعمال میں لا رہا ہوں وہ جاوید چانڈیو کا مرتب کردہ ہے۔ اس کافی میں جو آٹھ قافیے سامنے آتے ہیں، انہیں اس طرح لکھا گیا ہے۔ پانواں، لانواں، تھاواں، ولاواں، سہاواں، آواں، بھانواں اور کھاواں۔ اگر ان قوافی کو پانواں، لانواں، تھانواں، ولانواں، سہانواں، بھانواں اور کھانواں یا پھر پاواں، لاواں، تھاواں، ولاواں، سہاواں، بھاواں اور کھاواں لکھا جائے تو ان میں کوئی غلطی باقی نہیں رہتی جب کہ موجودہ صورت میں ہر وہ قافیہ جس میں واؤ سے پہلے نون غنہ ایزاد کر دیا گیا وہ ہر اُس قافیہ کا ہم قافیہ نہیں ہو سکتا جس میں واؤ سے پہلے نون غنہ ایزاد نہیں۔

کافی نمبر ۱۳۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ینہہ لایم کارن سکھ دے میاں

فرید نے اپنی اس کافی کو انتیس (۲۹) مصرعوں سے مکمل کیا ہے۔ ابتدائی دو مصرے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل نو بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

کہیں خبر ڈساں میں ڈھالا دی   دل سنجڑی منجڑی منڈھ لاوی

تھولی ڳالہوں ویندی ڈکھ دے میاں

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی + حرف روی	حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	لا	ل+الف	لا
دوسرا مصرعہ	لا	ل+الف	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں مصرعوں میں ایک ہی لفظ ''لا'' کو قافیے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جس سے ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۱۳۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ویسوں سنجھ صباحیں

یہ کافی سولہ (۱۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ مصرعوں کے طول و اختصار سے قطع نظر انہیں غزل کے انداز میں ترتیب دیا گیا ہے جس میں مطلع اور مقطع موجود ہے۔ اس کافی میں

مندرجہ ذیل قوافی استعمال ہوئے ہیں۔

صباحیں، جائیں، خلقائیں، بنائیں، سنائیں، اٹھائیں، پچائیں، ملائیں، بلائیں۔

چند دیگر قوافی کی روشنی میں پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل تاسیس وتاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی	روی زائد
	جائیں	ج + الف = جا	ء	ی	ں
	خلقائیں	ق + الف = قا	ء	ء	ء
پہلے مصرعے کا قافیہ	صباحیں	ب + الف = با	ح	ء	ء

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی کے حرف دخیل سے اختلاف رکھتا ہے۔ قافیے میں گو حرف دخیل کی تکرار کو اہل فن لازمی قرار نہیں دیتے لیکن جب دیگر سبھی قوافی میں یہ تکرار موجود ہو تو اس صورت میں صرف ایک قافیے میں اس سے گریز قافیے کے حسن کو متاثر کرتا ہے۔

کافی نمبر ۱۳۹

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ہرجاذات ڄنل ہے

یہ کافی چودہ (۱۴) مصرعوں پر مشتمل ہے جنہیں اشعار کی شکل میں تحریر کیا گیا ہے۔ ہر جفت مصرعہ ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے جفت مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حاصل ہونے والا لفظ
دوسرا مصرعہ	سڄاݨ	ڄ + الف = ڄا	ݨ
چوتھا مصرعہ	ڄاݨ	ڄ + الف = ڄا	ء

چھٹا مصرعہ	فان	ف+الف=فا	ن
آٹھواں مصرعہ	شان	ش+الف=شا	•
دسواں مصرعہ	ایمان	م+الف=ما	•
بارھواں مصرعہ	آن	ٓ+الف=آ	•
چودھواں مصرعہ	عرفان	ف+الف=فا	•

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے اور چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا مابعد قوانی کے حرف روی مقید سے اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قوانی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ۱۴۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ہکو راز ڈٹھم ہر گال کنوں

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

کتھے دلبر تھی من موہندا ہے   کتھے عاشق ہو کر روندا ہے
کتھے رہتوں فارغ ہوندا ہے   غم ناز دی قید وہاں کنوں

اس کافی کے اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور روف کو ملانے سے متصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف روج
پہلا مصرعہ	موہندا	مـ+و=مو	ں (روی زائد)	د	الف

دوسرا مصرعہ	روندا	ر+ و،ں (روف زائد) = روں	و	الف	x
تیسرا مصرعہ	ہوندا	ہ+ و،ں (روف زائد) = ہوں	،	،	x

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے کئی طرح کے اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی اور یہ قافیہ مابعد الفاظ کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

کافی نمبر ۱۴۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ہن دل بدلا ئیم سر سائیں

یہ کافی بیس (۲۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

یار نہ آوے اکھیاں رو رو ہنیاں تھکیاں

ڈیہنہ راتیں دی بُھر بُھر سائیں

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل روی و روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید
پہلا مصرعہ	اکھیاں	الف + کھ = اکھ	ی	الف	ں
دوسرا مصرعہ	تھکیاں	تھ + ک = تھک	،	،	،

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے دونوں قوافی میں حرف روی کا اختلاف پایا جاتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اس لیے قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ۱۴۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ہن کیتم برہوں تنگ سائیں

یہ کافی بیس (۲۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو تین تین مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

عشق مریلے لٹیاں ہٹیاں مٹھیاں کٹھیاں

تن من چور چورنگ سائیں

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی و حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید
پہلا مصرعہ	لٹیاں	ل+ٹ=لٹ	ی	الف	ں
دوسرا مصرعہ	کٹھیاں	ک+ٹھ=کٹھ	"	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف روی کا اختلاف پایا جاتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

درد اندوہ پرائے جھردی جھور جھرائے

یار ملم دل سنگ سائیں

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف و ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پرائے	ر+الف=را	ئ	ے

دوسرا مصرعہ	جھرانے	ر+الف=را	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی کے حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۱۴۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: تم بے شک اصل جہان کے ہو

سرائیکی، ہندی، اُردو، فارسی اور عربی الفاظ کے استعمال سے وجود میں آنے والی فرید کی یہ کافی انتیس (۲۹) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی مصرعہ بعد کے بندوں کے ہر چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کے لیے رہنما قافیہ مہیا کرتا ہے۔ ابتدائی مصرعے کے بعد سات بند کہے گئے ہیں جو چار چار مصرعوں پر مشتمل ہیں۔ پہلے تین مصرعے قافیہ و ردیف کی قید سے آزاد ہیں البتہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ ایک آدھ بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہو گئے ہیں۔ اس کافی کے ابتدائی مصرعے اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل روف و روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
ابتدائی مصرعہ	جہان	ہ+الف=ہا	ن
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	انسان	س+الف=سا	۰
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	کہاں	ہ+الف=ہا	ں
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	سامان	م+الف=ما	ن
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	نہاں	ہ+الف=ہا	ں
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	گمان	م+الف=ما	ن

چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	مکان	ک + الف = کا	٭
ساتواں بند، چوتھا مصرعہ	زندان	د + الف = دا	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کچھ مصرعوں میں حرف روی ''ں'' استعمال ہوا ہے اور کچھ مصرعوں میں ''ن'' کو حرف روی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور حرف روی کا اختلاف رکھنے والے الفاظ کو ہم قافیہ الفاظ کے طور پر استعمال درست نہیں۔

کافی نمبر ۱۵۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: کیں پایا بجھ فقیراں

یہ کافی اٹھارہ (۱۸) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں ہیں لیکن دونوں مصرعے بعد میں اپنے ہم قافیہ مصرعوں کے لیے رہنما قافیہ مہیا کرتے ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چار بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں، تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے۔ اس کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے پہلے مصرعے اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	فقیراں	ق + ی = قی	ر	الف	ں
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	پیراں	پ + ی = پی	٭	٭	٭
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	لویراں	و + ی = وی	٭	٭	٭

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج	
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	پڑاں	پ+ی=پی	ڑ	۔	۔
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	ہیراں	ہ+ی=ہی	ر	۔	۔

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۵۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: نینہہ نبھایا سخت برا ہے

فرید نے اپنی اس کافی کو تیئیس (۲۳) مصرعوں سے مکمل کیا ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف نہیں ہیں۔ ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ بعد کے بندوں میں ہر تیسرے مصرعے کے لیے قافیے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

ڈکھڑے ڈکھڑے آیم پکھڑے   تاڑے ڈھڑے تو بے سکڑے

دلڑی   وردیں   ماری   بھلو

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	پکھڑے	پ+کھ=پکھ	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	سکڑے	س+ک=سک	۔	۔

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی حرف روی کا اختلاف رکھتے ہیں جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے چنانچہ ان قوافی کا درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۵۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ہر دل جو دلدار یار منجھو

یہ کافی اٹھارہ (۱۸) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ مصرعوں کے طول و اختصار سے قطع نظر انہیں غزل کے انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کافی کے پہلے دو مصرے یہ ہیں۔

ہر دل جو دلدار یار منجھو

سوہنیاں جو سردار یار منجھو

ان مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل روف و حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	دلدار	د+ الف = دا	ر
دوسرا مصرعہ	سردار	د+ الف = دا	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۱۵۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: پریں اج نہ گیو سے کل ہی سہی

یہ کافی بیس (۲۰) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں۔

ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے لیکن ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کے قافیے میں عیب موجود ہے۔ اس کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
دوسرا مصرعہ	نکانہ	ک+الف=کا	ن	•
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	بہانہ	ہ+الف=ہا	ن	•
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	روانہ	و+الف=وا	•	•
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	پروانہ	و+الف=وا	•	•
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	ترانہ	ر+الف=را	•	•
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	یگانہ	گ+الف=گا	•	•
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	زمانہ	م+الف=ما	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۵۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: آپہنتم جیندیں مکے

یہ کافی اڑتیس (۳۸) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل نو بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین

مصرے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ان مصرعوں کے ہم قافیہ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل روی و روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پکے	پ+ک = پک	ے
دوسرا مصرعہ	بکے	ب+ک = بک	•
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	سکے	س+ک = سک	•
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	تھکے	تھ+ک = تھک	•
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	پکھے	پ+کھ = پکھ	•
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	پھکے	پھ+ک = پھک	•
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	رکھے	ر+کھ = رکھ	•
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	چھکے	چھ+ک = چھک	•
ساتواں بند، چوتھا مصرعہ	پکے	پ+ک = پک	•
آٹھواں بند، چوتھا مصرعہ	چکھے	چ+کھ = چکھ	•
نواں بند، چوتھا مصرعہ	پکے	پ+ک = پک	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کچھ قوافی میں حرف ''کھ'' کو حرف روی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جب کہ دیگر قوافی میں حرف ''ک'' حرف روی کے طور پر استعمال ہوا ہے۔حرف روی کے اختلاف رکھنے والے قوافی کا ہم قافیہ الفاظ کے طور پر استعمال درست نہیں کیونکہ ان قوافی میں اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

واہ دیس عرب دیاں چالیں   خوش طرحیں خوش خصالیں
گیاں ور وطن دیا کالیں   کیا خویش قبیلے سکے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف وروف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	چالیں	چ + الف = چا	ل	ی	ں
دوسرا مصرعہ	خصالیں	ص + الف = صا	〃	〃	
تیسرا مصرعہ	گالہیں	گ + الف = گا	ل، ہ (روی زائد)	〃	〃

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے کیونکہ اس کے روی کے ساتھ حرف "ہ" بطور روی زائد اضافہ ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست نہیں رہا۔ اس کافی کا آٹھواں بند یہ ہے۔

توڑے تگدے دھکے   اکھ ول ول یار ڈوں تکے
تن آگ محبت بکھے   دل درددں لذت چکھے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل روی وروی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل
پہلا مصرعہ	دھکے	دھ + ک = دھک	ے
دوسرا مصرعہ	تکے	ت + ک = تک	〃
تیسرا مصرعہ	بکھے	ب + کھ = بکھ	〃

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا ماقبل قوافی کے حرف روی کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۵۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: آپے بار محبت چایم ڑی

یہ کافی سترہ (۱۷) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ کافی کے دو ابتدائی مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ باقی مصرعوں کو تین تین مصرعوں پر مشتمل پانچ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے دو مصرے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا آخری یعنی پانچواں بند یہ ہے۔

ہک وار فرید نوں یار ملے   سروں چند ہجر دا بار ٹلے
جیندے کارن عمر گنوایم ڑی

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی وروی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ملے	م+ل=مل	ے
دوسرا مصرعہ	ٹلے	ٹ+ل=ٹل	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف ماقبل حرف روی کی حرکت کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا حرف ماقبل حرف روی مکسور ہے جب کہ دوسرے مصرعے کے قافیے کا حرف ماقبل حرف روی بالفتح ہے یعنی ان قوافی میں توجیہہ کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ١٦٠

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج پھلوں سیج سڑیندی ہے

یہ کافی چھبیس (٢٦) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔

اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

آئے وقت وداع سجن دے   سوہنے سانول من موہن دے
تنجرے چنے بیت حزن دے   وڈڑی جھوک ڈکھیں دی ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی مقید + روی مقید	حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	سجن	ج + ن	جن
	موہن	ہ + ن	ہن
	حزن	ز + ن	زن

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

وٹن پیاساں چایاں ننکیاں   خوشیاں ڈسکیاں موجھاں مسکیاں
سانوں ڈوڑیاں ڈوڑیاں خشکیاں   قسمت رخ بدلیندی ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید وقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف زائد	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	خنکیاں	خ + ن = خن	ک	ی	الف	ں
دوسرا مصرعہ	مسکیاں	م + س = مس	.	.	.	.
تیسرا مصرعہ	خشکیاں	خ + ش = خش	.	.	.	.

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تینوں قوافی میں حرف قید کا اختلاف ہے جس کی یکسانیت قافیے کی شرط ہے۔ قید اور حرف ماقبل قید کو ملانے سے حاصل ہونے والے الفاظ قافیے کے تقاضے کو پورا نہیں کرتے۔ حرف قید کے اس اختلاف کے باعث زیر جائزہ الفاظ میں ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں۔

کافی نمبر ۱۶۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج ڈوڑی سک دیدار دی ہے

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ وہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔

اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے یہ ہیں۔

اج ڈوڑی سک دیدار دی ہے
متاں آئی گری ولدار دی ہے

ان مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	دیدار	د+الف=دا	ر
دوسرا مصرعہ	دلدار	د+الف=دا	ر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف ماقبل حرف ردف اور دیگر حرف کی یکسانیات پائی جاتی ہے۔حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے بھی ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے۔جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر۱۶۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج رنگ رخ تے ولیا ہے

فرید نے اس کافی کو مکمل کرنے کے لیے چھبیس (۲۶) مصرعے کہے ہیں۔کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ وہم ردیف ہیں۔ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

ماہی کیتے جھوکیں ڈیرے   تھئے ہن میرے بھاگ بھلیرے
ہتھ گانے سر سوہندے سہرے   باغ خوشی دا پھلیا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ڈیرے	ڈ+ے=ڈے	ر	ے

دوسرا مصرعہ	بھلیرے	ل+ے=لے	٠	٠
تیسرا مصرعہ	سہرے	س+ہ=سہہ	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف قید کا اختلاف رکھتا ہے جس کی وجہ سے سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۶۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج قال فراق ڈیسیندی ہے

یہ کافی بیالیس (۴۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ وہم ردیف ہیں۔ باقی ماندہ مصرعوں کو چار چار مصرعوں کے دس بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

سینڈھاں کجو یاں میندیاں پھکویاں کھلے اجڑے سرخیاں بکھڑیاں
یاساں ملیاں آساں نکھڑیاں لوں لوں ویٹرھ ولیندی ہے

اس بند سے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید وحرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید
پہلا مصرعہ	پھکویاں	پھ+ک=پھک	ڑ	ی	الف	ں
دوسرا مصرعہ	بکھڑیاں	ب+کھ=بکھ	٠	٠	٠	٠
	نکھڑیاں	ن+کھ=نکھ	٠	٠	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ

مابعد قوافی سے حرف قید کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا آٹھواں بند یہ ہے۔

سون شگون سبھے تھئے پٹھوے   وصل وصال دے سانگے ترٹوے
نین نہ بھائے رو رو ہٹوے   دلڑی کیس کریندی ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پٹھوے	پ+ٹھ = پٹھ	ڑ	ے
	ترٹوے	ر+ٹ = رٹ	"	"
	ہٹوے	ہ+ٹ = ہٹ	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف قید کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۶۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج کل اکھ پھڑکاندی ہے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

رانجھن جوگی آیم ویڑھے   سڑدے مردے کھیڑے بھیڑے

ہُنڑ وت سانوں کون نکھیڑے　　　　پل پل بانہہ سراندی ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ویڑھے	و+ے=وے	ڑھ	ے
دوسرا مصرعہ	بھیڑے	بھ+ے=بھے	ڑ	″
تیسرا مصرعہ	نکھیڑے	کھ+ے=کھے	″	″

قوافی کا یہ جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف رکھتا ہے یعنی اس قافیے میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔

کافی نمبر ۱۶۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج ماگھ مہینے دی ناویں ہے

یہ کافی چونتیس (۳۴) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ باقی مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ زیر نظر دیوان میں اس کافی کے بعض بندوں کے چوتھے مصرعے کے قافیے کی کتابت میں غلطی سے قافیے کی غلطی پیدا کر دی گئی ہے جسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس کافی میں دو بندوں میں استعمال ہونے والے قوافی قابل غور ہیں۔

اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

کھیڑے بھیڑے رکھن بکھیڑے   سس نناناں لانوم جھیڑے
چاک گئیں دا آ وڑ ویڑھے   تتڑی نوں نہ تانویں دے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	بکھیڑے	کھ+ے=کھے	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	جھیڑے	جھ+ے=جھے	〃	〃
تیسرا مصرعہ	ویڑھے	و+ے=وے	ڑھ	〃

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا آٹھواں بند یہ ہے۔

مینہ فرید فقر دی موڑی   باجھ برہوں دے کل گل کوڑی
مردے جیندیں نبھیں پوری   دل نوں داغ نہ لانویں دے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	موڑی	م+و=مو	ڑ	ی
دوسرا مصرعہ	کوڑی	ک+و=کو	〃	〃
تیسرا مصرعہ	پوری	پ+و=پو	ر	〃

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ١٦٦

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج مانگھ مہینے دی یارہی وے

اس کافی کو مکمل کرنے کے لیے فرید نے چھیالیس (۴۶) مصرعے کہے ہیں۔ ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں لیکن ان مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف روی کا اختلاف موجود ہے۔ کافی کے باقی ماندہ مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل گیارہ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ اور ہم ردیف کہا گیا ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے یہ ہیں۔

اج مانگھ مہینے دی یارہی وے
کیوں بیٹھیں یار وساری وے

ان مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا کافی میں استعمال ہونے والے چند قوافی کے آئینے میں جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
کافی کا پہلا مصرعہ	یارہی	ی + الف = یا	ر،ہ (روی زائد)	ی
کافی کا دوسرا مصرعہ	وساری	س + الف = سا	ر	٭
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	ازاری	ز + الف = زا	٭	٭
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	باری	ب + الف = با	٭	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے کیونکہ اس قافیے میں حرف روی کے ساتھ ''ہ'' بطور روی زائد اضافہ ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی

صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا نواں بند یہ ہے۔

بانہہ چوڑیلی سک سک ہٹڑی گل نہ لاوے ڈیندا پٹھڑی
پیت کللوی ریت اپٹھڑی ڈٹھڑی یار دی یاری وے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ہٹڑی	و+ٹ = ہٹ	ڑ	ی
دوسرا مصرعہ	پٹھڑی	پ+ٹھ = پٹھ	،	،
تیسرا مصرعہ	اپٹھڑی	پ+ٹھ = پٹھ	،	،

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا دیگر قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۶۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: آ چنڑوں رل یار

فرید نے اپنی اس مشہور زمانہ کافی کو چھیالیس (۴۶) مصرعوں سے مکمل کیا ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں لیکن یہ دونوں مصرعے بعد میں استعمال ہونے والے قوافی کے لیے قافیے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ ان ابتدائی مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل گیارہ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے پہلے مصرعے اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے اور ہر بند کے چوتھے مصرعے

میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید
دوسرا مصرعہ	پکیاں	پ+ک = پک	ی	الف	ں
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	رتیاں	ر+ت = رت	،	،	،
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	چکھیاں	چ+کھ = چکھ	،	،	،
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	پچھیاں	پ+چھ = پچھ	،	،	،
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	پھکیاں	پھ+ک = پھک	،	،	،
پانچواں بند چوتھا مصرعہ	تتیاں	ت+ت = تت	،	،	،
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	پھٹیاں	پھ+ٹ = پھٹ	،	،	،
ساتواں بند، چوتھا مصرعہ	تکیاں	ت+ک = تک	،	،	،
آٹھواں بند، چوتھا مصرعہ	تھکیاں	تھ+ک = تھک	،	،	،
نواں بند، چوتھا مصرعہ	رسیاں	ر+س = رس	،	،	،
دسواں بند، چوتھا مصرعہ	سکیاں	س+ک = سک	،	،	،
گیارھواں بند، چوتھا مصرعہ	پکیاں	پ+ک = پک	،	،	،

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے، چوتھے، ساتویں، آٹھویں، دسویں اور گیارھوں بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی یکساں حرف روی کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں جب کہ دیگر قوافی ان قوافی سے حرف روی کے اختلاف کے باعث اکفا کی صورت سے دوچار ہیں۔ بعض شعراء ایسے حرف کو روی کے طور پر قوافی میں استعمال کرتے ہیں جس میں روی بننے کی صلاحیت موجود نہیں ہوتی لیکن اہل فن اس عمل کو بہرحال عیب کے ذیل میں شمار کرتے ہیں کیونکہ زائد حروف کو ہٹانے سے روی کی موافقت باقی نہیں رہتی۔

اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

پیلوں ڈیلھیاں دیاں گلزاراں   کہیں گل توریاں کہیں سر کھاریاں
گئی لا بیٹھیاں بار   بھر بھر چھیاں نی وے

اس کافی کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	گلزاراں	ز+الف=زا	ر	الف	ں
دوسرا مصرعہ	کھاریاں	کھ+الف=کھا	روی (حرف روی زائد)	٭	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی حرف روی کا اس لحاظ سے اختلاف رکھتے ہیں کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کے ساتھ "ی" بطور روی زائد اضافہ ہو گئی ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۶۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اج ویڑھا پیا بھاندا ہے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ باقی مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ ابتدائی مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

کوئل کوکے مور چنگھاڑے   اُٹھن پپیہے کرن پکارے
ہر ہر وحشی کر للکارے   گیت خوشی دا گاندا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	چنگھاڑے	گھ+الف=گھا	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	ہلارے	ل+الف=لا	ر	•
تیسرا مصرعہ	للکارے	ک+الف=کا	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا آخری یعنی پانچواں بند یہ ہے۔

چھٹے کردے چنگ کیلی وٹھے آن سنبھالیم پیلی
سینڈھ فرید رکھاں کیوں میلی ناز نواز سجاندا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	کیلی	و+ے=ہے	ل	ی
دوسرا مصرعہ	پیلی	پ+ے=پے	•	•
تیسرا مصرعہ	مَیلی	مَ+ے=مَے	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف رکھتا ہے یعنی اس میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر۱۶۹

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اجھو مارو سیلیو

فرید نے اپنی اس مختصر کافی کو صرف بارہ (۱۲) مصرعوں سے مکمل کیا ہے جنہیں غزل کے اشعار کی طرح ترتیب دیا گیا ہے البتہ مطلع موجود نہیں۔ اس کافی کا ہر جفت مصرعہ ہم قافیہ ہے۔ اس کافی میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف، حرف ردف اور حرف ردف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ماندی	م+الف+ں = ماں	د	ی
چوتھا مصرعہ	سڑاں دی	ر+الف+ں = راں	٠	٠
چھٹا مصرعہ	باندی	ب+الف+ں = باں	٠	٠
آٹھواں مصرعہ	واندی	و+الف+ں = واں	٠	٠
دسواں مصرعہ	کاندھی	ک+الف+ں = کاں	دھ	٠
بارہواں مصرعہ	پاندھی	پ+الف+ں = پاں	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس کافی کے دسویں اور بارہویں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر۱۷۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اللہ میلے ول سنگ یارا

یہ کافی بیس (۲۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں لیکن یہی مصرعے بعد میں اپنے ہم قافیہ مصرعوں کے لیے قافیے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ہر بند کا دوسرا مصرعہ ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے اور ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور روی مقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
دوسرا مصرعہ	دلبر	ب+ر=بر
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	نظر	ظ+ر=ظر
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	قہر	ہ+ر=ہر
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	اڑ	الف+ر=اڑ
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	سر	س+ر=سر
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	ہنر	ن+ر=نر
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	دلہر	ہ+ر=ہر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے، جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۷۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اتھ درد منداں دے دیرے

فرید نے اس کافی کو مکمل کرنے کے لیے پچاس (۵۰) مصرعے کہے ہیں۔کافی

کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل بارہ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	دیرے	د+ے=دے	ر	ے
دوسرا مصرعہ	ڈھیرے	ڈھ+ے=ڈھے	۔	۔
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	پھیرے	پھ+ے=پھے	۔	۔
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	بیرے	س+ے=سے	۔	۔
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	نکھیڑے	کھ+ے=کھے	ڑ	۔
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	نیڑے	ن+ے=نے	۔	۔
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	وڑھے	و+ے=وے	ڑھ	۔
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	سہرے	س+ہ=سہ	ر	ے
ساتواں بند، چوتھا مصرعہ	سکھیرے	کھ+ے=کھے	۔	۔
آٹھواں بند، چوتھا مصرعہ	اگیرے	گ+ے=گے	۔	۔
نواں بند، چوتھا مصرعہ	اویڑے	و+ے=وے	ڑ	۔
دسواں بند، چوتھا مصرعہ	جھیڑے	جھ+ے=جھے	۔	۔
گیارھواں بند، چوتھا مصرعہ	چھیڑے	چھ+ے=چھے	۔	۔
بارھواں بند، چوتھا مصرعہ	وہیرے	و+ے=ہے	ر	۔

قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دونوں مصرعوں، پہلے، دوسرے، چھٹے، ساتویں، آٹھویں اور بارھویں بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے

والے قافیے کا حرف روی ''ڑ'' ہے جب کہ باقی ماندہ قوافی میں کہیں حرف ''ڑ'' اور کہیں ''ڑھ'' کا استعمال ہوا ہے۔ حرف روی کا اختلاف رکھنے والے الفاظ ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے کیونکہ اس اختلاف کے باعث ان میں اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

اس کافی کا آخری بند یہ ہے۔

سو گرے کنڈڑے کاٹھیاں   لکھ ڈونگر اوکھیاں گھاٹیاں

سبھ ڈنگرے وڈے چاٹیاں   جتھ تھیوم فرید وہیرے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

حرف حرید	حرف خروج	حرف وصل	حرف روی	حرف ماقبل حرف ردف وحرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	قافیہ	
ں	الف	ی	ٹھ	ک+الف=کا	کاٹھیاں	پہلا مصرعہ
۰	۰	۰	ٹ	گھ+الف=گھا	گھاٹیاں	دوسرا مصرعہ
۰	۰	۰	۰	چ+الف=چا	چاٹیاں	تیسرا مصرعہ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۱۷۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: اے عشق نہیں سر رو ہے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔

اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

پیاں کھوج پنل دیاں خبراں　　گیاں روگ اندر دیاں ڈمراں
جڈاں عاشقاں بدھیاں کمراں　　تھی دلی ڈھائی کوہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	خبراں	خ+ب=خب	ر	الف	ں
دوسرا مصرعہ	ڈمراں	ڈ+م=ڈم	•	•	•
تیسرا مصرعہ	کمراں	ک+م=کم	•	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف قید کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر ۱۷۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ایہے ناز ادا سا توڑے دے

یہ کافی اڑتیس (۳۸) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں لیکن ان میں قافیے کا عیب موجود ہے۔ بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل نو بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے اوّلین دس مصرعے یعنی کافی کے ابتدائی دو مصرعے اور پہلے اور دوسرے بند کے بھی مصرعے مسلسل ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے

چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کے علاوہ پہلے دو بندوں میں مسلسل استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	سانولڑے	و+ل=ول	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	اولڑے	و+ل=ول	٠	٠
پہلا بند، پہلا مصرعہ	سولڑے	و+ل=ول	٠	٠
پہلا بند، دوسرا مصرعہ	کللوے	ل+ل=لل	٠	٠
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	پنلوے	ن+ل=نل	٠	٠
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	تھلوے	تھ+ل=تھل	٠	٠
دوسرا بند، پہلا مصرعہ	رلڑے	ر+ل=رل	٠	٠
دوسرا بند، دوسرا مصرعہ	سکھلوے	کھ+ل=کھل	٠	٠
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	جبلوے	ب+ل=بل	٠	٠
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	جلوے	جا+ل=جل	٠	٠
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	بھلوے	بھ+ل=بھل	٠	٠
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	راولڑے	و+ل=ول	٠	٠
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	ملوے	م+ل=مل	٠	٠
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	ولڑے	و+ل=ول	٠	٠
ساتواں بند، چوتھا مصرعہ	کلہڑے	ک+ہ(روی زائد)=کلہ	٠	٠
آٹھواں بند، چوتھا مصرعہ	اجلوے	ج+ل=جل	٠	٠
نواں بند، چوتھا مصرعہ	زملوے	م+ل=مل	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں حرف ماقبل

حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ کافی کے ساتویں بند کے چوتھے مصرعے میں حرف روی کے ساتھ روی زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث اس قافیے کا ماقبل و مابعد قوافی سے اختلاف روی پیدا ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

لگا نینہہ نیارڑی پیڑ اساں ‏ ‏ ‏ دل جھوے برچھے تیر اساں

سو نشتر لکھ لکھ سیڑھ اساں ‏ ‏ ‏ نہہ وقت چکے ور ملوے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	پیڑ	پ+ی=پی	ڑ
دوسرا مصرعہ	تیر	ت+ی=تی	ر
تیسرا مصرعہ	سیڑھ	س+ی=سی	ڑھ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تینوں قوافی حرف روی کا اختلاف رکھتے ہیں جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے چنانچہ یہ الفاظ ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت سے عاری ہیں۔

کافی نمبر ۱۷۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: بٹھ مکھیا نڑہ راج پیانڑہ

یہ کافی اٹھائیس (۲۸) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے جنہیں چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ پہلا بند دیگر بندوں سے مختلف ہے جس میں دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہے جب کہ دیگر بندوں میں پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم

قافیہ وہم ردیف ہے۔اس کافی کا چھٹا بند یہ ہے۔

ونگھ پنپل ملکاٹے بھل گئے　　سہرے گانے گجھے بھل گئے ▲
گھر در جاہ نکاٹے بھل گئے　　پڑ پچے یار ایاٹے اساڈے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ملکاٹے	ک+الف=کا	ٹ	ے
دوسرا مصرعہ	گجھے	گ(حرف ماقبل قید)+و(حرف قید)=گجھ	”	”
تیسرا مصرعہ	نکاٹے	ٹ(حرف ماقبل روف)+الف(حرف روف)=کا	”	”

قوافی کا یہ جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلے اور تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف روف استعمال ہوا ہے جب کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں حرف قید کا استعمال ہوا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قافیے کا درست استعمال نہیں ہوا۔

کافی نمبر۱۷۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: برہوں پیو سے پکھڑے

یہ کافی چودہ (۱۴) مصرعوں پر مشتمل ہے جنھیں غزل کے اشعار کی طرح ترتیب دیا گیا ہے۔اس کافی میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پکھڑے	پ+کھ=پکھ	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	چکڑے	چ+ک=چک	”	”

چوتھا مصرعہ	پکھرے	پ+کھ=پکھ	۰	۰
چھٹا مصرعہ	رکھڑے	ر+کھ=رکھ	۰	۰
آٹھواں مصرعہ	مکڑے	م+ک=مک	۰	۰
دسواں مصرعہ	لکڑے	ل+ک=لک	۰	۰
بارہواں مصرعہ	ٹکڑے	ٹ+ک=ٹک	۰	۰
چودہواں مصرعہ	بکھرے	ب+کھ=بکھ	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے، چوتھے، چھٹے اور چودہویں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا دیگر قوافی سے حرف قید کا اختلاف ہے، جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۱۸۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: بھانٹ وسایا یار چھیند ے

یہ کافی بیالیس (۴۲) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ باقی ماندہ مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل دس بندوں کے قالب میں ڈھالا گیا ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا نواں بند یہ ہے۔

ٹکڑے وکڑے ٹوٹے تاڑے سب ورائے نیڑے تاڑے
آوس سانول کولے ساڑے بنھ گھت درد دلیں دے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	تاڑے	ت+الف=تا	ڑ	ے

دوسرا مصرعہ	تاڑے	ت+الف=تا	۰	۰
تیسرا مصرعہ	ساڑے	س+الف=سا	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے اور دوسرے مصرعے میں ایک لفظ کو دونوں مصرعوں کے لیے قوافی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۸۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: پٹی پیت دے پندھ پریرے

فرید کی یہ طویل کافی ایک سو دس (۱۱۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ جس کی ہیئت کے تعین میں قدرے دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے ایک لحاظ سے ہم قافیہ ہیں لیکن جب ان قوافی کا بعد کے قوافی کے آئینے میں جائزہ لیا جاتا ہے تو ان قوافی میں عیب موجود ہے۔ ان مصرعوں کے بعد کافی کو مکمل کرنے کے لیے چھ چھ مصرعوں پر مشتمل اٹھارہ بند کہے گئے ہیں۔ ان بندوں میں سے اکثر بندوں کے پہلے پانچ مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں لیکن اس کافی میں کچھ ایسے بند بھی ہیں جہاں بندوں کی تشکیل کے لیے مذکورہ اصول سے انحراف کیا گیا ہے مثلاً اس کافی کے دوسرے بند میں پہلے پانچ مصرعے ہم قافیہ ہونے کی بجائے صرف دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہے۔ چھٹے بند میں سوائے تیسرے مصرعے کے بھی مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ نویں بند میں پہلا اور تیسرا مصرعہ اور دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہے جب کہ پانچواں مصرعہ قافیے کی قید سے آزاد ہے۔ گیارہویں بند میں صرف دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہے جب کہ بند کے باقی تمام مصرعے قوافی کے کسی نظام کے تحت نہیں کہے گئے۔ بارہویں بند میں صرف پہلا مصرعہ آزاد ہے باقی مصرعوں کے لیے قوافی کا استعمال کیا گیا ہے۔ سولہویں بند میں گیارہویں بند کی طرح صرف دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہے۔ سترہویں بند میں پہلے پانچ مصرعوں کو ہم قافیہ ظاہر کیا گیا ہے لیکن حقیقی صورت حال مختلف ہے اور آخری بند میں بھی گیارہویں اور سولہویں بندوں کی طرح دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہے البتہ ہر بند کا چھٹا

مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ظاہر کیا گیا ہے لیکن کئی قوافی قابل توجہ ہیں۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چھٹے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پریے	ر+ے=رے	ر	ے
دوسرا مصرعہ	بریے	ر+ے=رے	•	•
پہلا بند، چھٹا مصرعہ	بھلیرے	ل+ے=لے	•	•
دوسرا بند، چھٹا مصرعہ	سہرے	س+ہ=سہ	•	•
تیسرا بند، چھٹا مصرعہ	وڑھے	و+ے=وے	ڑھ	•
چوتھا بند، چھٹا مصرعہ	نیڑے	ن+ے=نے	ڑ	•
پانچواں بند، چھٹا مصرعہ	پیڑے	پ+ے=پے	•	•
چھٹا بند، چھٹا مصرعہ	گھنیڑے	ن+ے=نے	•	•
ساتواں بند، چھٹا مصرعہ	کھیڑے	کھ+ے=کھے	•	•
آٹھواں بند، چھٹا مصرعہ	اویڑے	و+ے=وے	•	•
نواں بند، چھٹا مصرعہ	زیرے	ز+ے=زے	ر	•
دسواں بند، چھٹا مصرعہ	جھیڑے	جھ+ے=جھے	ڑ	•
گیارھواں بند چھٹا مصرعہ	وہیڑے	ہ+ے=ہے	•	•
بارھواں بند چھٹا مصرعہ	بکھیڑے	کھ+ے=کھ	•	•
تیرھواں بند، چھٹا مصرعہ	کہڑے	ک+ہ=کہ	•	•
چودھواں بند، چھٹا مصرعہ	اریے	ر+ے=رے	ر	•
پندرھواں بند چھٹا مصرعہ	چھیڑے	چھ+ے=چھے	ڑ	•
سولھواں بند، چھٹا مصرعہ	نکھیڑے	کھ+ے=کھے	•	•
سترھواں بند چھٹا مصرعہ	نویرے	و+ے=وے	•	•
اٹھارھواں بند چھٹا مصرعہ	دیرے	و+ے=وے	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے۔

(الف) کافی کے ابتدائی دونوں مصرعوں میں ایطاء کی صورت موجود ہے کیونکہ حرف ماقبل قید اور قید کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے اور دیگر حروف بھی ایک ہی ہیں۔

(ب) کافی کے ابتدائی دونوں مصرعوں میں سے ''پ'' اور ''ب'' کو پہلے اور دوسرے مصرعے کا قافیہ قرار دیا جائے تو مابعد قوافی کی صورت حال بالکل مختلف ہو جاتی ہے البتہ ان مصرعوں کے قوافی درست ہو جاتے ہیں۔

(ج) دوسرے اور تیرہویں بند کے چھٹے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی ماقبل و مابعد قوافی سے حرف قید کا اختلاف رکھتے ہیں جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

(د) کافی کے ابتدائی دونوں مصرعوں، پہلے، دوسرے، نویں، چودہویں، سترہویں اور اٹھارویں بندوں کے چھٹے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف ''ر'' بطور حرف روی استعمال ہوا ہے جب کہ باقی سبھی قوافی میں حرف ''ڑ'' بطور حرف روی استعمال کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ تیسرے بند کے چھٹے مصرعے میں ''ڑھ'' بطور حرف روی استعمال ہوا ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث مختلف روی والے سبھی قوافی میں اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ قوافی کا یہ جائزہ کافی میں استعمال ہونے والے قوافی کے سلسلے میں کوئی قابل رشک صورت حال پیش نہیں کر رہا۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

چنتر بہاراں کھیتر ہزاراں نوبے تار متاراں
کل گلزاراں لکھ للہکاراں کنڑیں پون قواراں
جھوپڑ ساڑاں جھوک اُجاڑاں ۔ دوست نہ وسدا نیڑے

اس بند کے پہلے پانچ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف و حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	ہزاراں	ز+الف=زا	ر	الف	ں
دوسرا مصرعہ	متاراں	ت+الف=تا	٭	٭	٭

تیسرا مصرعہ	للہکاراں	ک+الف=کا	•	•	•
چوتھا مصرعہ	تواراں	و+الف=وا	•	•	•
پانچواں مصرعہ	اجاڑاں	ج+الف=جا	ڑ	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پانچویں مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

تانگھاں یار دیاں سانگاں   کتریں برہوں سٹیاں بانگاں
بچھڑے وال تے اجڑیاں مانگھاں   لکھدی ہجر دیاں کانگاں
کروی چانگاں بھن نہ تانگاں   سکھ دے پڑ بھجے بیڑے

اس بند کے پہلے پانچ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف و حرف روف اور روف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	سانگاں	س+الف،ں=ساں	گ	الف	ں
دوسرا مصرعہ	بانگاں	ب+الف،ں=باں	•	•	•
تیسرا مصرعہ	مانگھاں	م+الف،ں=ماں	گھ	•	•
چوتھا مصرعہ	کانگاں	ک+الف،ں=کاں	گ	•	•
پانچواں مصرعہ	تانگاں	ت+الف،ں=تاں	•	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا چودھواں بند یہ ہے۔

جنگل بیلے شینہہ مریلے   ڈوڑے ڈکھ ڈوہیلے
کپڑے میل کچیلے   نبھ گئے ہس کھلن دے ویلے

ویلھے سیلے کر الیلے آ وس ہوت اریے

اس بند کے پہلے پانچ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	سریلے	ر+ ے= رے	ل	ے
دوسرا مصرعہ	ڈوہیلے	ہ+ ے= ہے	"	"
تیسرا مصرعہ	کچیلے	چ+ ے= چے	"	"
چوتھا مصرعہ	ویلھے	و+ ے= وے	ل، ھ (روی زائد)	"
پانچواں مصرعہ	الیلے	ب+ ے= بے	ل	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں حرف ماقبل حرف ردف کی حرکت کا ماقبل و مابعد قوافی کے اسی حرف کی حرکت سے اختلاف ہے یعنی حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں حرف روی کے ساتھ روی زائد کے ایزاد ہو جانے کے باعث اس قافیے کا دیگر قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا پندرہواں بند یہ ہے۔

پندھ اڑانگے دلڑی تانگھے اوکھے وصل دے سانگھے

ملیج مہانگے کوجھے لانگھے چولا بوچھن گھانگھے

جوہ جتن دے ڈہم نہ چانگے نہ کھارے نہ چھیڑے

اس بند کے پہلے پانچ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف و حرف ردف اور ردف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	تانگھے	ت+ الف، ں= تاں	گھ	ے

دوسرا مصرعہ	سانگے	س+الف،ں=ساں	٠	٠
تیسرا مصرعہ	لانگے	ل+الف،ں=لاں	٠	٠
چوتھا مصرعہ	گھانگے	گھ+الف،ں=گھاں	٠	٠
پانچواں مصرعہ	چانگے	چ+الف،ں=چاں	گ	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پانچویں مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے، جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کافی کا سترہواں بند یہ ہے۔

ستیاں بٹھیاں کتیاں وٹیاں پٹیاں چپتاں
گھٹیاں خوشیاں پاڑوں پٹیاں ہٹیاں سکھ دیاں رتیاں
مٹھیاں تیج برہوں دیاں کٹھیاں قٹیاں ناز نورے

اس بند کے پہلے پانچ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید
پہلا مصرعہ	کتیاں	ک+ت=کت	ی	الف	ں
دوسرا مصرعہ	چپتاں	پ+ت=پت	٠	٠	٠
تیسرا مصرعہ	پٹیاں	پ+ٹ=پٹ	٠	٠	٠
چوتھا مصرعہ	رتیاں	ر+ت=رت	٠	٠	٠
پانچواں مصرعہ	کٹھیاں	ک+ٹھ=کٹھ	٠	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے اور تیسرے مصرعے کے قوافی میں حرف ''ٹ'' کو حرف روی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ دوسرے اور چوتھے مصرعے کے قوافی میں حرف ''ت'' کو بطور حرف روی استعمال کیا گیا ہے جب کہ پانچویں مصرعے کے قافیے میں حرف ''ٹھ'' کو حرف روی کا درجہ حاصل ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر۱۸۴[۲]

اس کافی کا پہلا مصرعہ: پر وحشت سنجڑی روہی

یہ کافی بائیس مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے دو ابتدائی مصرے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرے ہم قافیہ/ہم قافیہ ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

وچ آکھیں قاصد بھلوا   ہے ساوڻ سخت اولڑا

مل یار تھلاں وچ کلہڑا   ہئی قسم خدا دی دروہی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	بھلوا	بھ+ل=بھل	ڑ	الف
دوسرا مصرعہ	اولڑا	و+ل=ول	•	•
تیسرا مصرعہ	کلہڑا	ک+ل+ہ(روی زائد)=کلہ	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں روی زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

تھی راہی بر ڈوں ٹلساں   ول راہوں مول نہ ولساں

وچ ساتھ پریں دے رلساں   وچ روہی کرسوں پوہی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید
پہلا مصرعہ	جَلساں	جَ + ل = جَل	س	الف	ں
دوسرا مصرعہ	وَلساں	وَ + ل = وَل	•	•	•
تیسرا مصرعہ	رَلساں	رَ + ل = رَل	•	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ حرف ماقبل حرف روی کا مابعد قوافی کے اسی حرف کی حرکت سے اختلاف رکھتا ہے یعنی اس میں توجیہہ کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث اقوا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور قافیہ درست نہیں رہا۔

کافی نمبر ١٨٦

اس کافی کا پہلا مصرعہ: پرانتی پیڑ پئی گل دی

یہ کافی چونتیس (٣٤) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔

اس کافی کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کافی کے پہلے دس مصرعے مسلسل ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں یعنی کافی کے پہلے دو مصرعے اور پہلے دونوں بندوں کے بھی مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے چند قوافی کے آئینے میں اس کافی کے چوتھے مصرعے میں

استعمال ہونے والے قافیے کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
کافی کا پہلا مصرعہ	گل	گ+ل=گل
کافی کا دوسرا مصرعہ	ورتل	م+ل=مل
کافی کا تیسرا مصرعہ	مل	م+ل= مل
کافی کا چوتھا مصرعہ	پل	پ+ل=پل
کافی کا پانچواں مصرعہ	تھل	تھ+ل=تھل
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	بلا بل	و+ل=بل

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دیگر قوانی میں حرف ماقبل حرف روی بالفتح ہے جب کہ چوتھے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیہ کا یہی حرف مکسور ہے یعنی اس قافیے میں توجیہہ کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث اقوا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

ڈکھاں ڈکھڑے ڈتے ڈاڈھے   ہڈاں دا ماس غم کھاوے

ہمیشہ درد ہن داوے   پنل ولدیں کریں جلدی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ڈاڈھے	ڈ+الف=ڈا	ڈھ	ے
دوسرا مصرعہ	کھاوے	کھ+الف=کھا	وھ	"
تیسرا مصرعہ	داوے	و+الف=وا	"	"

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے

قافیے کا دیگر قوافی میں استعمال ہونے والے قوافی کے حرف روی سے اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

سجن ڈٹھڑا تے کھ مٹھڑا   خوشی دا سانگ سبھ ترٹوا

نہ ڈکھ کٹھڑا نہ جی چھٹڑا   اجھڑی مونجھ ول ول دی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	مٹھڑا	م + ٹھ = مٹھ	ڑ	الف
دوسرا مصرعہ	ترٹوا	ر + ٹ = رٹ	"	"
تیسرا مصرعہ	چھٹڑا	چھ + ٹ = چھٹ	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

اس کافی کا ساتواں بند یہ ہے۔

ڈکھی دا درد ویری ہے   مٹھی دی ما اویڑی ہے

تتی دا دیر ویری ہے   سروں تختی نہیں ڈھلدی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل / روی زائد
پہلا مصرعہ	ویری	و + ے = وے	ر	ی
دوسرا مصرعہ	اویڑی	و + ے = وے	ڑ	"
تیسرا مصرعہ	ویری	و + ے = وے	ر	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا

قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف رکھتا ہے یعنی اس قافیے میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۸۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: تانگھ پنل دی تیندی ہے

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ابتدائی مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

عشق اجاڑی جھوک امن دی   پاڑوں بیخ پٹیس مُنہ تن دی
ہِک سک رہ گئی یار سجن دی   جو سب یار سہندی ہے

اس کافی کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی مقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	امن	م+ن=مَن
دوسرا مصرعہ	تن	ت+ن=تَن
تیسرا مصرعہ	سجن	ج+ن=جَن

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی مقید کا اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۹۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: تتے تھیہہ تتڑی دے اُتے

یہ کافی چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں سے مکمل کی گئی ہے۔ اس کافی کا پہلا بند دیگر بندوں سے قدرے مختلف ہے۔ پہلے بند کا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہے جب کہ باقی بندوں میں پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں اور دیگر بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا بند، دوسرا مصرعہ	لوک	ل+و=لو	ک
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	ٹھوک	ٹھ+و=ٹھو	٠
دوسرا بند چوتھا مصرعہ	بھوگ	بھ+و=بھو	گ
تیسرا بند چوتھا مصرعہ	پوک	پ+و=پو	ک
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	جھوک	جھ+و=جھو	٠
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	نوک	ن+و=نو	٠
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	چوک	چ+و=چو	٠

قوافی کا اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی مقید کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔

اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

او اپٹی جاتے خوش وسن　　اتھ نین تھی بے وس وسن

کیوں لوک نہ میں تے ہسن　　مٹھڑی کو چاتا ہوک ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کو دیکھنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں ایک ہی لفظ ''وسن'' کو بطور قافیہ استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۹۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: توں بن موت بھلی ویندم شالا مری

یہ کافی تیئس (۲۳) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ کہے گئے ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی وروی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	روی زائد/ حرف وصل
پہلا مصرعہ	مری	م+ر=مر	ی
دوسرا مصرعہ	گھڑی	گھ+ڑ=گھڑ	•
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	وری	و+ر=ور	•
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	چری	چ+ر=چر	•
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	سڑی	س+ڑ=سڑ	•

چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	مری	مر+ر=ور	٠
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	دھڑی	دھ+ڑ=دھڑ	٠
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	جڑی	ج+ڑ=جڑ	٠
ساتواں بند، تیسرا مصرعہ	جھڑی	جھ+ڑ=جھڑ	٠

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے پہلے مصرعے اور پہلے، دوسرے، اور چوتھے بندوں کے تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا حرف روی ''ر'' ہے جب کہ باقی ماندہ مصرعوں میں حرف ''ڑ'' حرف روی کے طور پر سامنے آتا ہے۔ یکساں حرف روی رکھنے والے الفاظ ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں جب کہ مختلف حرف روی کے حامل الفاظ میں یہ صلاحیت مفقود ہوتی ہے اور مختلف حرف روی رکھنے والے الفاظ کو ہم قافیہ الفاظ کے طور پر استعمال کرنے سے اکفا کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ زیر جائزہ قوانی میں سے بہت سے قوانی کے روی زائد کو بغیر موافقت روی کے روی بنانے کا عمل انجام دیا گیا ہے جو اہل فن کے یہاں قوانی کے ذیل میں عیب کو جنم دیتا ہے۔ اس کافی کے تیسرے بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی میں بھی اسی سے ملتی جلتی صورت حال سامنے آتی ہے۔

کافی نمبر ۱۹۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: توں بن مینہیں چاک دے

یہ کافی چوبیس (۲۴) مصرعوں پر مشتمل ہے جنہیں چار چار مصرعوں کے چھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ پہلا بند دیگر بندوں سے مختلف ہے جس کا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہے جب کہ دیگر بندوں کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا ہم قافیہ اور ہم ردیف ہے۔

اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

بگی ریت بھت ڈت گھت منڈھوں اصلوں نہ نکساں اتھ منڈھوں

ساڑے نہ سہساں نت منڈھوں اے گال روک وی روک ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی مقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	گھت	گھ+ت=گھت
دوسرا مصرعہ	اتھ	الف+تھ=اتھ
تیسرا مصرعہ	نت	ن+ت=نت

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی مقید کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

رو رو اکھیں وچ پیاں چراں کل مردی شالا اج مراں

یا وچ بڈاں یا بھوئیں وڑاں گیا یار تروڑ نیوک ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	چراں	چ+ر=چر	الف	ں
دوسرا مصرعہ	مراں	م+ر=مر	•	•
تیسرا مصرعہ	وڑاں	و+ڑ=وڑ	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

ڈکھ سول ہار ہنڈپڑے   آئے سر تے سخت رنڈپڑے
بد بخت ضعف بڈھپڑے   کیا ملیا تھوک کوں تھوک ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج	حرف مزید	حرف نائرہ
پہلا مصرعہ	ہنڈپڑے	ہ+ن=ہن	ڈ	ے	پ	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	رنڈپڑے	ر+ن=رن	۰	۰	۰	۰	ے
تیسرا مصرعہ	بڈھپڑے	(اس قافیہ کا ماقبل قوافی کے آئینے میں جائزہ لینا درست نہیں کیونکہ اس قافیے کا ماقبل قوافی سے بھی حروف کا اختلاف ہے اور اس میں ماقبل قوافی کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت موجود نہیں۔)					

ان قوافی کا ایک اور انداز میں جائزہ۔ اس جائزے میں ابتدائی دو مصرعوں میں قافیے کے تعین کے اصول سے انحراف کیا گیا ہے۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	ہنڈپڑے	ڈ+ے=ڈے	پ	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	رنڈپڑے	ڈ+ے=ڈے	۰	۰	۰
تیسرا مصرعہ	بڈھپڑے	ڈھ+ے=ڈھے	۰	۰	۰

قوافی کا یہ جائزہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس بند کے قوافی کے دونوں جائزوں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ دونوں صورتوں میں قوافی کی صحت متاثر ہوتی ہے۔

کافی نمبر۱۹۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: تیرا عینہ بھیساں زورے

یہ کافی بتیس (۳۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ایک لحاظ سے ہم قافیہ کہے گئے ہیں لیکن جب ان قوافی کا بعد کے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کو سامنے رکھ کر جائزہ لیا جائے تو ان قوافی میں خامی موجود ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کے بعد کافی کو چھ چھ مصرعوں پر مشتمل پانچ بندوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس تقسیم کا اندازہ ان بندوں کے چھٹے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی سے ہوتا ہے۔ کافی کے پہلے بند میں پہلے چار مصرعے ہم قافیہ ہیں اور پانچواں مصرعہ قافیہ وردیف کے قید سے آزاد ہے جب کہ چھٹا مصرعہ بظاہر کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ کہا گیا ہے۔ اس کافی کے دیگر بندوں میں دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ کہا گیا ہے جب کہ ہر بند کا چھٹا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے پہلے دو مصرعوں اور ہر بند کے چھٹے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	زورے	ز+و= زو	ر	ے
دوسرا مصرعہ	ہوڑے	ہ+و= ہو	ڑ	〃
پہلا بند، چھٹا مصرعہ	وچھوڑے	چھ+و= چھو	〃	〃
دوسرا بند، چھٹا مصرعہ	تورے	ت+و= تو	ر	〃
تیسرا بند، چھٹا مصرعہ	دھوڑے	دھ+و= دھو	ڑ	〃
چوتھا بند، چھٹا مصرعہ	گھوڑے	گھ+و= گھو	〃	〃

پانچواں بند، چھٹا مصرعہ	ڈوڑے	ڈ+و=ڈو	٠	٠

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے اور دوسرے بند کے چھٹے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوانی کا حرف روی "ڑ" ہے جب کہ دیگر بھی قوانی کا حرف روی "ڑ" ہے۔ حرف روی کا اختلاف رکھنے والے الفاظ ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ زیر جائزہ قوانی میں بھی اسی بنا پر اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور ان قوانی کا استعمال درست نہیں ہوا ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

عشق اجاڑیم سولاں ساڑیم دردآں لائے دیرے
روگ کروپ کشالے ہر دم ہانے کھٹے سہرے
راج پیانے قول وہانے وسرے زورے تورے

اس بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
دوسرا مصرعہ	دیرے	دی+ رے=دیرے	ر	ے
چوتھا مصرعہ	سہرے	س+ہ=سہ	٠	٠

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوانی کے مابین حرف قید کا اختلاف پایا جاتا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۱۹۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: تیرے بناں سانول بھوں

فرید نے اس کافی کو مکمل کرنے کے لیے بیس (۲۰) مصرعے کہے ہیں جنھیں چار چار مصرعوں کے پانچ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ کافی کا پہلا بند دیگر بندوں سے قدرے مختلف ہے جس کے لیے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کو ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے جب کہ

دیگر بھی بندوں میں پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ وہم ردیف ہیں اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف کہا گیا ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

چیڑا غماں دے وات ہے ‌ ‌ ‌ بیہات ہے بیہات ہے
جگ ڈکھ تتی دے ساتھ ہے ‌ ‌ ‌ سکھ دی نہ بو نہ باس ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کوملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	وات	و+الف=وا	ت
دوسرا مصرعہ	بیہات	ہ+الف=ہا	•
تیسرا مصرعہ	ساتھ	س+الف=سا	تھ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ بعض شعراء نے تھ کی صورت بدل کر ''ت'' کو زیرِ غور قافیے کی طرح کے قوافی کو الفاظ کا ہم قافیہ بنا کر اپنی شاعری میں استعمال کیا ہے جن الفاظ کا حرف روی ''ت'' ہوتا ہے لیکن اہلِ فن ایسی تبدیلی کو تحریفِ روی کے ذیل میں رکھ کر اس عمل کو مستحسن قرار نہیں دیتے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

کیڈے فرید اج نگ نسوں ‌ ‌ ‌ جھ رچھ تے باندر دی دسوں
ڈیکھیں ممیں راتیں پھوں ‌ ‌ ‌ سو غول لکھ نساس ہے

اس بند کے پہلے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کوملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	نسوں	ن+س=نس	و	ں

دوسرا مصرعہ	دسوں	د+س=دس	۰	۰
تیسرا مصرعہ	پہوں	پ+ہ=پہہ	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۹۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ٹوبھا کھٹا ڈے سوہنی جا تاڑتے

یہ کافی بیس (۲۰) مصرعوں پر مشتمل ہے جنہیں قوافی اور ردیف کے لحاظ سے غزل کے اشعار کی طرح ترتیب دیا گیا ہے۔ مصرعوں کے طول و اختصار سے قطع نظر اس کافی میں مطلع اور مقطع تک موجود ہے۔ اس کافی میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
کافی کا پہلا مصرعہ	تاڑ	ت+الف=تار	ڑ
کافی کا دوسرا مصرعہ	ماڑ	م+الف=ما	۰
کافی کا چوتھا مصرعہ	پاڑ	پ+الف=پا	ڑھ
کافی کا چھٹا مصرعہ	کاڑھ	کا+الف=کا	ڑ
کافی کا آٹھواں مصرعہ	پاڑ	پ+الف=پا	۰
کافی کا دسواں مصرعہ	ساڑ	س+الف=سا	۰
کافی کا بارہواں مصرعہ	پساڑ	س+الف=سا	۰
کافی کا چودھواں مصرعہ	اکاڑ	ک+الف=کا	۰
کافی کا سولہواں مصرعہ	لاڑ	ل+الف=لا	۰

کافی کا اٹھارہواں مصرعہ	وار	و+الف=وا	ر
کافی کا بیسواں مصرعہ	اجاڑ	ج+الف=جا	ڑ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے چوتھے مصرعے اور اٹھارہویں مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا دیگر قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ یہ دونوں قوافی دیگر قوافی اور آپس میں ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور کافی میں بطور قافیہ درست استعمال نہیں ہوئے ہیں۔

کافی نمبر ۱۹۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ٹو بھا کھٹا ڈے ملک ملہیر تے

یہ کافی چونتیس (۳۴) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے۔ اس کافی کا آخری یعنی آٹھواں بند ہے۔

عشق فرید لکھیا پروانہ   گھر باروں تھی یار روانہ
کر سر صدقے پڑھ شکرانہ   رہیں مٹھوی تحریر تے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پروانہ	و+الف=وا	ن	ہ
دوسرا مصرعہ	روانہ	و+الف=وا	"	"
تیسرا مصرعہ	شکرانہ	ر+الف=را	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۱۹۹

اس کافی کا پہلا مصرعہ: جڈاں جایم پا کر جھولی

یہ کافی اڑتیس (۳۸) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ باقی مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل نو بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

سارا چولا بوچھن گھاتھے   گجے زیور تریور لاتھے
سر مانگ مریندی ساتھے   تھئی سرخی زہر دی گولی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل روف ۔ رف اور روف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	گھاتھے	گھ+الف+ں=گھاں	گھ	ے
دوسرا مصرعہ	لاتھے	ل+الف+ں=لاں	۰	۰
تیسرا مصرعہ	ساتھے	س+الف+ں=ساں	گ	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ بعض شعراء اپنے قوافی کے آخری سبب کو ہی قافیہ قرار دے کر سبب کے دوسرے حرف کو

روی مقید قرار دے دیتے ہیں جو پیش نظر صورت حال میں درست نہیں۔ اس کے باوجود اگر اس طرح بھی ان قوافی کا جائزہ لیا جائے تو بھی پہلے دو مصرعوں میں "گے" کی تکرار کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

کافی نمبر ۲۰۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: جگ وہم خیال تے خوابے

یہ کافی تیس (۳۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ کہے گئے ہیں۔ ان ابتدائی دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ کہا گیا ہے۔ اس کافی کا آخری بند یہ ہے۔

رکھ اتر دھیان فریدی ست سکھنڑیں پیر مریدی
ہے دوری سخت بعیدی جی سکھڑیں کان عذابے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	فریدی	ر+ی=ری	د	ی
دوسرا مصرعہ	مریدی	ر+ی=ری	•	•
تیسرا مصرعہ	بعیدی	ع+ی=عی	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۰۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: جنڈری اچا کے جیڑا اداسے

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی میں دوسرا اور تیسرا بند دیگر بندوں سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ ان بندوں کے بھی مصرعے کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کے ہم قافیہ کہے گئے ہیں لیکن ایک مصرعے میں قافیے کی خامی پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

تھی آس پاسے آئی یاس پاسے　　　زربفت ڈورے ململ تے خاصے
کھنڈڑیاں جاتاں مصریاں تپاسے　　　کپڑے اوڈاہے کوڑے دلاسے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پاسے	پ+الف=پا	س	ے
دوسرا مصرعہ	خاصے	خ+الف=خا	ص	•
تیسرا مصرعہ	تپاسے	پ+الف=پا	س	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

برہوں بچھیندا لکھ لکھ بلائیں　　　تھی تھی ڈکھاری منگدی دعائیں

شالا کہیں دیاں یارب گڈاہیں   ویداں نہ انگن ولڑی نہ بھاسے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف تاسیس و حرف تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی	روی زائد
پہلا مصرعہ	بلائیں	ل+الف=لا	ء	ی	ں
دوسرا مصرعہ	دعائیں	ع+الف=عا	"	"	"
تیسرا مصرعہ	گڈاہیں	ڈ+الف=ڈا	ہ	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف دخیل کا اختلاف رکھتا ہے۔ ہر چند حرف دخیل کی تکرار قافیے کی شرط نہیں لیکن پہلے دو مصرعوں میں تکرار کے بعد آخری مصرعے میں اس اختلاف کے باعث قافیے کا حسن متاثر ہوا ہے۔

کافی نمبر ۲۰۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: جوسی توں پوتھی پھول وے

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔

اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

چھڑا غماں وچ وڑ گیا   ڈکھ اڑ گیا سکھ لڑ گیا
دریا غضب دا چڑھ گیا   سو جھول لکھ لکھ چھول ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	وڑ	و	ڑ
دوسرا مصرعہ	لڑ	ل	"
تیسرا مصرعہ	چڑھ	چ	ڑھ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی مقید کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

سک ساتھ سانول دی سدا   درروں نہ تھیوم دل جدا
شالا ملل میلم خدا   جنڑی گھتاں میں گھول وے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید وحرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی
پہلا مصرعہ	سَدا	س+د=سَد	الف
دوسرا مصرعہ	جُدا	ج+د=جُد	"
تیسرا مصرعہ	خُدا	خ+د=خُد	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا حرف ماقبل حرف قید مابعد قوافی کے اسی حرف سے حرکت کا اختلاف رکھتا ہے یعنی اس قافیے کا یہ حرف "س" بالفتح ہے جب کہ دیگر قوافی کے یہی حرف "ج" اور "خ" بالضم ہیں۔ اس طرح اس قافیے میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کی وجہ سے سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۰۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ولیاں تے دیداں سوہناں تیڈڑے دیرے

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ ہیں لیکن ان میں عیب موجود ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کیے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے قوافی و ردیف کی قید سے آزاد ہیں البتہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے یہ ہیں۔

ولیاں تے دیداں سوہناں تیڈڑے دیرے
ہر دم ویکھیں پیا توں ساڈڑے نیڑے

ان دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا چند اور قوافی کے آئینے میں جائزہ جو ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہوئے۔

چند قوافی: جھیڑے، کھیڑے، کہیڑے

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
	جھیڑے	جھ+ے=جھے	ڑ	ے
	کھیڑے	کھ+ے=کھے	"	"
	کہیڑے	ہ+ے=ہے	"	"
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلا مصرعہ	دیرے	د+ے=دے	ر	"
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	نیڑے	ن+ے=نے	ڑ	"

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ دیگر قوانی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کافی کے پہلے مصرعے کے بارے میں اگر یہ تصور کر لیا جائے کہ یہ قافیے کی قید سے آزاد ہے تو اس سے مذکورہ عیب ختم ہو جاتا ہے۔ ایسا تصور کر لینے میں یہ دلیل معاون ثابت ہوتی ہے کہ کافی کے بھی بندوں میں سوائے ہر بند کے چوتھے مصرعے کے قوانی کا کوئی طے شدہ عمل سامنے نہیں آیا۔ ایسی صورت حال میں پہلا مصرعہ بھی اسی عمل کے زیر اثر آزاد تصور کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس سے کافی کی ہیئت یا ترتیب پر کوئی حتمی اثر نہیں پڑتا۔

کافی نمبر ۲۱۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: دل دم دم درروں ماندی ہے

فرید نے اپنی اس کافی کو مکمل کرنے کے لیے بائیس (۲۲) مصرعے کہے ہیں۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں لیکن عیب موجود ہے۔ ان مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا چند اور قوانی کے آئینے میں جائزہ۔

چند قوانی: ماندی، بھاندی، واندی، آندی

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف و حرف ردف اور ردف زائد کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
	ماندی	م+الف+ں=ماں	د	ی

	بھاندی	بھ+الف+ں=بھاں	۰	۰
	واندی	و+الف+ں=واں	۰	۰
	آندی	مدّہ+الف+ں=آں	۰	۰
کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	لبندی	ل(حرف [illegible])+و(حرف [illegible])+ں(حرف [illegible])=[illegible]	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ دیگر قوافی سے کئی طرح کے اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اس قافیے میں دیگر قوافی کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت موجود نہیں۔

اس کافی کا آخری یعنی پانچواں بند یہ ہے۔

گزریا ویلھا ہسّݨ کھلݨ دا   آیا وقت فرید چلݨ دا

اوکھا پینڈا دوست ملݨ دا   جان لباں تے آندی ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی و حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل
پہلا مصرعہ	کھلݨ	کھ+ل=کھل	ن
دوسرا مصرعہ	چلݨ	چ+ل=چل	۰
تیسرا مصرعہ	ملݨ	م+ل=مل	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا حرف ماقبل حرف روی دیگر قوافی کے اسی حرف کی حرکت سے اختلاف رکھتا ہے۔ اس قافیے کا یہ حرف بالفتح ہے جب کہ دیگر قوافی کا یہی حرف مکسور ہے یعنی اس قافیے میں توجیہ کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث اقوا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۱۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: دن رین دل حیران ہے

یہ کافی چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بندوں سے مکمل کی گئی ہے۔ پہلا بند دیگر بندوں سے قدرے مختلف ہے۔ جس کے دوسرے اور چوتھے مصرعے ہم قافیہ کیے گئے ہیں جب کہ دیگر سبھی بندوں میں سے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں اور چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ کیا گیا ہے۔ اس کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی و حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل
پہلا بند، دوسرا مصرعہ	گھڑی	گھ+ڑ=گھڑ	ی
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	سڑی	س+ڑ=سڑ	٭
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	اڑی	الف+ڑ=اڑ	٭
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	لوڑھی	لُ+ڑ،ھ(روی زائد)=لُوڑھ	٭
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	وڑی	و+ڑ=وڑ	٭
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	پڑھی	پ+ڑ،ھ(روی زائد)=پڑھ	٭
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	جھڑی	جھ+ڑ=جھڑ	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے اور پانچویں بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی دیگر قوافی سے حرف روی کا اس طرح اختلاف رکھتے ہیں کہ ان قوافی کے ساتھ روی زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ تیسرے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ دیگر قوافی سے حرف ماقبل حرف روی کی حرکت کا

بھی اختلاف رکھتا ہے کیونکہ اس قافیے کا یہ حرف بالضم جب کہ دیگر قوافی کا یہی حرف بالفتح استعمال ہوا ہے۔ اس طرح توجیہہ کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا اور اقوا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۱۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: دل نوں مار منجھا یم

اس کافی کو مکمل کرنے کے لیے سترہ (۱۷) مصرعے کہے گئے ہیں۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف نہیں البتہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ کافی کے سبھی بندوں کے تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے لیے رہنما قافیے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان دو مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

ڈکھ ڈوہلیاں ڈوڑ ڈوڑاپے سے ساڑے لکھ سول سڑاپے

وین سیاپے ساڑے چیچے

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ڈوڑاپے	ڑ+الف=ڑا	پ	ے
دوسرا مصرعہ	سڑاپے	ڑ+الف=ڑا	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے حرف ماقبل حرف ردف اور دیگر بھی حرف ایک ہی ہیں جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۱۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈکھ سینے تے منگ ڈالے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کی ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ڈالے	ڈ+الف=ڈا	ل	ے
دوسرا مصرعہ	ڈکھالے	کھ+الف=کھا	•	•
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	سالے	س+الف=سا	•	•
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	اباہلے	ب+الف،ہ(ردف زائد)=باہ	•	•
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	کالے	ک+الف=کا	•	•
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	چھالے	چھ+الف=چھا	•	•
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	ٹالے	ٹ+الف=ٹا	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ دیگر قوافی کے حرف روی سے اس لحاظ سے اختلاف رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ حرف ''ہ'' بطور ردف زائد اضافہ ہو گیا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر۲۱۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈکھی دلڑی دردیں ماری

فرید نے اپنی اس کافی کے لیے تیس (۳۰) مصرعے کہے ہیں۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے دو ابتدائی مصرعوں کا ہم قافیہ کہا گیا ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

سوز اندر وچ سول جگر وچ   آیم بے وچ روہ ڈونگر وچ
سخت سفر وچ ظلم قہر وچ   ہوت نہ کیتم کاری

داخلی قوافی کے حامل اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی و حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	جگر	گ +ر= گر
دوسرا مصرعہ	ڈونگر	گ +ر= گر
تیسرا مصرعہ	قہر	ہ + ر= ہر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

شان شرم گیا بھیم بھرم گیا   دین جرم گیا دیر دھرم گیا
لطف کرم گیا نیک رحم گیا   گجڑی شہر خواری

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی و حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل
پہلا مصرعہ	بھرم	بھ+ر=بھر	م
دوسرا مصرعہ	دھرم	دھ+ر=دھر	٭
تیسرا مصرعہ	رحم	ر+ح=رح	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا ایک اور انداز میں جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی و حرف روی مقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	بھرم	ر+م=رم
دوسرا مصرعہ	دھرم	ر+م=رم
تیسرا مصرعہ	رحم	ح+م=حم

قوافی کے اس انداز سے لیے جانے والا جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلے دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف ماقبل حرف روی اور روی مقید کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے۔ جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ قوافی کے اس انداز میں جائزے کے لیے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کو اولیت دی گئی ہے جو قافیے کے تعین کے اصول سے ایک طرح کا انحراف ہے۔

کافی نمبر ۲۱۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ڈینہیں راتیں عشق ستاوے

یہ کافی تیس (۳۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرے ہم قافیہ ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ کہا گیا ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

تھل ریتاں جھر بر دیرے   ہر بھٹ بھٹ تال بیرے
سر سولاں جھکدے سہرے   گل ہجر دا ہار سہاوے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید و حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	دیرے	د+ے=دے	ر	ے
دوسرا مصرعہ	بیرے	س+ے=سے	•	•
تیسرا مصرعہ	سہرے	س+ہ=سہ	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف قید کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

ہے درد اولڑا پٹھڑوا   کیوں پیش پیم اے کٹھڑوا
کجھ گھٹے نہ گاٹے تڑلوا   ہتھوں مرہم زخم پچھاوے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی و حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	پٹھڑوا	پ+ٹھ=پٹھ	ڑ	الف
دوسرا مصرعہ	کٹھڑوا	ک+ٹھ=کٹھ	•	•

تیسرا مصرعہ	ترٹوا	ر+ٹ=رٹ	۰	۰

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوانی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۱۸

اس کافی کا پہلا مصرعہ: رانجھن اَنگ لگایا ہے

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ اور ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

رانجھن میرا نور الٰہی   مظہر ذات صفات کماہی

سر لولاک کلغی پائی   طٰہٰ چتر جھلایا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوانی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف تاسیس اور تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی
پہلا مصرعہ	الٰہی	ل+الف=لا	ہ	ی
دوسرا مصرعہ	کماہی	م+الف=ما	۰	۰
تیسرا مصرعہ	پائی	پ+الف=پا	ء	۰

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوانی سے حرف دخیل کا اختلاف رکھتا ہے۔ ہر چند قافیے میں دخیل کی لازمی تکرار شرط نہیں لیکن پہلے دو قوانی میں تکرار کے بعد آخری قافیے میں اس سے دست برداری قافیے

کے حسن کو متاثر کر رہی ہے۔اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

ماہی میں دل پائی جھاتی پا کر جھاتی لائیں چھاتی
ہر ویلھے ہر جا ہے ساتھی لوں لوں وچ سمایا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	جھاتی	جھ+الف=جھا	ت	ی
دوسرا مصرعہ	چھاتی	چھ+الف=چھا	"	"
تیسرا مصرعہ	ساتھی	س+الف=سا	تھ	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۲۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: روندیں عمر گزارڈ تو سے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ ہیں لیکن جب ان قوافی کے آئینے میں کافی میں بعد میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ لیا جاتا ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں۔ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

رل مل ڈکھڑے آئے بکھڑے اُجڑیاں خوشیاں نبھ گیے سکھڑے
ہانے گیتے سہرے سکڑے سنجوے غم دے سانگ رلیوے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	پکھڑے	پ+کھ= پکھ	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	سکھڑے	س+کھ= سکھ	٭	٭
تیسرا مصرعہ	سکڑے	س+ک= سک	٭	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۲۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: روندیں عمر نبھائی

یہ کافی چودہ (۱۴) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ جنھیں ترتیب کے لحاظ سے غزل کی طرح لکھا گیا ہے جس میں مطلع اور مقطع موجود ہے لیکن مصرعوں کے اوزان غزل کے مصرعوں کی طرح یکساں نہیں۔ اس کافی میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف تاسیس اور حرف تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی
پہلا مصرعہ	نبھائی	بھ+الف= بھا	٭	ی
دوسرا مصرعہ	کائی	ک+الف= کا	٭	٭
چوتھا مصرعہ	ماہی	م+الف= ما	٭	٭
چھٹا مصرعہ	پھائی	پھ+الف= پھا	٭	٭
آٹھواں مصرعہ	لائی	ل+الف= لا	٭	٭

دسواں مصرعہ	سائی	س+الف=سا	٠	٠
بارہواں مصرعہ	سوائی	و+الف=وا	٠	٠
چودہواں مصرعہ	اجائی	ج+الف=جا	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف دخیل کا اختلاف رکھتا ہے۔ گو دخیل کا اختلاف قافیے کی صحت کو متاثر نہیں کرتا لیکن جب بھی قوافی میں دخیل کی تکرار کا اہتمام ہو اور صرف ایک قافیے میں اس سے گریز کیا گیا ہو تو اس گریز سے قافیے کا حسن ضرور متاثر ہوتا ہے۔

کافی نمبر ۲۲۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سب صورت وچ وسدا ڈھولا ماہی

یہ کافی تئیس (۲۳) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

آپ ہے قیس تے آپ ہے لیلا آپ ہے ہجر تے آپ ہے میلا

آپ آواز جرس دا ڈھولا ماہی

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	میلا	م+ے=مے	ل	الف
دوسرا مصرعہ	لیلا	ل+ے=لے	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ان قوافی میں حرف ماقبل قید کی حرکت کا اختلاف ہے یعنی حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

بطن بطون توں ظاہر ہویا عربی تھی کر ملک نوں موہیا

رسم رسالت رسدا ڈھولا ماہی

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	ہویا	ہ+و=ہو	ی	الف
دوسرا مصرعہ	موہیا	م+و+ہ(روی زائد)=موہ	٭	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قافیے سے یہ اختلاف رکھتا ہے کہ اس کے حرف روی کے ساتھ روی زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۳۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سک سولیس ساڑی ساری

یہ کافی تیس (۳۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ ہیں لیکن دونوں قوافی میں ایک لحاظ سے عیب موجود ہے۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	روی زائد
پہلا مصرعہ	ساری	س+الف=سا	ر	ی
دوسرا مصرعہ	واڑی	و+الف=وا	ڑ	〃
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	باڑی	ب+الف=با	〃	〃
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	تاڑی	ت+الف=تا	〃	〃
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	کتاری	ت+الف=تا	ر	〃
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	پاڑی	پ+الف=پا	ڑ	〃
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	اکھاڑی	کھ+الف=کھا	〃	〃
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	ڈباڑی	ب+الف=با	〃	〃
ساتواں بند، چوتھا مصرعہ	پچھاڑی	چھ+الف=چھا	〃	〃

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے اور تیسرے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی دیگر قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتے ہیں جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قوافی درست استعمال نہیں ہوئے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

دل جل بل کیری کولے   ڈکھ رگ رگ سوز سمولے
ہک سینہ سو سو شعلے   ہن برہوں تے دوزخ باڑی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	کولے	ک+و=کو	ل	ے
دوسرا مصرعہ	سمولے	م+و=مو	〃	〃
تیسرا مصرعہ	شعلے	ش+ع (حرف قید)=شع	〃	〃

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں حرف قید استعمال ہوا ہے جب کہ ماقبل قوافی میں اس مقام پر حرف ردف کا استعمال ہوا ہے۔ اس اختلاف کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا چھٹا بند یہ ہے۔

آئے لوکاں تھہ بہانے　　کئی ڈیوم مہٹیس طعنے
کئی مارن کاٹھیاں کانے　　ہے بیا بیا ظلم ڈہاڑی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	بہانے	ہ+الف=ہا	ن	ے
دوسرا مصرعہ	طعنے	ط+ع (حرف قید)=طع	"	"
تیسرا مصرعہ	کانے	ک+الف=کا	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں حرف قید استعمال ہوا ہے جب کہ ماقبل و مابعد قوافی میں اسی مقام پر حرف ردف استعمال ہوا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۳۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سونہں سگون سہاندا ہے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔

اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

نال وصال دی کرے چھولے   لالی لوے تے کانگا پولے
کجوں انگ نہ ماتوم چولے   کجھ سے گھر بھاندا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	چھولے	پ+و=پو	ل	ے
دوسرا مصرعہ	پولے	پ+و=پو	•	•
تیسرا مصرعہ	چولے	چ+و=چو	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے اور دوسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

سوز اندوہ تھئے آزادی   سول کریندے نالہ زاری
ہجر ڈوہاگ نوں مونجھ منجھاری   درد الم غم کھاندا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	آزادی	ز+الف=زا	ر	ی
دوسرا مصرعہ	زاری	ز+الف=زا	•	•
تیسرا مصرعہ	منجھاری	جھ+الف=جھا	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے اور دوسرے مصرعے کے قافیے میں حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے جس کے

باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

آس امید نوید ہے شادی   عید سعید مبارک بادی
راحت ہر دم وادھو وادھی   سکھ سکھرا ڈکھ ماندا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	شادی	ش+الف=شا	د	ی
دوسرا مصرعہ	بادی	ب+الف=با	"	"
تیسرا مصرعہ	وادھی	و+الف=وا	دھ	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

لاٹے پھوگ پھلارے وہ وہ   کنڈڑے کرڑ سنگارے وہ وہ
چکے گھنڈ توانرے وہ وہ   جھوکاں مال نہ ماندا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پھلارے	ل+الف=لا	ر	ے
دوسرا مصرعہ	سنگارے	گ+الف=گا	"	"
تیسرا مصرعہ	توانرے	و+الف،ں(ردف زائد)=واں	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف ردف کا اس طرح اختلاف رکھتا ہے کہ اس قافیے کے حرف ردف

کے ساتھ روف زائد اضافہ ہو گیا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

گیا فرید ڈوہاگ دا ویلھا صحن سوہیلا گھر البیلا
آپے دلبر کیتم میلا جیں بن جی تڑپھاندا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ویلھا	و+ے=وے	ل+ھ (روی زائد)	الف
دوسرا مصرعہ	البیلا	ب+ے=بے	ل	٠
تیسرا مصرعہ	میلا	م+ے=مے	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے اس طرح اختلاف رکھتا ہے کہ اس قافیے کے حرف روی کے ساتھ روی زائد اضافہ ہو گیا ہے جس کے باعث اس قافیے میں اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ بات لائق توجہ ہے کہ اگر لفظ ویلھا کو بجا طور پر ویلا لکھ دیا جائے تو قافیے کا یہ عیب باقی نہیں رہتا جو املا کے سبب پیدا ہو گیا ہے۔

کافی نمبر ۲۳۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سوہناں سجن اقرب ڈسداڑی

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان ابتدائی مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند

کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف کہا گیا ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

نازک ڈھنگ عجائب وٹن دا　　سانول ڈھولے من موہن دا
مان کراں کیا یار ہجن دا　　او دلبر ہے ہر کس دا ڑی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی وحرف روی مقید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	وٹن	و+ٹن = وٹن
دوسرا مصرعہ	موہن	ہ+ن = ہن
تیسرا مصرعہ	ہجن	ج+ن = جن

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل ومابعد قوافی سے حرف روی مقید کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۳۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سوہنے یار باجھوں میڈی نہیں سردی

یہ کافی اٹھارہ (۱۸) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ وہم ردیف ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چار بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی و حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	سر	س+ر=سر
دوسرا مصرعہ	چڑھ	چ+ڑھ=چڑھ
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	کر	ک+ر=کر
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	سڑ	س+ڑ=سڑ
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	بر	ب+ر=بر
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	اندر	و+ر=ور

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے، پہلے، تیسرے اور چوتھے بندوں کے چوتھے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا حرف روی ''ر'' ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے میں یہ حرف ''ڑھ'' اور دوسرے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا یہ حرف ''ڑ'' ہے۔ حرف روی کا اختلاف رکھنے والے قوافی میں اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور مختلف حرف روی کے حامل الفاظ ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

چنوں خان میرے کیتی کیچ تیاری　　　میں مٹھاں کردی تروڑی وچھا یاری
کئی نہیں چلدی کیا کیجے کاری　　　ست باندی بردی تھیساں باندی بردی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	تیاری	ی+الف=یا	ر	ی
دوسرا مصرعہ	یاری	ی+الف=یا	"	"
تیسرا مصرعہ	کاری	ک+الف=کا	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے دونوں مصرعوں میں حرف ردف اور حرف ماقبل حرف ردف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوتا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: سجھ سہاوم پئلی

یہ کافی تیئس (۲۳) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	پئلی	پ+ے=پے	ل	ی
دوسرا مصرعہ	چوڑیلی	ڑ+ے=ڑے	۰	۰
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	حویلی	و+ے=وے	۰	۰
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	البیلی	ب+ے=بے	۰	۰
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	ڈوہیلی	و+ے=وے	۰	۰
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	سَیلی	م+ے=مے	۰	۰
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	اکیلی	ک+ے=کے	۰	۰
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	چنبیلی	ب+ے=بے	۰	۰

ساتواں بند، تیسرا مصرعہ	کچھی	چ + ے = چے	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ چوتھے اور ساتویں بند کے تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی دیگر قوافی سے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف رکھتے ہیں یعنی ان دو قوافی میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۴۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: صبح صادق خاں صاحبی ماٹے

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ ہیں لیکن دوسرے مصرعے کے قافیے میں عیب موجود ہے۔ ان ابتدائی مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا ہم قافیہ ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ماٹے	م + الف = ما	ٹ	ے
دوسرا مصرعہ	گبھٹے	گ (حرف ماقبل حرف قید) + ھ (حرف قید) = گبھ	•	•
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	تھاٹے	تھ + الف = تھا	•	•
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	وکاٹے	ک + الف = کا	•	•
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	سیاٹے	ی + الف = یا	•	•

چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	ایائے	ی+الف=یا	٠	٠
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	بھائے	بھ+الف=بھا	٠	٠
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	ہرائے	ر+الف=را	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں دیگر قوافی کے برعکس حرف قید استعمال ہوا ہے۔ حرف قید کے اختلاف کے باعث سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

فیض حیڈے دے جگ وچ قصے زالاں مرد کے کمن حصے
جگر ٹکڑے بڈھڑے لسے تندھڑے بال ایانے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل
پہلا مصرعہ	قصے	ق+ص=قص	ے
دوسرا مصرعہ	حصے	ح+ص=حص	٠
تیسرا مصرعہ	لسے	ل+س=لس	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۴۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: عشق انوکھڑی پیڑ

فرید نے اپنی اس کافی کو مکمل کرنے کے لیے اٹھائیس (۲۸) مصرعے کہے ہیں جنہیں

چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ پہلا بند دیگر بندوں سے مختلف ہے۔ اس بند کے لیے پہلا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ ہے جب کہ دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ وہم ردیف کہا گیا ہے۔ باقی ماندہ بندوں میں پہلے دو مصرے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے پہلے اور تیسرے مصرے کا اور چوتھا مصرعہ پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرے کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔ اس کافی کے پہلے بند کے پہلے اور تیسرے مصرعوں اور دیگر بندوں کے تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا بند، پہلا مصرعہ	پیڑ	پ+ی=پی	ڑ
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	نیر	ن+ی=نی	ر
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	ویر	و+ی=وی	•
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	تیر	ت+ی=تی	•
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	زنجیر	ج+ی=جی	•
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	بھیڑ	بھ+ی=بھی	ڑ
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	چیر	چ+ی=چی	ر
ساتواں بند، تیسرا مصرعہ	سرے	ر+ی=ری	•

قوانی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے بند کے پہلے مصرے اور پانچویں بند کے تیسرے مصرے میں استعمال ہونے والے قوانی دیگر قوانی سے حرف روی کا اختلاف رکھتے ہیں جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ قوانی درست استعمال نہیں ہوئے۔ اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

غمزے سحری رمزاں ویری اکھیاں جادو دید لٹیری
ظلمیں زلف زنجیر پیچی پیچ قہر دے

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ڈیری	ڈ + ے = ڈے	ر	ی
دوسرا مصرعہ	ٹیری	ٹ + ے = ٹے	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ ان قوافی میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا یعنی دونوں قوافی کے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت میں اختلاف ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۴۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: عشق اولڑی پیڑ دو

یہ کافی چھیالیس (۴۶) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل گیارہ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے کا اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہے اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی
پہلا مصرعہ	پیڑ	پ+ی=پی	ڑ
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	تیر	ت+ی=تی	ر
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	دلگیر	گ+ی=گی	•

تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	ملہیر	ہ+ی=ہی	٠
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	دیر	د+ی=دی	٠
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	تقصیر	ص+ی=صی	٠
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	تقدیر	د+ی=دی	ر
ساتواں بند، تیسرا مصرعہ	بھیڑ	بھ+ی=بھی	ڑ
آٹھواں بند، تیسرا مصرعہ	چیر	چ+ی=چی	ر
نواں بند، تیسرا مصرعہ	سیڑھ	س+ی=سی	ڑھ
دسواں بند، تیسرا مصرعہ	تدبیر	ب+ی=بی	ر
گیارھواں بند، تیسرا مصرعہ	تعزیر	ز+ی=زی	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے اور ساتویں اور نویں بندوں کے تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے حرف روی مقید کا دیگر قوافی کے حرف روی مقید سے اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۴۳

اس کافی کا پہلا مصرعہ: عشق چلائے تیر

اس کافی کو فرید نے چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہہ کر مکمل کیا ہے۔ ان بندوں میں پہلا بند دیگر بندوں سے مختلف ہے۔ پہلے بند میں پہلے اور تیسرے مصرعے کو ہم قافیہ کہہ کر اس بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعے کو ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے۔ دیگر بھی بندوں میں پہلے بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے پہلے اور تیسرے مصرعوں کا ہم قافیہ ہے اور ہر بند کا چوتھا مصرعہ پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف کہا گیا ہے۔ پہلے اس کافی کے پہلے بند کے پہلے اور

تیسرے مصرعوں اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی
پہلا بند، پہلا مصرعہ	تیر	ت+ی=تی	ر
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	پیڑ	پ+ی=پی	[illegible]
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	جاگیر	گ+ی=گی	[illegible]
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	پیڑ	پ+ی=پی	ڑ
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	سیڑھ	س+ی=سی	ڑھ
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	تدبیر	ب+ی=بی	ر
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	شیر	ش+ی=شی	[illegible]

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے اور چوتھے بندوں کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا دیگر قوافی سے حرف روی کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

اب پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا بند، دوسرا مصرعہ	قہر	ہ+ر=ہر
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	در	د+ر=در
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	سر	س+ر=سر
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	اندر	د+ر=در
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	کپر	پ+ر=پر

پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	ہنر	ن+ر=نر
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	سفر	ف+ر=فر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی کے حرف روی سے اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہ قافیہ درست استعمال نہیں ہوا۔ اس کافی کا آخری بند یہ ہے۔

مٹھن فرید اے ڈکھ ڈوہیلے شالا نال وصال سہیلے
ہووال شکر شیر گزرن ڈینہہ سفر دے

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ڈوہیلے	ہ+ے=ہے	ل	ے
دوسرا مصرعہ	سہیلے	ہ+ے=ہے	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی کے حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ ایک ہی ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۴۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: غمزے کردے جنگ

یہ کافی انیس (۱۹) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ پہلا بند بعد کے بندوں سے مختلف ہے۔ یہ بند چار مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس بند کے لیے پہلا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ ہے جب کہ دوسرا

اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔اس بند کے بعد پانچ بند کہے گئے ہیں اور ہر بند تین مصرعوں پر مشتمل ہے۔ان بندوں میں پہلا مصرعہ آزاد ہے جب کہ دوسرا مصرعہ پہلے بند کے پہلے اور تیسرے مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔اسی طرح ان بندوں کا تیسرا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔اس کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں اور بعد کے بھی بندوں کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ
پہلا بند، دوسرا مصرعہ	اڑ	الف+ڑ=اڑ
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	نظر	ظ+ر=ظر
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	جگر	گ+ر=گر
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	کر	ک+ر=کر
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	اندر	د+ر=در
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	صبر	ب+ر=بر
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	مر	م+ر=مر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے بند کے دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۴۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: کاں کوکو کر کے لوندا ہے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و

ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے دو ابتدائی مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

مینہ برسات خوشی دے ویلے چھیڑن چھیڑو چھانگ سویلے
آپے دلبر کیتے میلے جیں بن جی تڑپھوندا ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ویلے	وِ + ے = وے	ل، و (روی زائد)	ے
دوسرا مصرعہ	سویلے	وِ + ے = وے	ل	•
تیسرا مصرعہ	میلے	مِ + ے = مے	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اس لحاظ سے اختلاف رکھتا ہے کہ اس قافیے کے حرف روی کے ساتھ روی زائد ایزاد ہو گیا ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۴۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: گذر گئی گذران

یہ کافی چھتیس (۳۶) مصرعوں پر مشتمل ہے جنہیں چار چار مصرعوں کے نو بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ اس کافی کا پہلا بند بظاہر دو مصرعوں پر مشتمل ہے لیکن حقیقت میں ان مصرعوں کو با آسانی چار مصرعوں کی شکل دی جا سکتی ہے۔ جن میں پہلا مصرعہ تیسرے مصرے کا اور دوسرا مصرعہ چوتھے مصرے کا ہم قافیہ ہے۔ اس بند کے بعد کے بھی بندوں میں پہلے دو

مصرے ہم قافیہ/ہم قافیہ وہم ردیف ہیں۔ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے پہلے اور تیسرے مصرے کا جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرے کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے آخری بند کے تیسرے مصرے میں استعمال ہونے والے قافیے کا چند اور قوافی کی روشنی میں جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا بند، پہلا مصرعہ	گزران	ر+الف=را	ن
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	جہان	ہ+الف=ہا	"
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	تجمان	م+الف=ما	"
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	ویران	ر+الف=را	"
آخری بند، تیسرا مصرعہ	کاٹ	ک+الف=کا	ٹ

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ آخری بند کے تیسرے مصرے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

نہ ماہی نہ رنگ میہیں دی   جھوک اجاڑ ڈِسم تھیں ڈِبھہ دی

بیلا تھیا ویران   تھی بے آس رلیوے

پہلے مصرے میں استعمال ہونے والا قافیہ: میہیں

دوسرے مصرے میں استعمال ہونے والا قافیہ: ڈِبھہ

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت موجود نہیں کیونکہ پہلے قافیے اور دوسرے قافیے کے آخری حرف میں اختلاف موجود ہے۔ ایسے الفاظ جن کے آخری حرف میں اختلاف ہو وہ کسی طور ہم قافیہ نہیں ہو سکتے کیونکہ روی اور حروف زوائد کی قافیے میں تکرار ضروری ہے یعنی روی اور مابعد حروف کا بہر لحاظ

یکساں ہونا قافیے کی شرط ہے۔اس کافی کا پانچواں بند یہ ہے۔

ویٹی سیاپے ماتم گاٹے ڈکھ ڈوہاگ دے قول وہاٹے

سولاں دا سامان ازلوں ڈاج ڈھیوے

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	گاٹے	گ+الف+ہ(ردف زائد)=گاہ	ٹ	ے
دوسرا مصرعہ	وہاٹے	ہ+الف=ہا	٠	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کے حرف ردف سے اس لحاظ سے اختلاف ہے کہ اس کے ساتھ ردف زائد ایزاد ہو گیا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔اس کافی کا آٹھواں بند یہ ہے۔

جیس بن کپ پل سول نہ وسے باقی کرٹے آئے قصے

وہ تقدیر دی شان کیا ہا کیا تھی گیوے

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل
پہلا مصرعہ	وسے	و+س=وس	ے
دوسرا مصرعہ	قصے	ق+ص=قص	٠

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف روی کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۵۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: کہیں ڈکھڑے لایم یاری

یہ کافی چونتیس (۳۴) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان ابتدائی دو مصرعوں کے بعد کے مصرعوں کو چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ کہا گیا ہے۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

سونہے ہوت بلوچ اوڑے ڈاڈھے کیتے سخت نکھیڑے
نہ سدھ سلام سنیہڑے کیٹے ویساں سوالاں ماری

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	اوڑے	و+ ے = وے	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	نکھیڑے	کھ+ ے = کھے	۰	۰
تیسرا مصرعہ	سنیہڑے	ن+ ے، ہ (حرف زائد) = نیہ	۰	۰

ان قوافی کے جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف قید کا اس لحاظ سے اختلاف رکھتا ہے کہ اس کے بعد حرف "ہ" آ گیا ہے جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

اس کافی کا چوتھا بند یہ ہے۔

سر آیا برہوں بکھیڑا ڈینہہ رات ہمیشہ جھیڑا
بیا کھاون آدم ویڑھا ڈھولے اصلوں مخض وساری

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	بکھیڑا	کھ+ے=کھے	ڑ	الف
دوسرا مصرعہ	جھیڑا	جھ+ے=جھے	٭	٭
تیسرا مصرعہ	ویڑھا	و+ے=وے	ڑھ	٭

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے سبب اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۵۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: کیا تھیا جو جیڈی نہ بٹی

یہ کافی اڑتیس (۳۸) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل نو بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا تیسرا بند یہ ہے۔

دگّ وچ دی جھگ مگ تروڑ وے ڈورے تے ململ چھوڑ وے
ہے ڈلھ چھر دی بھور وے نیں کاٹھ ہیرے دی کٹّی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	تروڑ	ر+و=رو	ڑ

دوسرا مصرعہ	چھوڑ	چھ+و=چھو	٠
تیسرا مصرعہ	بھور	بھ+و=بھو	ر

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔اس کافی کا آٹھواں بند یہ ہے۔

عشق بے وفا دی گالھ وے　　بچھڑے نہ ہرگز حال وے
اصلوں نہ لیم سنبھال وے　　ڈیوے نہ چولی دی تنی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	روی زائد
پہلا مصرعہ	گالھ	گ+الف=گا	ل	٠
دوسرا مصرعہ	حال	ح+الف=حا	ل	x
تیسرا مصرعہ	سنبھال	بھ+الف=بھا	ل	x

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اس لحاظ سے اختلاف رکھتا ہے کہ اس قافیے میں حرف روی کے ساتھ روی زائد ایزاد ہوگیا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر۲۵۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: کیا ریت پریت سکھائی ہے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ان ابتدائی مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔

ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ اور ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

ناز نہوڑے یار سجن دے   عشق غمزے من موہن دے
ہر ہر آن انوکھڑے ون دے   وہ زینت زیبائی ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی مقید	حاصل ہونے والا لفظ
پہلا مصرعہ	سجن	ج+ن	جن
دوسرا مصرعہ	موہن	ہ+ن	ہن
تیسرا مصرعہ	ون	و+ن	ون

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۵۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: کیا عشق اڑاہ مچایا ہے

یہ کافی چھبیس (۲۶) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چھ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ وہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔ اس کافی کا پہلا بند دیگر بندوں سے اس لحاظ سے قدرے مختلف ہے کہ اس بند کے چاروں مصرعے کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کے ہم قافیہ وہم ردیف ہیں۔ ہم اس بات کو یوں بھی واضح کر سکتے ہیں کہ کافی کے پہلے چھ مصرعے

دوسرا مصرعہ	گھٹڑی	گھ+ٹ=گھٹ	۰	۰
تیسرا مصرعہ	گھٹڑی	گھ+ٹ=گھٹ	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۵۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: گیوں لوڑھ کلھڑی وچ کن پکڑ دے

یہ کافی تیس (۳۰) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کا چھٹا بند یہ ہے۔

رہ بیگم خوشیاں ورے ڈھپے   دھانہہ دھانہہ کریندے آئے پڑچھپے

پچھے بے نوائی ڈِترے رڈھپے   آئے بار سر تے بھاری قہر دے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ڈھپے	ڈھ+ے=ڈھے	پ	ے
دوسرا مصرعہ	پڑچھپے	ڈھ+ے=ڈھے	۰	۰
تیسرا مصرعہ	رڈھپے	ڈ+ے=ڈے	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ اس بند کے پہلے اور دوسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۵۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: مٹھڑی ولڑی ڈکھڑیں کٹھڑی

یہ کافی تیس (۳۰) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ ہیں لیکن بعد کے قوافی کے آئینے میں جائزے سے مختلف صورت حال سامنے آتی ہے۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعوں اور ہر بند کے چوتھے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

ابتدائی مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف روی اور حرف روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	کٹھڑی	ک+ٹھ=کٹھ	ڑ	ی
دوسرا مصرعہ	لٹڑی	ل+ٹ=لٹ	•	•
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	مٹھڑی	م+ٹھ=مٹھ	•	•
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	پٹھڑی	پ+ٹھ=پٹھ	•	•
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	رٹھڑی	ر+ٹھ=رٹھ	•	•
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	وٹھڑی	و+ٹھ=وٹھ	•	•
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	رٹڑی	ر+ٹ=رٹ	•	•
چھٹا بند، چوتھا مصرعہ	چھٹڑی	چھ+ٹ=چھٹ	•	•
ساتواں بند، چوتھا مصرعہ	کھٹڑی	کھ+ٹ=کھٹ	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے

مصرعے اور پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے بندوں کے چوتھے مصرعوں میں "ٹھ" کو حرف روی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جب کہ دیگر قوافی میں حرف "ٹ" بطور حرف روی سامنے آتا ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

تتے درد اندوہ اویڑے   لائے دلڑی جھوکاں ڈیرے

ہتھ حضرت عشق نویڑے   ڈِتی پیڑ پرائی پھڑوی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	اویڑے	ڑ+ے=ڑے	ڑ	ے
دوسرا مصرعہ	ڈیرے	ر+ے=رے	ر	•
تیسرا مصرعہ	نویڑے	ڑ+ے=ڑے	ڑ	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کے حرف روی کا دیگر قوافی سے اختلاف ہے۔ جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۶۰

اس کافی کا پہلا مصرعہ: نین نرالے نیر

یہ کافی اٹھائیس (۲۸) مصرعوں پر مشتمل ہے جنھیں چار چار مصرعوں پر مشتمل سات بندوں کی شکل دی گئی ہے۔ پہلا بند دیگر بندوں سے مختلف ہے۔ اس بند میں پہلا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ ہے جب کہ اس بند کا دوسرا مصرعہ چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے دیگر بندوں میں پہلے دو مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں۔ تیسرا مصرعہ کافی کے پہلے بند کے پہلے اور تیسرے مصرعوں کا ہم قافیہ ہے جب کہ چوتھا مصرعہ کافی

کے پہلے بند کے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ وہم ردیف ہے۔

اس کافی کے چوتھے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے "پیڑ" کا کافی کے بظاہر ہم قافیہ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے آئینے میں جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا بند، پہلا مصرعہ	نیر	ن+ی=نی	ر
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	سرے	ر+ی=ری	•
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	ویے	و+ی=وی	•
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	تیر	ت+ی=تی	•
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	پیڑ	پ+ی=پی	ڑ
پانچواں بند، تیسرا مصرعہ	چیر	چ+ی=چی	ر
چھٹا بند، تیسرا مصرعہ	ہیر	ہ+ی=ہی	•
ساتواں بند، تیسرا مصرعہ	ریے	ر+ی=ری	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ چوتھے بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا ماقبل و مابعد قوافی سے حرف روی مقید کا اختلاف ہے جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

کافی نمبر ۲۶۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: وصل ہجر یکسان

یہ کافی اٹھارہ (۱۸) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ نہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل چار بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ/ ہم قافیہ وہم ردیف ہیں۔ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں

میں سے پہلے مصرعے کا جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے اور ہر بند کے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی مقید
پہلا مصرعہ	یکسان	س+الف=سا	ن
پہلا بند، تیسرا مصرعہ	پچھاݨ	چھ+الف=چھا	ݨ
دوسرا بند، تیسرا مصرعہ	سنجاݨ	ج+الف =جا	•
تیسرا بند، تیسرا مصرعہ	ایمان	م+الف=ما	ن
چوتھا بند، تیسرا مصرعہ	سبحان	ح+الف=حا	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے اور تیسرے اور چوتھے بندوں کے تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی میں حرف روی مقید حرف ''ن'' ہے جب کہ دیگر قوافی میں ترتیب روی مقید حرف ''ݨ'' ہے۔ حرف روی کے اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۶۴

اس کافی کا پہلا مصرعہ: وہ حضرت عشق مجازی

یہ کافی چونتیس (۳۴) مصرعوں سے مکمل کی گئی ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ کہے گئے ہیں۔ ان مصرعوں کے بعد کافی کو چار چار مصرعوں پر مشتمل آٹھ بندوں کے ذریعے مکمل کیا گیا ہے۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ

کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ کہا گیا ہے۔

اس کافی کے پہلے بند کے پہلے مصرعے میں مابعد مصرعوں یعنی دوسرے اور تیسرے مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کہاݨی اور سنجاݨی کے لیے لفظ جاݨیں کو ہم قافیہ لفظ کے طور پر تحریر کیا گیا ہے جسے صدیق طاہر نے اپنے مرتب کیے ہوئے دیوان میں بجا طور پر جاݨی تحریر کیا ہے۔ اس لفظ کی املا کی غلطی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر چند اس بند کے قوافی کا جائزہ ضروری نہیں لیکن موجودہ صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کافی کے پہلے بند کے پہلے تین مصرعوں کا جائزہ۔ اس کافی کا پہلا بند یہ ہے۔

سمجھ شاید اصلی جاݨیں ہے واحد پرم کہاݨی
ہے وحدت سمجھ سنجاݨی وچ پردے کثرت ساری

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرفِ ماقبل حرفِ روف اور حرفِ روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرفِ روی	حرفِ وصل	حرفِ خروج
پہلا مصرعہ	جاݨیں	ج+الف=جا	ݨ	ی	ں
دوسرا مصرعہ	کہاݨی	ہ+الف=ہا	•	•	x
تیسرا مصرعہ	سنجاݨی	ج+الف=جا	•	•	x

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ اس قافیے کا آخری حرف دیگر قوافی سے بڑھا ہوا ہے جس کے باعث قافیے کے حرفِ آخر کی یکسانیت ختم ہو گئی ہے جو ہم قافیہ الفاظ کے لیے شرط ہے۔ اس کافی کا چھٹا بند یہ ہے۔

ہے غیرت زندگی پا ورثہ رکھ صدیقی
کر جہد جہاد حقیقی بن مرد معلی غازی

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرفِ ماقبل حرفِ ردف اور حرفِ ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرفِ روی	روی زائد / حرفِ وصل
پہلا مصرعہ	زندیقی	د+ی=دی	ق	ی
دوسرا مصرعہ	صدیقی	د+ی=دی	•	•
تیسرا مصرعہ	حقیقی	ق+ی=قی	•	•

ان قوافی کا یہ جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلے اور دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قوافی کے حرفِ ماقبل حرفِ ردف اور حرفِ ردف کو ملانے سے ایک ہی لفظ حاصل ہوا ہے جس کے باعث ایطاء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۶۵

اس کافی کا پہلا مصرعہ: وہ وہ دلبر دی یاری

یہ کافی تیئس (۲۳) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ابتدائی دو مصرعوں کے بعد تین تین مصرعوں پر مشتمل سات بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ / ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا تیسرا مصرعہ کافی کی ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔ اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

میں مٹھڑی ڈکھڑیں کٹھڑی   تے تیریں غم دیں چٹڑی

دل لٹڑی سولاں ماری

اس بند کے پہلے دو مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرفِ ماقبل حرفِ روی اور حرفِ روی کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرفِ وصل	حرفِ خروج
پہلا مصرعہ	کٹھڑی	ک+ٹھ=کٹھ	ڑ	ی

دوسرا مصرعہ	چٹوی	چ+ٹ=چٹ	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی حرف روی کا اختلاف رکھتے ہیں جس کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۶۶

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ہک دم ہجر نہ سہندی ہے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ ہیں لیکن دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی اختلاف رکھتے ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ کہے گئے ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں خاص طور پر دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ کہا گیا ہے۔

اس کافی کے پہلے بند میں املا کے اختلاف کے باعث قافیے کی غلطی پیدا کر دی گئی ہے۔ تفصیل یہ ہے۔

نام دیوان	پہلا مصرعہ	دوسرا مصرعہ	تیسرا مصرعہ
دیوان فرید مرتب کردہ عزیز الرحمٰن عزیز، ص ۸۳۹	وچھاواں	سہاواں	پاواں
کلام فرید مرتب کردہ صدیق طاہر، ص ۳۳۲	وچھانواں	سہانواں	پانواں
دیوان فرید مرتب کردہ جاوید چانڈیو، ص ۲۵۳	وچھاواں	سہاواں	پانواں

قوافی کی یہ تفصیل ظاہر کرتی ہے کہ آخری مرتب نے اس کافی کے پہلے بند کے تیسرے مصرعے میں حرف روف کے بعد روف زائد (نون غنہ) ایزاد کر کے قافیے کی غلطی پیدا کر دی ہے جب کہ پہلے دو مرتبین کے یہاں ہر چند ان قوافی کو اپنے اپنے نسخوں میں مختلف طرح سے لکھا گیا ہے لیکن دونوں مرتبین نے ان قوافی کو یکساں تحریر کر کے سناد کی صورت پیدا

ہونے سے محفوظ رکھا ہے۔ جاوید چانڈیو نے تیسرے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں نون غنہ کو بطور روف زائد ایزاد کر کے جو غلطی پیدا کی ہے اس کا جائزہ کافی نمبر ۹۷ کے چوتھے بند میں استعمال ہونے والے قوافی ہی کی طرح کیا جائے گا۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے یہ ہیں۔

ہک دم ہجر نہ سہندی ہے
دل دلبر کارن ماندی ہے

ان دونوں مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

پہلا مصرعہ: قافیہ: سہندی۔ س۔۱ (حرف ماقبل حرف قید)، ہ۔۲ (حرف قید)، ن۔۳ (حرف زائد)، د۔۴ حرف روی)، ی۔۵ (حرف وصل)

دوسرا مصرعہ: قافیہ: ماندی۔ م۔۱ (حرف ماقبل حرف روف)، الف۔۲ (حرف روف)، ن۔۳ (روف زائد)، د۔۴ (حرف روی)، ی۔۵ (حرف وصل)

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ دونوں قوافی میں حرف قید اور حرف روف کا اختلاف پایا جاتا ہے یعنی پہلے قافیے میں حرف قید اور دوسرے قافیے میں حرف روف استعمال ہوا۔ کسی ہم قافیہ لفظ میں ان حروف کا یکساں ہونا شرط ہے۔ حروف کے اس اختلاف کے باعث قوافی میں سناد کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کافی کا آخری بند یہ ہے۔

یاد کریساں یار دیاں گالہیں سوہنیاں رمزاں سوہنیاں چالیں
ٹوٹیں مٹھیں ڈیوم سیالیں تانگ فرید نہ جاندی ہے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف روف اور حرف روف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل	حرف خروج
پہلا مصرعہ	گالہیں	گ+الف=گا	ل،ہ (روی زائد)	ی	ں

دوسرا مصرعہ	چالیس	چ+الف=چا	ل	۰	۰
تیسرا مصرعہ	سیالیس	ی+الف=یا	۰	۰	۰

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے کا مابعد قوافی سے اس لحاظ سے اختلاف ہے کہ اس قافیے کے حرف روی کے ساتھ روی زائد ایزاد ہو گیا ہے۔ حرف روی کے اس اختلاف کے باعث اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۶۷

اس کافی کا پہلا مصرعہ: ہکو الف میتوں بر مانوم ڑی

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس کافی کے ابتدائی دو مصرعے بظاہر ہم قافیہ و ہم ردیف کہے گئے ہیں لیکن پہلے مصرعے کے قافیے میں خامی موجود ہے۔ ان مصرعوں کے بعد کے چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ اس کافی کے پہلے مصرعے کا دیگر ہم قافیہ مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کے آئینے میں جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف تاسیس و حرف تاسیس کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف دخیل	حرف روی
پہلا بند، چوتھا مصرعہ	کھادم	کھ+الف=کھا	د	م
دوسرا بند، چوتھا مصرعہ	آدم	مد+آ=آ	۰	۰
تیسرا بند، چوتھا مصرعہ	لادم	ل+الف=لا	۰	۰
چوتھا بند، چوتھا مصرعہ	سدھادم	دھ+الف=دھا	۰	۰
پانچواں بند، چوتھا مصرعہ	تادم	ت+الف=تا	۰	۰

دو ابتدائی مصرعوں میں سے دوسرا مصرعہ	بھادم	بھ+الف=بھا	۰	۰
دو ابتدائی مصرعوں میں سے پہلا مصرعہ	بھانوم	م (حرف اصلی/حرف ردف) + الف (حرف ردف)، ں (حرف زائد) = بھان	و حرف روی	م حرف وصل

قوافی کا یہ جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں حرف الف کے بعد نون غنہ ازاد ہو جانے سے قافیے کے سارے حروف کی نوعیت اور حیثیت تبدیل ہو گئی ہے۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ صدیق طاہر نے کلام فرید میں ان سب قوافی کو الف کے بعد نون غنہ کے اضافے کے ساتھ درج کیا ہے۔ کافی (۲۶۰۔ص ۳۲۵) جس سے قافیے کا یہ عیب جو اب سامنے آیا ہے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اگر اس قافیے سے نون غنہ ہٹا دیا جائے تب بھی قافیے میں موجودہ صورت میں سامنے آنے والا عیب ختم ہو جاتا ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں میں سے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے قافیے میں دیگر قوافی سے مذکورہ اختلاف کے باعث یہ قافیہ دیگر قوافی کا ہم قافیہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

کافی نمبر ۲۷۱

اس کافی کا پہلا مصرعہ: یاد آنوں یار روے رلڑے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں پر مشتمل ہے۔ کافی کے ابتدائی دو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ ان دو مصرعوں کے بعد چار چار مصرعوں پر مشتمل پانچ بند کہے گئے ہیں۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعے ہم قافیہ ہیں جب کہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ کافی کے ابتدائی دو مصرعوں کا ہم قافیہ ہے۔

اس کافی کا دوسرا بند یہ ہے۔

ڈکھ یار ، سکھاں دے ڈیرن　　لئے سولاں سینے دیرن
منہ کالا نیلے پیرن　　وہ ہوت مثل دے بھلوے

اس بند کے پہلے تین مصرعوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف قید اور حرف قید کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
پہلا مصرعہ	ڈیرن	ڈ + ے = ڈے	ر	ن
دوسرا مصرعہ	دیرن	د + ے = دے	"	"
تیسرا مصرعہ	پیرن	پ + ے = پے	"	"

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ مابعد قوافی سے حرف ماقبل حرف قید کی حرکت کا اختلاف رکھتا ہے یعنی اس قافیے میں حذو کی رعایت کا خیال نہیں رکھا گیا جس کے باعث سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۲۷۲

اس کافی کا پہلا مصرعہ: یار کراڑا حال وے

یہ کافی بائیس (۲۲) مصرعوں سے مکمل ہوئی ہے۔ اس کافی کا ہر جفت مصرعہ ہم قافیہ ہے لیکن دو قوافی قابل توجہ ہیں۔ اس کافی میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ۔

	قافیہ	حرف ماقبل حرف ردف اور حرف ردف کو ملانے سے حاصل ہونے والا لفظ	حرف روی	حرف وصل
کافی کا دوسرا مصرعہ	طعنے	ط (حرف ماقبل حرف قید) + ع (حرف قید) = طع	ن	ے
کافی کا چوتھا مصرعہ	بگانے	گ (حرف ماقبل حرف ردف) + الف (حرف ردف) = گا	"	"

کافی کا چھٹا مصرعہ	لگائے	ک+الف=کا	ٹ	•
کافی کا آٹھواں مصرعہ	بہانے	ہ+الف=ہا	ن	•
کافی کا دسواں مصرعہ	آئے	مد+الف=آ	•	•
کافی کا بارہواں مصرعہ	خانے	خ+الف=خا	•	•
کافی کا چودہواں مصرعہ	دیوانے	و+الف=وا	•	•
کافی کا سولہواں مصرعہ	گزرانے	ر+الف=را	•	•
کافی کا اٹھارواں مصرعہ	مہانے	م+الف=ما	•	•
کافی کا بیسواں مصرعہ	شانے	ش+الف=شا	•	•
کافی کا بائیسواں مصرعہ	سامانے	م+الف=ما	•	•

قوافی کے اس جائزے سے ظاہر ہے کہ کافی کے دوسرے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ دیگر قوافی سے حرفِ قید کا اختلاف رکھتا ہے۔ اس قافیے میں حرفِ قید جب کہ دیگر سبھی قوافی میں حرفِ ردف استعمال ہوا ہے جس کے باعث اس قافیے میں سناد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

اس کافی کے چھٹے مصرعے میں استعمال ہونے والا قافیہ دیگر قوافی سے حرفِ روی کا اختلاف رکھتا ہے جس کے باعث اس قافیے میں اکفا کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ فرید کی کافیوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا جائزہ لیتے وقت میرے سامنے سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بہاول پور کا شائع کردہ وہ دیوانِ فرید رہا جس کا تقابلی مطالعہ حواشی اور ترتیب کا کام جاوید چانڈیو کے ہاتھوں انجام کو پہنچا۔ یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ اس دیوان کے صفحہ نمبر ۵۹ پر واضح کیا گیا ہے کہ اس کا متن دبیر الملک عزیز الرحمن عزیز کا ہے لیکن اس متن کو شائع کرتے وقت بہت سی بے احتیاطیاں اس میں سے جھانکتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں جن کے باعث بہت سے اشعار/مصرعے کئی فنی خامیوں سے دوچار ہو گئے ہیں۔ یہی وہ بے احتیاطیاں ہیں جن کا کلامِ فرید کو اولین اشاعت سے سامنا کرنا پڑ رہا

ہے۔ ہر چند میں نے فرید کی دو سو بہتر (۲۷۲) کافیوں میں استعمال ہونے والے ان سبھی قوافی کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے جن میں کسی طرح کی فنی خامی موجود ہے لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ قوافی اس جائزے سے باہر رہ گئے ہوں۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی برمحل ہوگی کہ کچھ ایسے قوافی جن میں بظاہر فنی عیب نظر آتا ہے لیکن جب انہیں گہری نظر سے دیکھا جاتا ہے تو وہ ایک اور انداز میں درست قوافی کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایسے قوافی کو دانستہ اس فنی جائزے میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میری اس کوشش کو وہ سبھی اہل فن ضرور پسند کریں گے جو فن پارے کی کسی غیر معروف معیار نقد کی بجائے صرف فن کے آئینے میں تحسین کرتے ہیں۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کے بعد محبان فرید میری اس گزارش سے ضرور اتفاق کریں گے کہ اب ایک ایسا دیوان فرید مرتب کر کے ضرور شائع کیا جانا چاہیے جو ان غلطیوں اور فنی خامیوں سے پاک ہو جو فرید کی بجائے اس کے کلام کے کاتبوں اور مرتبین کی وجہ سے فرید کی کافیوں میں پیدا ہو گئی ہیں اور جن کے باعث اس عظیم شاعر کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کا قاری حتمی حیرتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔
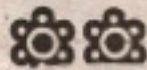
سرائیکی ادبی بورڈ دیاں فریدیات اُتے کتاباں

کتاب	مصنف
1- Dimensions of kh. Farid's Metamhysics	ڈاکٹر شہزاد قیصر
2- پاکستان میں مطالعہ فرید کی روایت	خورشید عالم
3- عکس فرید	ڈاکٹر طاہر تونسوی
4- فکر فراق فریدی	مہر گل محمد
5- کون فرید فقیر	دلشاد کلانچوی
6- سلک سلوک فریدی	حمید الفت ملغانی
7- Selected Kafies of Kh. Farid	پروفیسر عامر حفیظ ملک
8- تناظرات فرید	عائذہ قریشی
9- خواجہ غلام فرید، شخصیت اور شاعری	ڈاکٹر روبینہ ترین
10- فرمودات فرید	ڈاکٹر طاہر تونسوی
11- خواجہ فرید، فکر و فن	ڈاکٹر محمد امین
12- نذر فرید	محمد حیات چغتائی
13- خواجہ فریدؒ کی سرائیکی شاعری کا اُردو روپ	ظہور احمد دھریجہ
14- Maxims of Khawaja Farid	پروفیسر عامر حفیظ ملک
15- تذکارِ فرید	محمد اسلم میتلا
16- خلخل جاناں	ڈاکٹر بشیر انور ابوہری
17- Visions of Kh. Farid: Past & Present	ڈاکٹر مہر عبدالحق
18- خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ	خورشید ناظر

سرائیکی ادبی بورڈ (رجسٹرڈ) ملتان، پاکستان